فقہ الکمال

ترجمہ

کتاب الخصال

تالیف

ابو القاسم علی بن محمد بن الحسن المعروف ابن کاس

254ھ / 324ھ

ترجمہ، تعلیق، تشریح، تقدیم

ابو صفوان حضرت مولانا

ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مدیر و استاذ حدیث

جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

ناشر

مکتبۃ الحمیراء

متصل جامعہ حمیر اللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

موبائل: 0300-9679230

فقہ الکمال

ترجمہ

کتاب الخصال

تالیف

ابوالقاسم علی بن محمد بن الحسن المعروف ابن کاس

254ھ / 324ھ

ترجمہ، تعلیق، تشریح، تقدیم

ابوصفوان حضرت مولانا

ڈاکٹر عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مدیر و استاذ حدیث

جامعہ حمیراللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یارخان

ناشر

مکتبۃ الحمیراء متصل جامعہ حمیراللبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یارخان

موبائل: 0300-9679230

ضابطہ

★★★★★★

بغیر کسی تبدیلی کے طباعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب .... فقہ الکمال

تالیف .... ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

کمپوز باہتمام .... فضہ اکرم

تاریخ طباعت .... مارچ 2026

فہرست مضامین

مقدمہ

نَحْمَدُہ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلہ الْکَرِیْمِ ○
اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ اللہ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○
بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ○
☆ فَمَا لِهٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ حَدِیْثًا
☆ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ" وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِیَنْفِرُوْ کَآفَّۃً فَلَوْلَا نَفَرَمِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِیُفَقَّھُوْا فِي الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ إِذَا رَجَعُوْا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُونَ
☆ وَقَالَ رَسُولَ اللہ ﷺ : فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ
☆ فَقَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ : مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

بندہ ناچیز عرض گزار ہے۔ بعض وجوہ سے بندہ کو حدیث اور فقہ سے بہت انس ہے اور جنون کی حد تک (حتی الوسع) کتب حدیث کتب فقہ خریدنے کا ذوق ہے، 1980ء، 1981ء جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے زمانے میں ناشتہ کے پیسوں سے کتب خریدتا تھا، پھر یہ سلسلہ جاری رہا1984 میں دو رسائل لکھنے کا موقع ملا

(1) اعلی حضرت کے کارنامے

(2) الدلائل القویۃ في اثبات حیاۃ النّبویّۃ،

تواسوقت حوالہ جات کے لیے کتب کی ضرورت پڑی پھر جامعہ اشرفیہ لاہور

1985،1986 میں شیخ کبیر حضرت مولانا محمد موسی روحانی البازی رحمہ اللہ جب جامع ترمذی میں اختلاف فقہاء بیان کرنے کے بعد کتب کا حوالہ دیتے تو حوالوں کا انبار لگادیتے جس سے کتب لینے دیکھنے پڑھنے کا کسی قدر ذوق بڑھا پھر ایک طویل عرصہ کے بعد جب غیر مقلدین اور مماتیت کے خلاف میدان میں اترناپڑا، توحجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ سے رابطہ اور واسطہ بڑھاتوکتب کی مزید ضرورت محسوس ہوئی، یوں یہ ذوق بڑھتا گیا

☆ فقہ حنفی کی اہم کتب ہدایہ اول، دوم، مختصر قدوری، شرنبلالی کی نور الایضاح، مالابد فارسی پڑھانے کا بار بار موقع ملا جس سے فقہ سے بھی اُنس بڑھتا گیا اس کے کئی متون خریدنے کا موقع ملا، ایام کرونا میں مکۃ المکرمہ سے تحفۃ الملوک ملا جس کا ترجمہ بندہ نے ایام کرونا میں ہی کیا، اللہ تعالی قبول فرمائے، اس سے قبل 1994 میں محدث کبیر حضرت مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے حضرت کی کتاب تسہیل الضروری کا ترجمہ سب سے اول بندہ نے کیا تھا جو ادارۃ القران نے اسی وقت شائع کردیا تھا ایک سال قبل قاضی ابن کاس کی کتاب، الخصال جو فقہ کا عمدہ متن ہے، قلّ وَدلّ کی زندہ مثال ہے، مکتبۃ الحمد کراچی سے ملا جسے دیکھتے ہی خرید لیا گیا،

☆ اس کی ایک وجہ قاضی ابن کاس کی محبت محبت کی ایک وجہ یہ تھی ہمارے دوست حضرت مولانا ڈاکٹر فخر الدین صاحب الغلاّنی کا مقالہ سعی السلام، جس پر حضرت مولانا عبد الشہید صاحب حفظہ اللہ نے شاندار مقدمہ لکھا ہے اس میں ابن کاس کے حوالے سے لکھا ہے کہ ابن کاس نے فرمایا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو چھ لاکھ احادیث یاد تھیں، تین لاکھ مرفوع، تین لاکھ موقوف کیونکہ بندہ کے علم میں اس

سے قبل کسی کتاب میں یہ حوالہ نظر سے نہیں گزرا اور نہ ہی کسی صاحب علم سے چھ لاکھ روایات کی بات سنی، تو ابن کائس کی محبت دل میں گھر کر گئی۔

☆ کراچی سے روانہ ہو کر نواب شاہ تک اس کا مکمل مطالعہ کیا، چند مقامات کے علاوہ اکثر کتاب سے نفع ہوا کتاب بھی پسند آئی عزم اور ارادہ ترجمہ کا بنا، اپنی مصروفیات کی وجہ سے ایک دوست سے گزارش کی کہ ترجمہ کر دیں، انہوں نے ہاں بھی کر دی لیکن 15 ماہ گزرنے کے باوجود ترجمہ نہ ہو سکا اس کو ان کے عذر پر محمول کرنا ہی بہتر ہے، حسن ظن کا حکم ہے، سوء ظن سے روکا گیا ہے۔

☆ اچانک ساری تصانیف کے کام کو روک کر 22/8/25 کی نماز فجر کے بعد ترجمہ شروع کیا اور 25/8/25 رات 11:50 بجے تکمیل کو پہنچا۔ فللّٰہ الحَمْدُ، نظر ثانی باقی ہے۔ اور 26/8/25 کے دن تین بجے سے رات گیارہ بجے تک حالات ابن کائس نقل کیے اور ایک مختصر مقدمہ لکھا اللہ تعالی قبول فرمائے ذریعہ نجات بنائے امت کے لیے سبب ہدایت سبب عمل سبب رہنمائی بنائے۔

☆ اہل علم سے گزارش ہے ترجمہ میں جہاں نقص دیکھیں اصلاح فرما دیں اور بندہ کو بھی مطلع فرمائیں۔

نوازش ہو گی،

طالب دعا

ڈاکٹر مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی

استاذ حدیث و مدیر جامعہ حمیر اللبنات

26/8/25

حالات مصنف

نام علی

والد محمد

کنیت ابوالقاسم

ولادت: ۲۵۴ھ (اغلب) پوری وضاحت نہیں ملی،

وفات: 324ھ ،۱۰ محرم وھو شہید (کشتی ڈوبنے سے موت واقع ہوئی، والغریق شہید)

سلسلہ نسب: ابوالقاسم علی بن محمد بن الحسن بن محمد بن عمر بن سعد بن مالک بن لحي بن عمرو بن يحیی بن الحارث بن کامل بن کمیل بن زیاد بن نہیک بن ہیثم بن سعد بن مالک بن النخعی الکائسیّ المعروف بابن کائس (کائس دادا کی طرف نسبت ہے علی بن محمد بن کائس (کما فی الانتساب للسمعاني)

ابن کائس کی ولادت کوفہ جیسے علمی شہر جس میں صحابہ کثیر تعداد میں آباد تھے تابعین کی بھی کثرت تھی، فقہاء محدثین کا مرکز تھا خصوصاً فقیہ امت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ جیسے باب مدینہ العلم وہاں اپنے علم سے کوفہ کی درودیوار کو روشن کر چکے تھے تو کوفہ کا کیا کہنا، امام بخاری جیسا محدث کبیر اس بات کا اقرار کر چکا ہے کہ میں حرمین چھ مرتبہ گیا ہوں، فلاں شہر میں تین دفعہ، فلاں میں ایک دفعہ لیکن کوفہ میں کتنی مرتبہ گیا ہوں شمار کر کے نہیں بتا سکتا۔

☆ خصوصاً پھر اس شہر میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ جیسا فقیہ اور محدث پیدا ہوا جو دونوں علوم کے ماہر اور جامع تھے امام حنیفہ رحمہ اللہ کا تابعی ہونا مسلم ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حماد بن ابی سلیمان الکوفی سے پڑھا انہوں نے ابراہیم نخعی جیسے فقیہ سے انہوں نے فقیہ امت حضرت عبداللہ بن مسعود سے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اپنے زمانے میں علم فقاھت، تفسیر، حدیث، ورع، تقوی، سخاوت، فطانت، عبادت، تہجد، کثرت تلاوت، قیام اللیل، صائم النہار تمام صفات میں سب سے فائق تھے۔

☆ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تلامذہ مینارہ نور تھے انہوں نے روئے زمین کو علم و فقاہت سے بھر دیا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردوں کا شمار مشکل ہے دنیا میں کون سا علاقہ ایسا تھا جہاں کے لوگ امام صاحب سے مستفید نہ ہوئے ہوں۔

☆ ایسے علمی شہر میں پیدا ہونا خود ایک سعادت تھی پھر قاضی ابن کاس کا قبیلہ نخع ایسا قبیلہ ہے جس کی طرف علم کی نسبت کی جاتی ہے اس قبیلہ میں کبار، ثقات اہل علم پیدا ہوئے ہیں پورا گھرانہ علم و اصلاح کی طرف متوجہ رہا،

قاضی ابن کاس اپنے والد دادا کے حوالے سے ابی احمد صالح بن سہیل نخعي الکوفی مولی یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ سے نقل کرتے ہیں اور شہر رملہ میں اپنے نانا فقیہ وقت ابی اسامہ سلیمان بن ابراہیم بن عبید المحاربی سے نقل کرتے ہیں۔

☆ امام فقیہ ابن کاس کے تلامیذ کا دائرہ بھی وسیع ہے امام دار قطنی جیسا محدث ابن کاس سے ان کے پوتے کے حوالے سے نقل کرتے ہیں دیکھیں دار قطنی جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۲۳۴

حدثنا الحسن بن محمد بن ابی القاسم النخعی،

میرے خیال میں محدث ابن ابی الدنیا المتوفی 281 ہجری بھی ابن کاس کے شاگردوں کی فہرست میں ہے قال ابن ابی الدنیا، حدثنی ابو القاسم النخعی هو (القاضی ابن کأس)حدثنی محمد بن یوسف قاضی صنعا، الخ

ابن کاس کے علمی اسفار:

ابن کاس کو حصول علم کے لیے زیادہ اسفار کی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ ان علاقوں میں بڑے بڑے کبار اہل علم موجود تھے لیکن قاضی ابن کاس علماء کی ملاقات ،ان کے ساتھ علمی مجالس ضرور کرتے تھے، لیکن عجیب بات یہ ہے وہ جہاں بھی گئے وہاں قاضی بنا دیے گئے ،یہی پہلے شخص تھے احناف میں سے جو دمشق کے قاضی بنائے گئے، پھر رملہ گئے وہاں بھی قاضی کے عہدے پر فائز کیے گئے، پھر بغداد تشریف لائے اور وہیں وفات پائی۔

دیگر بہت سے اکابر نے ان سے استفادہ کیا۔

(۱) مسند دمشق عبدالوهاب بن حسن بن الولید الکلابی

المولود۳۰۷هجری

قال حدثنا علي بن محمد بن كاس املاءً، قال حدثنا احمد بن يحيى بن زكريا الاوديّ،

(۲) وقال الحافظ المحدث ابو حسين محمد بن عبدالله

بن جعفر الرازي الشافعي والد تمام الرازي استوطن دمشق وتوفي بها ۲۳۷ھ في كتاب (تسميه من كتب عنه بدمشق من الغرباء)

ابوالقاسم علي بن محمد بن الحسن الكوفي جوابن کاس نخعی کے نام سے پہچانے جاتے تھے جو اشتر کی اولاد سے تھے جو جنگ جمل اور صفین میں پیش پیش تھے۔

(۳) تاریخ دمشق میں ابی علی الواعظ محمد بن علی بن الحسین الاسفرایینی المتوفی ۳۷۲ھ کے حالات میں یہ بات ملتی ہےقال سمع بدمشق ابا القاسم علي بن الحسين بن كاس النخعي

(۴) دارقطنی نے باوجود وہ امام جرح وتعدیل ہیں اپنی ایک کتاب (التصحيف واخبار المصحّفين) حدثنا ابو القاسم علي بن محمد بن كاس النخعي القاضي

دارقطنی کی عبارت ملاحظہ ہوحدثنا التي تحتمل وجود مجلس او جماعة حدّثهم القاضي بن كأس

ابن کاس کے شیوخ:

(۱) المقری المسند ابن عفان ابی محمد بن الحسین بن علی الکوفی المتوفی ۲۷۰ھ

(۲) ابو جعفر احمد بن یحیی بن زکریاالأوديّ الكوفي المتوفي ٢٦٤ھ ان کے شاگردوں میں ابن کاس کا ذکر ہے۔ حافظ مذی نے تہذیب الکمال میں ذہبی نے تاریخ الاسلام میں ذکر کیا ہے۔

(۳) ابو محمد الحسن بن علی بن عفان العامريّ الكوفی المتوفی ۲۷۰ھ ابن کاس ابن ماجہ اور دیگران کے شاگرد ہیں۔

(۴) ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن ابی العنبس الزہريّ المتوفی ۲۷۷ھ عموما اہل کوفہ اور ابن کاس نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

(۵) الحافظ ابو محمد عبداللہ بن روح المدائنی یعیدوس المتوفی ۲۷۷ھ ان سے

اہل عراق نے اور ابن کاسؒ نے روایت کی ہے

(٦) الامام ابو علی الحسن بن مکرم البغدادی البزاز المتوفی ٢٧٤ھ) ان سے محاملی صفّار ابو بکر النجاد اور ابن کاسؒ نے روایت کی ہے،

(٧) ابو عمرو احمد بن حازم بن محمد بن یونس بن قیس بن ابی غرزۃ الغفاریّ الکوفی المتوفی ٢٧٦ھ

(٨) ابو جعفر محمد بن الحسین بن موسی بن ابي الحنین الخزّار بالحنيني المتوفي ٢٧٧ھ) یہ امام ابو داؤد کے ہم عصر ہیں ان سے ابن صاعد، قاضی محاملی، الدوری، الصفّار، ابن سماک، ابن کاسؒ نے روایت کی ہے۔

(٩) ابراہیم بن عبداللہ بن عمر بن ابی الخیبريّ العبسی القصّار الکوفی المتوفی ٢٧٩ھ

(١٠) المقری محمد بن الحسین بن عطیہ بن نجیح القرشی ان سے قرات قاضی ابن کاسؒ نے لی ہے۔

(١١) سہل بن محمد الجلاب الکوفی ان سے بھی قاضی ابن کاسؒ نے (علم قرأت) لی ہے۔

قاضی ابن کاسؒ کے چند مشہور شاگرد:

(١) المحدث ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنی المتوفی ٣٨٥ھ

(٢) محدث بغداد ابو حفص بن شاھین عمر بن احمد بن عثمان المتوفي ٣٨٥ھ

(٣) مسند الدنیا ابو القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ٣٨٥ھ

(۴) محدث دمشق ابو سلیمان محمد بن عبداللہ بن زبر الرّبعی المتوفی ۳۷۹ھ
(۵) الشیخ المسند ابو القاسم ابن الشلّاج عبداللہ بن محمد البغدادی المتوفی ۳۸۷ھ
(٦) ابو العباس احمد بن عتبہ بن مکین الجوبري المطرّز الاطروش المتوفي ۳۸۲ھ
(۷) الامام المحدث الرّحّال ابو علي محمد بن هارون بن شعیب المتوفي ۳۵۳ھ
(۸) ابو الحسن علي بن عبداللہ بن احمد بن ابي شعبہ المتوفي ۳٦۳ھ
(۹) القاضي ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبدالغفار بعلبّكي المتوفي ۳۸۰ھ
(۱۰) المحدث ابو هاشم عبدالجبار بن عبدالصّمد السُّلمي المؤدّب المتوفي ۳٦٤ھ
(۱۱) القاضي ابو الفرج المعافي بن زکریا بن یحیی بن حمید الجریري المتوفي ۳۹۰ھ
(۱۲) ابو الحسین عبدالوهاب بن الحسن الکلابي المتوفي ۳۹٦ھ
(۱۳) محدث ابن ابی الدنیا قال حدثنی ابو القاسم النخعي المتوفي ۲۸۱ھ

علماء کی اراء ابن کاس کے بارے میں:

(۱) علامہ ذھبی نے (الخبیر) میں فرمایا (کان اماماً في الفقه کبیر القدر، فقہ کے امام تھے بڑے مرتبہ وشان والے تھے)

(۲) الحافظ ابو الحسن ابن سفیان محدث الکوفہ فرماتے ہیں (المتوفی ۳۸۴ھ) وہ قدیم فقہاء میں ہیں اور کوفہ کے ثقات میں ہیں اور وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے علم کو اور علم المیراث کو زیادہ جاننے والے تھے۔

(۳) خطیب بغدادی (المتوفی ۴٦۳ھ) فرماتے ہیں ثقہ تھے، فاضل تھے

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فقہ کو خوب جاننے والے تھے علم قرأت کے بڑے ماہر تھے۔

(۴) شیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا الحنفی (المتوفی ۸۷۹ھ) فرماتے ہیں فقہ کے امام تھے بلند مقام والے تھے۔

(۵) سبط ابن الجوزی شمس الدین ابو المظفر (المتوفی ۶۵۴ھ) فرماتے ہیں ابن کاس امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فقہ کے خوب جاننے والے تھے اپنے زمانے کے ہیرے تھے ان کے اجتہادات بھی ہیں یعنی وہ مجتہد بھی ہیں۔

(٦) ابو الفضل ابن منظور (المتوفی ۷۱۱ ہجری) فرماتے ہیں اپنے زمانے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے علم کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور علم المیراث کے ماہر تھے۔

ابن کاس کی تصانیف:

قاضی ابن کاس کی کتب عام طور سے انتہائی مختصر ہیں اگرچہ بہت نافع ہیں مگر بعض مواقعوں پر قدرے تفصیل کی ضرورت ہے، ابن کاس کی چند تصانیف کا ذکر ملتا ہے۔

(۱) فضائل الامام۔۔۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۰۲ھ) فرماتے ہیں جن لوگوں نے خاص کر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مناقب لکھے ہیں ان میں ایک ابو القاسم علی بن محمد بن کاس الفقیہ القاضی ہیں بڑا شاندار رسالہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مناقب میں لکھا ہے۔

☆ اس کا ذکر ابو الوفاء الافغاني (المتوفي ۱۳۹۵ ہجری) نے بھی لکھا ہے اور فرمایا اس

کا نام ہے(تحفة السلطان في مناقب النعمان)

(۲) کتاب نقص فيه من الشافعي

(۳) (ادب القاضي)اس میں احکام شرع، قاضی کیسا ہو، اس طرح کے دیگر امور پر کلام کیا ہے۔

(۴) (کتاب الحیل)امام زیلعی رحمہ اللہ نے اس کتاب کا نام کتاب السبق بالخیل نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ بڑی لطیف کتاب ہے لیکن دمیری شافعی نے کتاب کا نام صرف (الخیل) نقل کیا ہے (کما في حیاۃ الحیوان الکبری) لیکن حاجی خلیفہ نے کتاب الحیل لکھا ہے، محقق عبداللہ الصیفی فرماتے ہیں یہ غلط ہے یہ تصحیف ہے اصل نام کتاب الخیل ہی ہے،

(۵) (الارکان الخمس)اس کا ذکر ابن ابی الوفاء القرشی (المتوفی ۷۷۵ ہجری) نے بھی کیا ہے(حیث قال:وله الاركان الخمس)

(٦) (کتاب الخصال) یہ ہے جس کا ترجمہ اور مع حالات مصنف ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں فللہ الحمد

نوٹ:

اس نام کی اور بھی کتب ہیں ابن کائس کی کتاب کو دیکھ کر ایک مذہب مالکی کے عالم نے اسی انداز سے مسلک مالکی پر کتاب الخصال کے نام سے تحریر کی جن کا نام قاضی ابو بکر محمد بن بیہقی بن زرب القرطبی (المتوفی ۳۸۱ھ) ہے۔

ایک کتاب ایک شافعی عالم الامام العارف بالخلافیات ابو بکر احمد بن عمر بن خفاف نے تحریر کی۔

ابن کاس کا فقہی مذہب:

قاضی ابن کاس رحمہ اللہ صرف حنفی فقیہ ہی نہیں بلکہ فقہ حنفی کے آئمہ مجتہدین میں سے ہیں قاضی ابن کاس کے حلقہ میں متقدمین کے اقوال نقل کیے جاتے تھے اور آخر میں بعض مسائل میں اپنا قول بھی نقل کرتے تھے۔

☆جو شخص غور وفکر سے ان کے آثار واخبار میں غور کرے گا وہ سمجھ جائے گا کہ وہ درجہ اجتہاد پر پہنچے ہوئے تھے اس میں کوئی شک وشبہ کی بات نہیں ہے۔

☆ کیونکہ اس زمانہ میں قاضی صرف مجتہد کو بنایا جاتا تھا، اور اس عالم کو جو اختلاف کے اسباب سے واقف ہو اور ضرورت کے وقت وقائع اور نوازل کی طرف رجوع کرتا ہو قاضی ابن کاس حنفیوں میں دمشق کے پہلے قاضی تھے صرف یہی کافی نہیں کہ عہد قضا سپرد کیا گیا، بلکہ کوفہ کے بھی قاضی رہے، اور دمشق چھوڑ کر رملہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی انہیں قاضی بنایا گیا، وہیں ادب القاضی کتاب تصنیف کی، اس قسم کی کتب عام عالم نہیں بلکہ ماہر جہاں دیدہ ہی کر سکتا ہے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وہ اپنے زمانے میں فقہ حنفی اور اقوال علماء یعنی فقہاء کو خوب جانتے تھے اس لیے ابن قطلوبغا نے فرمایا فقہ کے امام تھے بڑے مقام و مرتبے والے تھے اور سبط ابن الجوزی نے کہا سب سے زیادہ فقہ حنفی کے ماہر تھے اپنے زمانہ میں گوہر نایاب تھے اور وہ مجتہد تھے اور اہل ترجیح میں سے تھے،

☆ قاضی ابن کاس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسائل وفقہ صرف تین واسطوں سے پہنچے، یعنی سند متصل سے، قاضی ابن کاس اپنے والد محمد بن الحسن النخعی الکوفی سے، وہ ابی احمد صالح بن سہیل النخعی الکوفی مولا یحیی بن زکریا بن ابی

زائدہ سے، وہ یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ سے اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ الحدیث اور حافظ الفقیہ تھے کیونکہ بکثرت ان کی مجالس حضرت سید الفقہا والمحدثین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ رہیں۔

☆ قاضی ابن کاس اپنے والد کے علاوہ دوسری اسناد سے بھی مذہب اور مسلک نقل کرتے ہیں،

☆ قاضی ابن کاس قاضی ابویوسف کی اسناد سے بھی مسائل کو نقل کرتے ہیں

☆ دیگر متاخرین سے بھی مختلف اسناد سے نقل کرتے ہیں۔

قاضی ابن کاس ۲۵۴ھ، ۳۲۴ھ کے ہم عصر محدثین رحمۃ اللہ علیہم:

(۱) امام محمد بن اسماعیل البخاري ۱۹۴ھ، ۲۵۶ھ، قاضی کی عمر ۲ سال

(۲) امام مسلم بن حجاج النیشابوری ۲۰۴ھ، ۲۶۱ھ۔ قاضی کی عمر، ۷ سال

(۳) امام محمد بن عیسی الترمذي ۲۰۹ھ، ۲۷۹ھ۔ قاضی کی عمر، ۲۵ سال

(۴) امام سلیمان بن اشعث ابوداود سجستانی ۲۰۲ھ، ۲۷۵ھ۔
قاضی کی عمر، ۲۱ سال

(۵) امام احمد بن شعیب نسائی۔ ۲۱۵ھ، ۳۰۳ھ۔ قاضی کی عمر، ۴۹ سال

(٦) امام محمد بن یزید۔ ۲۰۹ھ، ۲۷۳ھ۔ قاضی کی عمر، ۱۹ سال

(۷) امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی۔ ۲۲۹ھ، ۳۲۱ھ۔ قاضی کی عمر، ٦۷ سال

(۸) امام محمد بن حبان بن احمد بُستی۔ ۲۷۰ھ، ۳۵۴ھ۔
قاضی کی عمر، ۵۴ سال

(۹) امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ ۲۲۳ھ، ۳۱۱ھ۔ قاضی کی عمر، ۵۷ سال

(۱۰) امام سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی۔ ۲۶۰ھ، ۳۶۰ھ۔
قاضی کی عمر، ۶۴ سال

(۱۱) امام ابو بکر احمد بن عمرو البزار ۲۱۰ھ، ۲۹۲ھ۔ قاضی کی عمر، ۳۸ سال

(۱۲) امام ابو بکر احمد بن محمد بن سنّی ۲۸۰ھ، ۳۶۴ھ۔ قاضی کی عمر، ۴۴ سال

(۱۳) امام ابو عبد اللہ نصر بن احمد المروزی۔ ۲۰۲ھ، ۲۹۴ھ۔
قاضی کی عمر، ۳۰ سال

(۱۴) امام ابو بکر محمد بن الحسین الآجریّ۔ ۲۸۰ھ، ۳۶۰ھ۔
قاضی کی عمر، ۴۴ سال

(۱۵) امام احمد بن ابراہیم الزھلی النیشابوری ۱۸۰ھ، ۲۵۸ھ۔
قاضی کی عمر، ۴ سال

(۱۶) امام ابن ابی الدنیا ۲۰۸ھ، المتوفی ۲۸۱ھ۔ قاضی کی عمر، ۲۷ سال

(۱۷) امام احمد بن عبد اللہ العجلی الکوفی۔ المتوفی ۲۶۱ھ۔ قاضی کی عمر، ۷ سال

(۱۸) امام ابو بکر احمد بن ابی خیمہ المتوفی ۲۷۹ھ۔ قاضی کی عمر، ۲۵ سال

(۱۹) امام علي بن عمر الدار قطني۔ ۳۰۶ھ، ۳۸۵ھ۔ قاضی کی عمر ۱۸ سال

(۲۰) امام ابن عدی الجرجانی ۲۷۷ھ، ۳۶۵ھ۔ قاضی کی عمر ۴ سال

(۲۱) امام حسن بن عبد الرحمن بن خلاد ۲۶۵ھ المتوفی ۳۶۰ھ۔
قاضی کی عمر ۵۹ سال

(۲۲) امام دارمی المولود ۱۸۱ھ، المتوفی ۲۵۵ھ۔ قاضی کی عمر، ۱ سال

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

☆ الحمد للہ والصلواۃ والسلام علی رسول اللہ و علی الہ واصحابہ ومن تبعھم باحسان إلی یوم الدین○

طہارت کے مسائل

وضوء کے فرائض چار ہیں:

(۱) چہرہ دھونا (۲) بازو کہنیوں سمیت دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (یعنی ربع) (٤) پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا

وضوء کی سنن چار ہیں:

(۱) استنجاء کرنا (۲) کلی کرنا (۳) ناک صاف کرنا (۴) کانوں کا مسح کرنا [ابن کاؤس کے مطابق ہے ورنہ حنفیہ کا مفتیٰ بہ قول نہیں] کما في المطولات

دس چیزیں وضو توڑنے والی:

(۱) پاخانہ (۲) پیشاب (۳) دبر سے ہوا کا اخراج (۴) دبر سے کپڑے کا نکلنا (۵) نیند (٦) قئي (۷) نکسیر پھوٹنا (۸) خون کا زخم سے بہنا (۹) زرد پانی جو معدہ سے آئے] [اگر اسکو بلغم کے معنی میں لیا جائے تو اختلاف فقہاء کی تفصیل ہدایہ میں

(موجود ہے)(۱۰)پیپ کا نکلنا

کنوئیں کے پانی کو آٹھ چیزیں فاسد کر دیتی ہیں:

(۱) کنوئیں میں مردار کا گرنا(۲) خون کا گرنا(۳) خنزیر کے گوشت کا گرنا (۴)اونٹ،(۵) گائے،(٦) بکری کی مینگنی/مینگنیاکا گرنا(۷) تمام حیوانات کا پاخانہ(۸) جانور کا پانی میں مر جانا

پس ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے جیسے بکری، گائے، اونٹ یہ پانی کو ناپاک کر دیتا ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام زفر کے قول میں، اور امام محمد بن حسن اور حسن بن زیاد کے قول میں وہ فرماتے ھیں پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

چھ چیزیں جن کے مرنے سے کنویں کا پانی ناپاک ہو جاتا ہے:

(۱) انسان(۲) اونٹ(۳) بکری(۴) گدھا(۵) کتا(٦) وہ تمام جانور جو جسامت میں ان جیسے ہوں یہ سب پانی کو ناپاک کر دیتے ہیں، اس وجہ سے کنویں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔

اور تین چیزیں:

(۱) بلی(۲) کبوتر(۳) مرغی، جب ان میں سے کوئی چیز کنویں میں مر جائے یا انہی کے جسم کے برابر کوئی پرندہ، تو کنویں سے چالیس سے پچاس ڈول نکالے جائیں

احناف کے فقہاء ثلاثہ کے قول میں ،اور امام حسن بن زیاد کے نزدیک پچاس سے

ساٹھ تک

چار اشیاء:

(۱) چڑیا (۲) چوہا (۳) چھپکلی کا دادا

(۴) چوتھی چیز متن میں موجود نہیں ہے۔جب یہ چیزیں کنویں میں مر جائیں اور فوراً نکال لی جائیں تو بیس سے تیس ڈول نکالے جائیں احناف کے فقہاء ثلاثہ کے قول پر،اور امام زفر اور حسن بن زیاد کے نزدیک چالیس ڈول نکالے جائیں۔

تین چیزوں کی وجہ سے کنویں کا سارا پانی نکالا جائیگا

اگرچہ وہ زندہ ہوں:

(۱) کتا (۲) گدھا (۳) خنزیر

اگر مرنے والوں کے جسم میں کوئی تغیر ہو جائے جیسے پھول جائیں یا پھٹ جائیں، چھوٹا ہو یا بڑا چڑیا ہو یا اسکے قریب قریب کنویں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔

پانچ چیزوں کے پانی پینے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے:

(۱) کتا (۲) خنزیر (۳) گدھا (۴) خچر (۵) ہر کچلی والا درندہ

[اس میں نمبر (۳)،(۴) احناف کا یہ مفتی بہ قول نہیں ہے]

پانچ چیزوں کے جھوٹے سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ جنکا گوشت کھایا جاتا ہے:

(۱) گھوڑا (۲) گائے (۳) اونٹ (۴) وہ تمام جانور جنکا گوشت کھایا جاتا ہے۔
(۵) وہ تمام پرندے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ [ایک نمبر میں امام صاحب کا اختلاف گوشت میں ہے]

چھ چیزوں کا جھوٹا مکروہ ہے اگرچہ اس سے وضو جائز ہے:

(۱) پھاڑنے والے پرندے (جیسے باز اور شکرا) (۲) چوہا (۳) سانپ (۴) چھپکلی کا دادا، (۵) گندگی کھانے والی مرغی (۶) بلی

چار چیزوں کے مرنے سے پانی کو کوئی فرق نہیں پڑتا خواہ برتن میں مریں یا کنویں میں:

(۱) مچھلی (۲) مینڈک (۳) پانی کے تمام جانور (۴) کیکڑا

پانچ چیزیں باوضو شخص کے لیے مکروہ ہیں لیکن اسکے کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

(۱) جھوٹ بولنا (۲) چغل خوری

(۳)عورت کا لمس یا بوسہ (۴)غیبت (۵) مس ذکر

لیکن مباشرت سے وضو ٹوٹ جاتا ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام زفر کے قول میں۔ لیکن امام محمد اور حسن بن زیاد فرماتے ھیں وضو نہیں ٹوٹتا مگر یہ کہ مذی کا اخراج ہو۔

فرض غسل چار ہیں:

(۱) غسل جنابت (یعنی احتلام سے) (۲) غسل نفاس (۳) غسل حیض (۴) غسل جماع

چار غسل مسنون ہیں:

(۱) غسل جمعہ (۲) غسل عید الفطر

(۳) غسل احرام (۴) غسل عید الاضحی

چار مواقع پر غسل مستحب ہے:

(۱) عید الفطر کی رات (۲) لیلۃ القدر کی رات (۳) میت کو غسل دینے کے بعد (۴) حجامہ کے بعد

چار قسم کے لوگوں پر غسل واجب ہے جب وہ مسلمان ہوں:

(۱) یہودی (۲) مشرک (۳) مجوسی (۴) نصرانی

[جمہور احناف کے نزدیک ان پر غسل مستحب ہے اگر یہ ناپاک نہ ہوں قضاء (کمافی بنایہ، وفتح القدیر وبدائع الصنائع)

ابواللبن سے تین چیزیں نکلتی ہیں (یعنی ذکر):

(۱) منی (۲) ودی (۳) مذی

منی کا حکم: اسمیں غسل ہے اور وہ وہ پانی ہے جو دفق سے نکلے جس سے (عموماً) بچے کی پیدائش ہوتی ہے اور اسکے بعد شہوت ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس منی کے نکلنے سے ابواللبن ڈھیلا (ڈاؤن) ہو جاتا ہے

مذی کا حکم: - یہ مادہ بھی شہوت سے نکلتا ہے۔ جس سے ابواللبن میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ ابواللبن کے سر پر پتلا پانی ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں وضو ہے۔

ودی کا حکم: کسی نے جماع کے بعد پیشاب کیا پھر غسل کیا پھر کچھ قطرے خارج ہوئے اس سے وضو لازم ہوتا ہے (دوبارہ) غسل لازم نہیں ہوتا۔

چار قسم کا خون حیض ہوتا ہے:

(۱) خالص خون (۲) خون ملا پانی (۳) زرد پانی (۴) مٹیالہ جب ایام حیض میں ان میں سے کوئی رنگ ظاہر ہو تو وہ حیض ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور امام زفر کے نزدیک - لیکن امام ابو یوسف اور امام حسن بن زیاد فرماتے ہیں کہ مٹیالہ رنگ حیض نہیں ہے مگر یہ کہ اس سے پہلے خون آچکا ہو۔

چار چیزوں پر مسح جائز نہیں ہے:

(۱) عمامہ (۲) ٹوپی (۳) دوپٹہ (۴) جرابیں [(جرابوں کی) تمام احادیث

ضعیف ہیں جیسا کہ مبارک پوری غیر مقلد نے شرح ترمذی میں تسلیم کیا ہے]

دس چیزوں پر تیمم جائز ہے:

(۱) خشک گارا (۲) مٹی (۳) گچ (۴) چونے کا پتھر (۵) سرخ مٹی

(۶) (سفید سنکھیا (۷) اثمد (سرمہ) (۸) سرمہ بھی اسی حکم میں ہے

(۹) ماربل کی تمام اقسام (۱۰) نمک

[احناف کے نزدیک ہر اس چیز سے تیمم جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو]

دس چیزوں پہ تیمم جائز نہیں ہے:

(۱) کستوری (۲) آٹا (۳) ستو (۴) مشک کی قسم (۵) عنبر

(۶) زعفران (۷) کافور (۸) معجون مسک (یہ خوشبو کی ایک قسم ہے)

(۹) مہندی (۱۰) وسمہ و جمیع الافاویہ، [تمام خوشبودار مصالحہ جات/تمام جڑی بوٹیاں]

دس قسم کے پانیوں سے وضو جائز نہیں:

(۱) تربوز کا پانی (۲) ککڑی کا پانی (۳) شوربہ (۴) سرکہ (۵) کھیرے کا پانی

(۶) ماء الباقلیٰ (لوبیے کا پانی) (۷) صابون کا پانی (۸) شربت (۹) نبیذ مگر یہ کہ انسان مسافر ہو۔

(ان میں سے بعض چیزیں بعض احناف کے نزدیک وضو کے لیے مباح ہیں)

نماز کے مسائل

اذان کے پندرہ کلمات ہیں:

الله اكبر الله اكبر، الله اكبر الله اكبر ، أشهد أن لا إله إلا الله ، اشهد أن لا إله الا الله ، اشهد أن محمد رسول الله ، اشهد ان محمد رسول الله ، حي على الصلاة، حي على الصلاة، حي على الفلاح ، حي على الفلاح، الله اكبر الله اكبر ، لا إله إلا الله،

اقامت کے سترہ کلمات:

اذان کی طرح اقامت کے بھی ڈبل ڈبل (دہرے، دہرے) کلمات ہیں، اسمیں قد قامت الصلاة کا دو مرتبہ اضافہ ہے

(تین اوقات میں نماز حرام [ممنوع] ہے:

(۱) طلوع شمس کے وقت (۲) غروب کے وقت (۳) زوال کے وقت

دس اوقات میں نماز مکروہ ہے:

(۱) نماز فجر (طلوع صبح صادق سے طلوع شمس تک (یہ حکم نوافل کا ہے۔ فرض قضاء ہو سکتے ہیں) (۲) نماز عصر کے بعد (یعنی نوافل) (۳) جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو۔ (۴)، (۵) عیدین کے خطبہ کے وقت (۶)، (۷)، (۸) حج کے

تین خطبوں کے وقت (۹) نماز استسقاء کا خطبۃ (۱۰) متن میں موجود نہیں ہے

نماز میں آٹھ چیزیں فرض ہیں:

(۱) قیام (۲) نیت (۳) قبلہ رخ ہونا (۴) رکوع
(۵) قرأت (۶) تکبیر تحریمۃ (۷) دو سجدے (۸) آخری قعدہ

نماز میں آٹھ چیزیں سنت ہیں:

(۱) سبحانک اللہ ثناء پڑھنا (۲) اعوذ باللہ (۳) آمین کہنا
(۴) سمع اللہ لمن حمدہ ربنالک الحمد کہنا (۵) رکوع اور سجود میں تسبیحات کہنا
(۶) وتروں میں قنوت (۷) تشہد پڑھنا (۸) پہلی تکبیر کے علاوہ تمام تکبیرات (انتقال) کہنا، [ان میں بعض واجب ہے جو لفظ سنت سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ فقہاء کی عادت ہے۔ جو چیز سنت سے ثابت ہو اسکو سنت کہہ دیتے ہیں، اگرچہ وہ واجب ہو۔]

رات دن میں سترہ رکعات فرض ہیں:

دو رکعات فجر، چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء

دن رات میں بارہ رکعات سنت ہیں:

نماز فجر سے پہلے دو رکعت، چار ظہر سے پہلے، دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد، دو عشاء سے پہلے [بعض روایات میں ظہر کے بعد دو کا ذکر ہے، بعض روایات میں عصر سے پہلے چار کا ذکر ہے۔ بعض روایات میں عشاء سے پہلے چار کا ذکر ہے][نیز

ان میں سنن مؤکدہ اور غیر موکدہ کو خلط ملط کر دیا گیا ہے]

رات کی نماز آٹھ رکعت ہیں:

رات کی نماز تہجد آٹھ رکعات ہیں، اور تین رکعت نماز وتر، امام ابو حنیفہ کے نزدیک فرض کی طرح واجب ہیں عملی طور پر لیکن امام ابو یوسف و امام محمد، و امام زفر و امام حسن بن زیاد فرماتے ہیں) نماز وتر سنت مؤکدہ ہے۔

☆ دن رات میں نوے (90) مرتبہ تکبیرات ہیں (۳۴) سجدے ہیں (ہر سجدہ میں دو مرتبہ (۶۸) سترہ رکعات [رکوع] [۱۷] [پانچ مرتبہ - تکبیر تحریمہ ۵+۱۷+۶۸=۹۰)

صرف سات جگہوں پہ ہاتھ اُٹھائے جاتے ہیں:

(۱) نماز کے شروع میں (۲) وتر میں قنوت کے وقت (۳) عیدین کی زائد تکبیرات میں (٤) صفاء پر (۵) مروہ پر (٦) جمرتین پر [جمرتین صغریٰ اور وسطیٰ کی رمی کے بعد پہلے دن کے علاوہ ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا] (۷) عرفات میں

☆ چار مواقع پر ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں گے (۱) نماز شروع کرتے وقت (یہ انکا اجتہاد ہے، احناف کے نزدیک کانوں تک ہیں) (۲) قنوت کے وقت (۳) عیدین کی زائد تکبیرات کے وقت (۴) طواف شروع کرتے وقت، کیونکہ طواف بھی نماز کیطرح ہے۔ [سوائے اسکے کہ اسمیں بولنے کی اجازت ہے]

☆ فرض اور نفل نماز میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن دو حالتوں میں نہیں ٹوٹتا جنازہ میں (۲) سجدہ تلاوت میں [کیونکہ یہ کامل اور مطلق نماز نہیں ہے]

آٹھ چیزیں جسے بندہ بھول کر چھوڑے تو سجدہ سہو لازم ہے:

(۱) بیٹھنے کے مقام پر کھڑا ہونا، کھڑے ہونے کی بجائے بیٹھنا (۲) جہراً قرأت کے موقع پر آهستہ پڑھنا (۳) آہستہ قرأت کے موقع پر جہراً پڑھنا (۴) قرآن پاک کو اسطرح پڑھنا کہ معنی بالکل الٹ ہو جائے (۵) تشہد پر (۶) وتر میں قنوت (۷،۸) عیدین کی تکبیرات کا بھول جانا

آٹھ چیزوں کے ترک پر سہو واجب نہیں ہوتا:

(۱) ثناء (۲) اعوذ باللہ (۳) آمین (۴) سمع اللہ لمن حمدہ (۵) ربنالک الحمد (۶) رکوع کی تسبیح (۷) سجود کی تسبیحات (۸) پہلی تکبیر [یعنی پہلی تکبیر کو امام کے ساتھ نہ پانا] [یا، اللہ اکبر کی جگہ کسی دوسرے تعظیم کے کلمہ سے نماز شروع کرنا،]

چھ قسم کے لوگوں پر جمعہ لازم نہیں:

(۱) مریض (۲) مسافر (۳) عورت (۴) غلام (۵) بچہ (۶) قیدی

خطبہ کی آٹھ اقسام ہیں:

(۱) خطبہ جمعہ (۲)(۳) عیدین کے خطبے (۴) خطبہ استسقاء (۵) خطبہ نکاح (۶)(۷)(۸) تین خطبے حج کے، ترویہ سے ایک دن پہلے ظہر کے بعد ایک خطبہ، عرفہ کے دن دو خطبے ظہر سے پہلے جن کے درمیان جلسہ خفیفہ ہے، یوم نحر کے دن ظہر کے بعد ایک خطبہ بغیر جلسہ کے، تمام خطبے درمیان میں جلسہ کے ساتھ ہوتے ہیں، سوائے دو خطبوں کے کیونکہ وہ صرف ایک ایک خطبہ ہے

☆ تین خطبہ (لفظ الحمد للہ سے شروع کئے جاتے ہیں (خطبہ جمعہ، خطبہ استسقاء، خطبہ نکاح) بقیہ پانچ خطبے تکبیرات سے شروع ہوتے ہیں

☆ گیارہ چیزوں میں سے آٹھ

نماز کے آخر میں جب بقدر تشہد قعدہ ہو چکا ہو پیش آجائیں تو نماز باطل ہو جاتی ہے اور تین امور میں سے کوئی پیش آجائے تو نماز امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکمل شمار ہو گی۔

آٹھ چیزیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے:

(۱) اس موقع پر اسکو یاد آجائے کہ اسکے ذمہ کوئی فرض نماز باقی ہے [یہ حکم صاحب ترتیب کیلئے ہے] (۲) تیمم کیا ہوا تھا پانی پہ قادر ہو گیا (۳) ننگا تھا کپڑے پہ قادر ہو گیا (۴) امی تھا کوئی آیت یا سورۃ یاد کر لی (۵) جمعہ کا امام ابھی قعدہ میں تھا کہ جمعہ کا وقت بالکل ختم ہو گیا [یعنی عصر کا وقت داخل ہو گیا] (٦) نماز فجر میں تھا اس موقع پر سورج طلوع ہو گیا سلام سے پہلے (۷) دائمی مریض جو مستحاضہ کے ہم معنی تھا عذر ختم ہو گیا (۸) مستحاضہ یا ہم معنی تھا کہ نماز کا وقت ختم ہو گیا

(۹) اس موقع پر قہقہہ لگایا (۱۰) جان بوجھ کر کلام کیا (۱۱) جان بوجھ کر حدث کیا، [آخری تین میں امام صاحب کے نزدیک نماز مکمل ہو جائیگی]

لیکن امام ابو یوسف، و محمد، و زفر، و حسن بن زیاد، فرماتے ہیں کہ ان تمام سورتوں میں نماز مکمل شمار ہو گی، اور اگر ان چیزوں سے کوئی چیز تشہد سے پہلے پہلے پیش آگئی تو باتفاق سب کے نزدیک نماز فاسد ہو جائیگی۔

پانچ چیزوں کے روکنے پر اگر قادر ہے تو نماز پڑھ سکتا ہے:

(۱) پاخانہ (۲) پیشاب (۳) ھوائ(فساءٌ ضراطٌ)(۴) کیڑا (۵) نکسیر

ان پانچ میں وضوء کرے اور نماز کے لیے تیار رہے اور نماز کے دوران ہنسنے اور بات کرنے اور احتلام سے مغلوب نہ ہو۔

تین چیزوں کا قبر میں استعمال مکروہ ہے:

(۱) پکی اینٹ، (۲) لکڑی (۳) چونا

قبر میں تین چیزوں کا استعمال مستحب ہے:

(۱) کچی اینٹ (۲) کانا (جس سے قلم وغیرہ بنتی ہیں) (۳) قبروں کی لپائی کرنا

پانچ قسم کے شہداء جنکو غسل بھی دیا جائیگا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی:

(۱) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا (۲) حدود میں [حد لگنے سے مرنے والا] (۳) حالت نفاس میں مرنے والی (۴) غرق/ڈوب کر ہلاک ہونے والا (۵) وہ جس پر دیوار گر جائے اور وہ مر جائے [دب کر خواہ دیوار ہو یا چھت ہو یا کوئی اور چیز،]

☆ وہ شخص جو راہ خدا میں قتل ہوا یا اسکو شہر یا کہیں بھی ظلماً قتل کیا گیا [ایسا قتل جسکی وجہ سے دیت لازم نہ آتی ہو] یہ وہ شہید ہے جس کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی لیکن غسل نہ دیا جائیگا۔

روزوں کے مسائل

چار قسم کے روزوں میں وقفہ نہیں ہوتا:

بلکہ لگاتار رکھنے لازم ہیں

(۱) قسم کا کفارہ [اگر روزوں سے ادا کر رہا ہے] (۲) کفارہ ظہار کے روزے

(۳) قتل خطاء کے کفارہ کے روزے (۴) رمضان کا روزہ جو جان بوجھ کر [بلا عذر] توڑا، [اسکے کفارہ کے روزے بھی لگاتار رکھنے ہونگے]

چھ اقسام کے روزہ میں اختیار ہے لگاتار رکھے یا الگ الگ:

(۱) قضاء رمضان (۲) حج کے دس روزے، تین حج سے پہلے، سات حج کے بعد [یہ قربانی نہ پانے کیوجہ سے یا استعداد نہ ہونے کیوجہ سے ہیں یہ صرف حج قِران، اور حج تمتع، والے پر ہیں کیونکہ حج افراد والے پر قربانی واجب ہی نہیں]

(۳) جزاء الصید/ شکار کرنے کیوجہ سے [اگر اس کا کفارہ روزہ سے اداء کرنا چاہے]

(۴) عذر اور تکلیف کیوجہ سے [احرام میں] سر منڈا لیا تو کفارہ کے روزے۔

(۵) نذر (منّت) کے روزے [اگر لگاتار کی شرط نہ لگائی ہو تو]

ممنوع روزے

حضرت ابو ہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے منع کیا چھ دن روزہ رکھنے سے (۱) عید الفطر کے دن (۲) عید الاضحی کے دن

(۳)، (۴)، (۵) ایام تشریق میں (۶) چاند نظر آنے سے پہلے [احتیاطاً] روزہ رکھنے

سے۔

تین کام اگر کوئی رمضان میں کرلے اس پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں:

(۱) جماع (صحبت) (۲) کھانا (۳) پینا (بشرطیکہ روزہ رکھا ہو اور جان بوجھ کر یہ کام کرے)

چار کام اگر روزہ دار جان بوجھ کر کرلے تو [صرف] قضاء واجب ہے کفارہ نہیں:

(۱) فرج/قبل کے علاوہ میں جماع [یہ حکم سبیلین کا ہے] (۲) گھٹلی یا پتھر نگلنا (۳) ایسے چیز جو کھائی نہیں جاتی [نہ وہ غذا ہو، اور نہ دوا] (٤) جان بوجھ کر قئی کرنا۔

چھ چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

(۱) حجامہ لگوانا (۲) احتلام ہو جانا (۳) خود بخود قئی آجانا، (٤) مسواک کرنا (۵) سرمہ لگانا (٦) خوشبو لگانا،

اعتکاف والا صرف تین وجہ سے مسجد سے نکل سکتا ہے:

نماز جمعہ کیلئے [اگر اسکی مسجد میں جمعہ نہ ہو] ۲-۳- پیشاب یا پاخانہ کیلئے (بحالت (۱) مجبوری حاجات اصلیہ کے لئے بھی نکل سکتا ہے۔ جیسے غسل احتلام،

یا جب کوئی کھانا لانے والا نہ ہو)۔

لیکن [معتکف] جنازہ میں شرکت کیلئے مریض کی عیادت کیلئے نہیں جا سکتا۔ یہ ہمارے تمام فقہاء کا قول ہے جیسے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر کا، [اسی پر فتوی ہے]

☆ابن ابی لیلیٰ، فرماتے ہیں جنازہ اور عیادت کیلئے جانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسائل زکوۃ

دس چیزوں میں زکوۃ فرض ہے:

(۱)اونٹ (۲) گائے (جسمیں بھینس بھی شامل ہے)(۳) بکری (جس میں دنبہ بھیڑ بھی شامل ہے)(۴) سونا(اسمیں استعمال کے زیور بھی شامل ہیں)(۵) چاندی [اسمیں زیورات بھی شامل ہیں](۶) گندم (۷) جوء(۸) کشمس (۹) باجرۃ (۱۰) تمام قسم کے غلے (لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں زمین سے نکلنے والی ہر چیز میں عشر ہے قلیل ہو یا کثیر، سوائے تین چیزوں کے بشر طیکہ انکو قصد کاشت نہ کیا ہو)

چھ چیزوں میں زکوۃ کا استعمال جائز نہیں:

(۱) تعمیر مساجد (۲) جہاد (۳) حج (۴) غلام آزاد کروانا، (۵) میت کا کفن (۶) اور قبر (کی اجرت)[کیونکہ زکوۃ میں کسی مستحق کو مالک بنانا ضروری ہے جو یہاں نہیں پایا جارہا۔]

چھ قسم کے لوگوں کو زکوۃ دینا جائز نہیں:

(۱)اولاد کو [فروع](۲) ماں باپ کو [اصول](۳) بیوی کو
(۴) ذمی کو (کیونکہ وہ کافر ہے)(۵) اپنے مکاتب کو (۶) مال دار کو،
لیکن امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک بیوی خاوند کو زکوۃ دے سکتی ہے، لیکن امام

ابو حنیفہ وامام زفر کے نزدیک نہیں دے سکتی۔

چار اشیاء میں زکوۃ نہیں ہے اگرچہ (مقدار میں زیادہ ہو):

(۱) گھوڑے جبکہ صرف نر [مذکر] ہوں (اگرچہ دوسرا قول بھی ہے) (۲) غلام (جبکہ خدمت کے ہوں) (۳) ریشم کا کیڑا، (۴) کپڑے جبکہ تجارت کیلئے نہ ہوں،

صدقۃ الفطر چار چیزوں سے ادا ہو سکتا ہے:

(۱) گندم (۲) جو، (۳) کجھور (۴) کشمش، [احناف کے نزدیک قیمت بھی دے سکتے ہیں]

مسائل حج

حج کے تین فرائض ہیں:

(۱)احرام (میقات سے) (۲) وقوف عرفہ (نو ذوالحجۃ کے زوال سے دس کی رات صبح صادق تک] (۳) طواف زیارت ایام نحر میں ان کے بغیر حج نہیں ہوتا،

حج میں چھ چیزیں واجب ہیں، اگر انکو چھوڑ دیا تو دم لازم ہو گا اگرچہ حج ہو جائیگا:

(۱) سعي بين الصفا والمروة (۲) وقوف مزدلفہ (۳) رمی کرنا (٤) طواف وداع (۵) حلال ہوتے وقت حلق [یا قصر] [(نمبر ٦) متن میں موجود نہیں ہے]

حج میں پانچ کام سنت ہیں، ترک سے کچھ بھی لازم نہیں آتا:

(۱) رمل جو طواف بیت اللہ میں ہے [یہ حکم صرف مردوں کیلئے ہے]

(۲) صفا اور مروہ کے درمیان [میلین اخضرین] دوڑنا (۳) طواف قدوم (٤) ایام منٰی میں رات گزارنا، نمبر (۵) [متن میں مفقود ہے۔]

ایام نحر میں چار چیزیں ایسی ہیں اگر اسکی ترتیب الٹ پلٹ ہو جائے تو دم لازم نہیں:

(۱) سر منڈوانا (۲) کنکریاں مارنا

(۳) طواف زیارت (۴) قربانی، یہ صاحبین کا قول ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک طواف زیارت کے علاوہ بقیہ چیزوں میں تقدم تاخر سے دم لازم ہو گا۔ اور اسی پر فتوی ہے۔ لیکن ابن کائس نے صرف اذا حلق قبل أن یذبح فعلیہ دم لکھا ہے۔

☆ [سائل نے کہا] میں نے امام ابو حنیفہ سے ھدی کے گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا، امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا شکار کے بدلے کی ھدی، سر منڈوانے کی ھدی جماع کی ھدی، کپڑا پہننے کی ھدی، خوشبو لگانے کی ھدی اور کفارے کی ھدی ان کے گوشت کھانے سے منع کیا۔

اور تین ھدیوں کے گوشت کھانے کی اجازت ہے

(۱) حج قِران کی ھدی (۲) حج تمتع کی ھدی (۳) نفلی ھدی [یعنی قربانی]

آٹھ چیزیں محرم پر حرام ہیں:

(۱) سر منڈوانا (۲) جماع کرنا (۳) جسم کے بالوں کا صاف کرنا (۴) خوشبو (۵) سلا ہوا کپڑا [ایسا کپڑا جو اعضائے انسانی کے مطابق سلائی کیا گیا ہو] (۶) شکار کرنا (۷) ناخن کاٹنا (۸) بوسہ لینا

اگر ان میں سے کوئی کام کرے گا تو اسپر کفارہ ہو گا

[کفاروں کی تفصیل فقہ کی کتب کے باب الجنایات میں تفصیلاً مذکور ہے۔ وہیں دیکھیں یا علماء ماھرین سے پوچھیں]

محرم اگر چودہ چیزوں میں سے کسی کو قتل کر دے تو دم لازم نہیں:

(۱) چوہا (۲) کوا (۳) چیل (۴) کاٹنے والا کتا (۵) بچھو (۶) چیونٹیا (۷) بھیڑ کا چھوٹا بچہ (۸) چچڑ (۹) مکھی (۱۰) مچھر (۱۱) بکری (۱۲) اونٹ (۱۳) گائے (۱۴) مرغی

قسم کے مسائل

تیس کلمات ایسے ہیں جب اسکے ذریعے سے قسم کھائی جائے

تو کفارہ یمین واجب ہو جاتا ہے:

[جبکہ وہ قسم توڑ دے]

(۱) جب لفظ حلف باللہ کہے (۲) واللہ (۳) تاللہ (۴) باللہ (۵) للہ (۶) ملۃ اللہ (۷) انہ اللہ (۸) اقسم باللہ (۹) اقسم (۱۰) اشھد باللہ (۱۱) اشھد (۱۲) اعظم (۱۳) اعظم باللہ (۱۴) احلف وعھد اللہ (۱۵) احلف باللہ (۱۶) میثاق اللہ (۱۷) بدین اللہ (۱۸) میثاق (۱۹) بالذمۃ (۲۰) علیّ الاحد (۲۱) قدر اللہ (۲۲) ان نذر ، یا کہے (۲۳) میں یہودی ہو جاؤں (۲۴) مشرک (۲۵) مجوسی (۲۶) نصرانی (۲۸) ایمان سے بری (۲۷) اسلام سے بری (۲۹) اللہ سے بری (۳۰) مومنین سے بری (۳۱) رسول سے بری (۳۲) کفر باللہ

آٹھ الفاظ ایسے ہیں جب ان کے ذریعے سے قسم کھائی جائے

تو کفارہ واجب نہیں ہوتا:

(۱) حق اللہ (۲) حق رسول اللہ (۳) لعنہ (۴) اخزاہ اللہ (۵) امانۃ اللہ (۶) کعبہ (۷) اسلام (۸) بیت اللہ

(ان میں سے بعض کلمات بعض علاقوں میں قسم شمار ہوتے ہیں)

آٹھ چیزیں ایسی ہیں جب بندہ قسم کھائے پھر ان کے کرنے کا کسی دوسرے کو حکم دے تو حانث ہو جاتا ہے:

(۱) جب قسم کھائی نکاح نہیں کرے گا (۲) غلام آزاد نہیں کرے گا

(۳) اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیگا (۴) مکان کو نہیں گرائے گا (۵) غلام کو نہیں مارے گا جب وہ ان لوگوں میں سے ہو جو اپنے ہاتھ سے نہیں مارتے (۶) وہ اپنی بکری ذبح نہیں کرے گا جبکہ وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ذبح نہیں کرتے۔

(۷) وہ کوئی فعل نہیں کرے گا جبکہ وہ ان لوگوں میں سے ہو جو فعل نہیں کر سکتے

(۸) جب کسی نے قسم کھائی کہ اس بکری کا گوشت نہیں کھائے گا تو وہ شخص حانث نہیں ہوگا اگر اس نے اس بکری کی ۴ چیزوں میں سے کوئی چیز کھائی

(۱) سر (۲) مغز (۳) پیٹ کی چربی (۴) چکی کی چربی

[اسلئے کہ دنبہ اور بھیڑ بھی بکری میں شامل ہے] اور اس کے علاوہ اگر اس نے اس بکری کی کلیجی کھائی، پھیپھڑے یا اوجری یا آنتیں یا پشت کی چربی کھائی حانث ہو جائیگا۔

جب بندے نے گھر [بیت] میں نہ داخل ہونے کی قسم کھائی تو پانچ چیزوں میں حانث نہیں ہوگا:

(۱) حمام (۲) گھر کی دھلیز (۳) کعبۃ الشریف (۴) مساجد (۵) گھر کا سائبان

بیت سے مراد اگر دیہائی گھر ہے تو حانث ہو جائے گا۔ اور اگر شہری ہے تو حانث نہیں ہوگا [اگرچہ وہ گھر بالوں کا بنا ہوا ہو]۔ جب گھر بال (اون یا کنات کے خیمے)

سے بنا ہو۔

نکاح کے مسائل

نسب سے سات (رشتے) حرام ہو جاتے ہیں اور سسرالی رشتے) سے بھی

نسب کے رشتے یہ ہیں:

(۱) بیٹیاں (۲) بہنیں (۳) پھوپھیئیں (۴) خالائیں (۵) بھتیجیئیں (۶) بھانجیئیں، [ساتواں نمبر متن میں مفقود ہے]

سسرالی سات رشتے یہ ہیں:

(۱) بیویوں کی مائیں، (۲) پہلی بیوی کی بیٹی بشرطیکہ اس کی ماں سے خلوت صحیحہ کی ہو اور اگر اس سے خلوت صحیحہ نہیں کی پھر کوئی حرج نہیں [پھر اس لڑکی سے نکاح ہو سکتا ہے] (۳) باپ کی بیویاں (۴) بیٹے کی بیوی یعنی بہو (۵) دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا (۶) بیوی اور اسکی پھوپھی کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا (۷) بیوی اور اسکی خالہ کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا

نکاح کے ولی سات [لوگ] ہیں:

(۱) باپ (۲) دادا (۳) چچا (۴) بیٹا (۵) بھائی

(۶) چچا کا بیٹا (۷) آزاد کرنے والے کا مولیٰ

چار قسم کی عورتوں کے لیے نفقہ نہیں ہے (یعنی خاوند کے ذمے):

(۱) ایسی چھوٹی بیوی جس سے وطی ممکن نہ ہو (۲) خاوند کی نافرمان بیوی (۳) حج پر گئی ہوئی بیوی جبکہ خاوند اسکے ساتھ نہ ہو (۴) ایسی باندی جسکو خاوند کے ساتھ رات گزارنے کی اجازت نہ ہو

عقد نکاح میں چار چیزیں واجب ھیں:

(۱) خطبہ مسنونہ (۲) ولی کی موجودگی (۳) دو گواھوں کا ہونا
(۴) دلہے کا ہونا یا اسکے وکیل کا ہونا۔

ولیمہ تین موقعوں پہ سنت ہے:

(۱) جب نکاح کرے (۲) جب بیوی سے ملے (۳) جب [بچے کا] ختنہ کیا جائے
[ختنے والا ولیمہ مباح ہے۔ بشرطیکہ لوگ اس کو لازم و واجب نہ سمجھیں]

غریب شخص کو صرف تین قسم کے لوگوں کے نفقہ پر مجبور کیا جائیگا:

(۱) نابالغ بیٹے (۲) بالغ اور نابالغ بیٹیاں (۳) بیویاں

کوئی شخص غائب ہو اور اسکا مال کسی کے پاس امانت ہو تو وہ قاضی کے حکم سے چار قسم کے لوگوں پر خرچ کر سکتا ہے:

(۱) والد (۲) والدہ (بشرطیکہ یہ فقیر ہوں)۔ (۳) اولاد (اسکی تفصیل اوپر کے عنوان میں گزر چکی ہے (۴) بیوی [اگرچہ مالدار ہو]

☆ اگر غائب کی امانت بصورت کپڑا ہے تو وہی ان لوگوں کو دے دیا جائے گا اسے غلہ کے بدلے میں بیچا نہیں جائے گا۔ اور اگر امانت بشکل سامان ہے تو سامان کو خرچہ میں فروخت نہیں کیا جائیگا۔

طلاق کے مسائل

دس کلمے ایسے ہیں جب ان میں سے کوئی ایک بھی بول دیا طلاق واقع ہو جائے گی:

جب مرد نے کہا

(۱) انت طالق (۲) روحک طالق (۳) نفسک طالق (۴) رقبتک طالق (۵) بدنک طالق (۶) رأسک طالق (۷) وجھک طالق (۸) فرجک طالق (۹) بعضک طالق (۱۰) حرمتک طالق

دس کلمات ایسے ہیں انکے بولنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی:

جب مرد نے کہا

(۱) شعرک (بال) طالق (۲) لسانک (زبان) طالق (۳) انفک (ناک) طالق (۴) صلبک طالق (پیٹھ) (۵) ساقک طالق (پنڈلی) (۶) رجلک طالق (پاؤں) (۷) فخذک طالق (ران) (۸) ظھرک طالق (پشت) (۹) بطن طالق (پیٹ) (۱۰) یدک طالق (ہاتھ)

ماں کی چار چیزیں ایسی ہیں جس سے بندہ ظہار کرنے والا ہو جاتا ہے:

(۱) جب کوئی اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے۔
۲) یا اسکے پیٹ کی طرح ہے (۳) یا اسکی ران کی طرح ہے
(۴) یا اسکی فرج کی طرح ہے، اور اگر بیوی کو تشبیہ دی ماں کی ان چار چیزوں کے علاوہ تو ظہار کرنے والا نہیں ہو گا۔

پانچ الفاظ ایسے ہیں جب ان سے قسم کھائی جائے تو قسم کھانے والا ایلاء کرنے والا ہو جاتا ہے:

جب مرد نے کہا
(۱) اللہ کی قسم لا اطأك (۲) واللہ لا اغشاكِ (۳) واللہ لا اجامعک
(۴) واللہ لا اباضعک، (جماع نہ کرنا) (۵) اللہ کی قسم میں کبھی بھی تجھ سے غسل جنابت نہیں کرونگا (ان پانچوں کلمات کا معنی معمولی فرق کے ساتھ ایک ہی ہے)

چار کلمات ایسے ہیں ان کے کہنے سے ایلاء کرنے والا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اسکا ارادہ جماع کا ہو:

جب مرد نے کہا

(۱) واللہ لا أقربک (۲) واللہ لا أدن منک (۳) واللہ لا أطأفراشک (۴) واللہ لا أدخل علیک (۵) اللہ کی قسم میں تیرے سر کو اور اپنے سر کو ایک لحاف میں جمع نہیں کرونگا، ان سب کا معنیٰ قریب قریب ایک جیسا ہی ہے ان الفاظ سے ایلاء کرنے والا نہیں ہوگا مگر یہ کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ میں تجھ سے جماع نہیں کرونگا۔ اگر یہ کلمات جماع کرنے کے ارادے سے کہے تو ایلاء کرنے والا ہو جائے گا

چار کلمات سے ایلاء کرنے والا نہیں ہوتا:

(۱) جب کوئی ۴ مہینے سے کم کی قریب نہ جانے کی قسم کھائے

(۲) چند مخصوص دنوں کے قریب نہ جانے کی قسم کھانا (مقررہ تعداد کے ساتھ)

(۳) کسی خاص دار میں قریب نہ جانے کی قسم کھانا

(۴) کسی خاص گھر میں قریب نہ جانے کی قسم کھانا، کیوں کہ وہ قادر ہے اس گھر کے علاوہ کسی اور جگہ وطی کرنے پر اس لیے حانث نہیں ہوگا۔

چار کلمات ایسے ہیں جب بیوی سے کہے گا تو بیوی حرام ہو جائے گی اور اسپر کفارہ ہوگا بشرطیکہ اس نے طلاق کی نیت نہ کی ہو:

جب مرد نے بیوی سے کہا کہ (۱) تو مجھ پر حرام ہے (۲) تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے (۳) انت حرام کامی (۴) انت حرام مثل امی

ان چار کلمات سے اگر طلاق کا ارادہ کیا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر طلاق کا ارادہ نہیں کیا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس پر کچھ لازم نہیں اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں اس پر کفارہ یمین ہے اگر اس نے قسم کا ارادہ کیا تھا پھر وطی کر لی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص پر ظہار کا کفارہ ہے۔

طلاق کی تین قسمیں ہیں:

(۱) طلاق العدۃ۔ (۲) طلاق السنۃ۔ (۳) طلاق البدعۃ

طلاق عدۃ: یہ ہے کہ بندہ اسکو ہر طہر میں طلاق دے ایسے طہر میں جس میں جماع بھی نہ کیا ہو اور وہ حیض میں بھی نہ ہو۔ تا آنکہ وہ تین سے (جدا) بائنہ ہو جائے۔

طلاق سنت: یہ ہے کہ اسکو طہر میں ایک طلاق دے اسکو رجوع کا حق حاصل ہو گا جب تک وہ آخری حیض سے پاک ہونے کا غسل نہ کرے

طلاق البدعت: یہ ہے کہ اسکو حیض میں طلاق دے یا ایسے طہر میں جس میں جماع کیا یا ایک ہی کلمے سے تین طلاقیں دے دیں [جیسے تجھے تین طلاقیں یا الگ الگ کلمہ سے بیک وقت تین طلاقیں دی ہوں جیسے تجھے طلاق تجھے طلاق، تجھے طلاق] یہ شخص بدعت، گناہ اور برے طریق پر طلاق واقع کر رہا ہے لیکن طلاق واقع ہو جائے گی۔

سات کلمات ایسے ہیں اگر ان سے طلاق دی تو اسے رجوع کا اختیار ہوگا:

جب بیوی سے کہا

(۱)انت طالق (۲)انت الطالق (۳)انت طالق طلاق (۴)انت مطلقۃ (۵) استبری رحمک (۶)اعتدی۔ (۷)انت واحدۃ

چوبیس کلمات ایسے ہیں جب ان میں سے کوئی ایک بولا جائے اور ارادہ طلاق بھی کیا جائے تو پوچھا جائیگا کتنی طلاقوں کا ارادہ کیا:

(۱)اگر وہ کہے تین کا ارادہ کیا تو تین واقع ہوں گی۔

(۲)اگر وہ کہے دو کا ارادہ کیا تب بھی ایک بائنہ واقع ہوگی۔

(۳)اگر وہ کہے میں نے طلاق کا ارادہ کیا عدد معین کا نہیں کیا پھر بھی ایک بائنہ واقع ہوگی۔ یہ ھمارے فقہاء ثلاثہ کے نزدیک ہے اور اسی پر فتوی ہے امام زفر اور امام حسن بن زیاد فرماتے ھیں اگر دو کا ارادہ کرے گا تو دو سے بھی بائنہ ہو جائے گی۔

(وہ چوبیس الفاظ یہ ہیں):

(۱)انت حرام (۲)بتۃ (۳)انت خلیۃ (٤)اغربی (٥)انت بریۃ (٦) تقنعی

(۷) استبرئی (۸) غطی راسک (۹) الحقی باھلک (۱۰) تزوجي من شئت (۱۱) قد وھبتک لاھلک (۱۲) لاحاجۃ لي فیک (۱۳) لا سبیل لي علیک (۱۴) قد خلیت سبیلک۔ (۱۵) قد خلیت سبیل طلاقک۔ (۱۶) حبلک علی غاربک (۱۷) انت حرۃ۔ (۱۸) انت سائبۃ

(۱۹) ھشتم (یہ فارسی میں لفظ طلاق ہے اسکا مصدر ھشتن ہے کمافي خزانۃ الفقہ لابي اللیث سمرقندی)

(متن میں اتنے ہی الفاظ لکھے ھوئے ھیں)

چار کلمات ایسے ہیں جن سے خلع دینے والا ہو جاتا ہے:

(۱) جب اس نے بیوی سے کہا رات میں نے تجھے ہزار درھم پر خلع دیا

(۲) میں نے تجھے ہزار درھم پر بری کیا (۳) میں نے تجھے ہزار درہم پر طلاق دی

(۴) یا اس نے کہا اپنے آپ کو طلاق دے ہزار درھم کے بدلہ میں،

ان چار کلمات سے طلاق بائنہ ہو جائے گی اور اسکے ذمہ مہر لازم [بدلہ] ہو جائے گا (معاوضہ)

چار قسم کے مرد، عورت میں لعان نہیں ہوتا:

(۱) جب دونوں میں سے کوئی ایک ذمی ہو (۲) غلام ہو (۳) نابالغ ہو

(۴) مجنون ھو

☆ اگر خاوند کی طرف سے لعان باطل ھو جائے ان چیزوں میں سے کسی وجہ سے تو اس پر حد ہو گی۔ اور اگر عورت کی طرف سے باطل ھو جائے پھر خاوند پر نہ حد ہے نہ لعان۔

☆ خاوند بیوی کے درمیان حمل کی وجہ سے لعان نہیں ھو گا، نہ مردہ بچے کی وجہ سے اور نہ ایسے ساقط ہونے والے بچے کی وجہ سے جس کے اعضاء ظاہر ہو چکے تھے اور نہ ایسے بچے کی وجہ سے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا، ان چاروں صورتوں میں لعان ہو گا بغیر بچے کے (بغیر اولاد کے معاملے کے)

☆ جب اپنی بیوی سے چار کلمات میں سے کوئی ایک کہا تو ظہار کرنے والا ہو جائے گا۔

(۱) انت علی کظھر امی (۲) انا منک

(۳) قد ظاھرتک منک (۴) انا منک مظاھر

☆ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ھیں سات قسم کے غلام کفارہ ظہار میں کفایت نہیں کرتے۔

(۱) اپاہج (۲) جو چلنے پر قادر نہیں۔ (۳) جس کے دونوں ہاتھ شل ہوں۔
(۴) جسکے دونوں پاؤں شل ہوں (۵) کوز پشت (جس کی پشت ٹیڑھی ہو چکی ہو)۔
(۶) گونگا (۷) اندھا

چار قسم کے غلام کفارہ ظہار میں کفایت کر جائیں گے:

(۱) کانا (۲) ایک ہاتھ کٹا ہوا (۳) ایک پاؤں کٹا ہوا ہو (۴) ایک ہاتھ اور ایک پاؤں خلاف جانب سے کٹا ہوا ہو اور اگر یہ دونوں ایک جانب میں کٹے ہوں گے تو کفایت نہ کریں گے۔

ذمی یعنی کافر غلام تین قسم کے کفارات میں کفایت کر جائے گا:

(۱) کفارہ یمین (۲) رمضان کے روزہ توڑنے کے کفارہ میں (۳) ظہار لیکن کافر غلام قتل خطا کے کفارہ میں کفایت نہیں کرے گا مگر صرف مومن غلام،، کیوں کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں قتل خطا کے بارے میں فرمایا ہے

فتحرير رقبة مومنة

اور یہ شرط کفارہ ظہار اور کفارہ یمین میں نہیں لگائی۔

تین کلمات اگر عورت سے کہے جائیں تو اسے مجلس میں اختیار ہے:

جب بیوی سے کہا

(۱) طلقی نفسک (۲) اختاری۔ (۳) امرک بیدک

اگر اس نے اپنے آپ کو اسی مجلس میں طلاق دے دی تو واقع ہو جائے گی اور اگر بغیر کچھ بولے اٹھ گئی تو اسکا خیار باطل ہو جائے گا۔

☆ طلقی نفسک: میں صرف ایک طلاق واقع ہو گی جس سے وہ رجوع کرنے کا مالک ہو گا بشرطیکہ عورت نے اپنے آپ کو طلاق دی ہو۔

☆ امرک بیدک: اس سے اگر عورت نے اپنے آپ کو طلاق دی تو مرد

سے پوچھا جائے گا تو نے کتنی طلاق کی نیت کی اگر اس نے کہا تین کی نیت کی تو تین واقع ھو جائیں گی اور اگر اس نے کہا دو تو ایک واقع ہو گی اور اگر اس نے کہا ایک تو پھر بھی ایک واقع ہو گی۔

ھمارے فقہاء ثلاثہ کا یہی قول ہے [اسی پر فتوی ہے] امام زفر اور حسن بن زیاد کہتے ہیں اگر وہ دو کا ارادہ کرے تو دو بھی واقع ہو جائیں گی۔

☆ اگر اس نے اختاری سے اپنے آپ کو اختیار کیا تو ہمارے فقہاء ثلاثہ کے نزدیک ایک طلاق واقع ہو گی تین نہیں ھوں گی۔ امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

اگر تین کا ارادہ کرے گا تو تین، اگر دو کا ارادہ کرے گا تو دو۔ اور اگر ایک کا ارادہ کرے گا تو ایک واقع ہو جائے گی۔

اگر مرد نے بیوی کو چار میں سے کسی ایک کلمے کا اختیار دیا تو بائنہ ہو جائے گی:

جب مرد نے بیوی کو اختیار دیا اس نے جواب میں کہا

(۱) اخترت نفسی (۲) قد اخترت ابی (۳) قد اخترت الازواج (۴) قد اخترت اھلی۔ تو بائنہ ھو جائے گی۔

☆ اگر عورت نے مرد سے طلاق کا مطالبہ کیا اور خاوند نے عورت کو تیس کلمات میں سے کوئی کلمہ کہا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور اگر خاوند کہے کہ میرا ارادہ اس لفظ سے طلاق کا نہیں تھا تو بینہ و بین اللہ اس کی تصدیق کی جائے گی ایسے

کلمات میں جن میں لفظ طلاق کی صراحت نہ ہو۔ لیکن قضاء اسکے ارادے کی تصدیق نہیں کی جائے گی

جب خاوند نے کہا:

(۱)انت طالق طلاقا (۲)لا سبیل لی علیک (۳)انت طالق الطلاق (۴)قد فارقتک (۵)انت واحدۃ (۶)انت حرۃ (۷)اعتدی (۸)غطی راسک
(۹)امرک بیدک (۱۰)تزوجي من سبب (۱۱)اختاری (۱۲)استبرئی رحمک
(۱۳)قد نسیتک (۱۴)حرام (۱۵)خلیت سبیل طلاقک (۱۶)اغربی
(۱۷)تقنعی (۱۸)حبلک علی غاربک (۱۹)الحقی باھلک (۲۰)قد وھبتک لاھلک
(۲۱)لاحاجت لي فیک (۲۲)استبرئی

اگراس نے یہ لفظ صحت کے زمانے میں کہے تو تمام الفاظ میں اسکی تصدیق کی جائے گی لیکن تین کلمات میں تصدیق نہیں کی جائے گی

(۱)اعتدی (۲)اختاری۔ (۳)امرک بیدک

اگریہی کلمے ابتداء کہے پھران تمام میں اسکی تصدیق کی جائے گی سوائے ان کلمات کے جن میں طلاق کا لفظ مذکور ہو تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

بیع سلم کے مسائل

☆ اگر کوئی شخص کسی سے مکیلی یا موزونی چیز بطریق سلم خرید تا ہے۔(یعنی پیسے اب دے گا اور چیز بعد میں لے گا) اس کے لیے ضروری ہے کہ چار چیزوں کو طے کرے۔ اگر چار میں سے کوئی ایک چیز طے نہیں کرے گا تو (بیع) سلم باطل ہو جائے گی

(۱) مدت متعین کرے

(۲) قسم یعنی اعلیٰ یا متوسط

(۳) جس سے غلہ ناپا جائے اس پیمانے یا اس ویٹ کو متعین کرے۔ نیز خریدار الگ الگ ہونے سے پہلے پیسے اس کے حوالے کرے

(۴) اس جگہ کو متعین کرے جس جگہ وہ سامان سپرد کرے گا۔ امام زفر اور امام ابو حنیفہ کے قول میں اور صاحبین فرماتے ھیں اگر جگہ متعین نہ کی تو اسی جگہ سپرد کرے گا جس جگہ بیع سلم کا عقد ہوا۔

تین چیزوں میں بیع سلم جائز ہے:

(۱) جو مکیلی ہو

(۲) موزونی ہو

(۳) وہ چیز جو ناپ سے بیچی جاتی ہے۔

جو چیزیں گنتی سے بکتی ہیں ان میں سوائے دو کے بیع سلم جائز نہیں:

(۱) انڈے (۲) بادام [یا اخروٹ]

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان دو چیزوں میں بھی بیع سلم جائز نہیں کیوں کہ ان میں چھوٹے اور بڑے کا کافی تفاوت ہوتا ہے۔

خرید وفروخت کے مسائل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید وفروخت میں بائیس چیزوں سے منع کیا جن میں اٹھارہ چیزوں سے بیع باطل ہو جاتی ہے:

(۱) دھوکہ کی بیع

(۲) بھاگے ہوئے غلام کی بیع

(۳) جانوروں کے پیٹ کے اندر والے بچے کی بیع

(۴) پانی میں مچھلی کی بیع (شکار کرنے سے پہلے)

(۵) بیع منابذہ: یہ وہ بیع ہے جو یہودی آپس میں اسی طرح خرید وفروخت کرتے تھے جب کوئی ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے تو بیع لازم ہو جاتی تھی۔

(۶) بیع ملامسہ: یہ بیع بھی یہود کے ہاں مروّج تھی۔ وہ اسطرح کہ جب کوئی ایک دوسرے کے کپڑے کو چھولے تو بیع مکمل سمجھی جاتی تھی [وہ چاہے یا نہ چاہے۔]

(۷) کنکری پھینکنے کی بیع: اسکا بھی یہود میں رواج تھا۔ جب کوئی ایک دوسرے کی طرف کنکری پھینک دیتا تو بیع مکمل سمجھی جاتی تھی۔ [اسے توڑنے کا کوئی اختیار

نہ ہوتا]

یہ تینوں قسم کی بیع اھل خیبر کے یہودیوں میں رواج پذیر تھی۔

(۸) بیع مضامین: یعنی جانور کے پیٹ کے بچے کی بیع

(۹) بیع ملاقیح: جو اونٹوں کی پشت میں ہو۔

(۱۰) بیع مزابنہ: کھجوروں پر لگے ھوئے پھل کی بیع

(۱۱) بیع محاقلہ: گندم کی بیع کھیت میں کھڑی ہوئی گندم سے

(۱۲) اور ایسی بیع جس پر قبضہ نہ کیا گیا ہو اور وہ اسکا مالک ھو جائے

(۱۳) بیع سلف سے منع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ بندہ سامان کو روک لیتا تھا اس شرط پر کہ وہ اس کو قرض دے۔

(۱۴) بیع الشرط سے منع کیا گیا وہ یہ تھی کہ میں تیرے ہاتھ یہ سامان بیچوں گا بشرطیکہ تو فلاں چیز میرے ہاتھ بیچ دے

(۱۵) بھیڑ بکریوں کی پیٹھ پر اون کا بیچنا

(۱۶) منع کیا تھنوں کے اندر کے بیچنے سے [دودھ]

(۱۷) اور منع کیا پکنے سے پہلے پھل کی بیع سے یعنی وقت سے پہلے پھل خریدا اس شرط پر کہ ایک وقت تک درخت پر رھے گا۔

[۱۸ متن سے مفقود ہے]

یہ چیزیں ایسی ہیں جن سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔

چار چیزیں [اخلاق] ادب کے خلاف ہیں اگر کسی نے کرلیں تب بھی بیع جائز مع الکراہیت ہو گی:

(۱) قافلوں کو آگے بڑھ کر ملنا

(۲) شہری دیہاتی کے سامان کو نہ بیچے

(۳) کسی کے ریٹ پر ریٹ نہ لگائے [جب تک ان کی بات مکمل نہ ہو جائے]

(۴) بیع نجش سے منع کیا، بغیر ارادہ خرید کے بولی دینا تاکہ دوسرا زیادہ بولی لگائے،

بیع کی تین قسمیں ہیں:

(۱) بیع صحیح (۲) بیع فاسد (۳) بیع باطل

بیع صحیح: وہ ہے جسکی قرآن وسنت میں اجازت اور اس بیع پر مسلمان یعنی [اہل علم] متفق ہیں۔

بیع فاسد: وہ ہے جسکا مالک بننا جائز نہیں اگرچہ بیع صحیح ہے

بیع باطل، جسکا مالک بننا بالکل جائز نہ ہو، جیسے خون اور مردار،

☆ اگر بیع میں تین شرطیں پائی جائیں تو بیع جائز ہے

مدت معلوم ہو یا ثمن میں قیمت کی شرط لگائی کہ وہ پوری (صحیح) ہو یا ٹوٹی ہوئی (کھوٹے سکے) تو یہ جائز ہے۔ اگر بیع میں ایسی چیز کی شرط لگائی جو بیع میں سے نہیں

تو بیع فاسد ہو جائے گی

☆ قبضہ سے پہلے بیع کرنا سوائے ایک چیز کے جائز نہیں۔

وہ ہے زمین، امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے قول میں زمین کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز ہے۔

لیکن امام محمد، امام زفر، امام حسن بن زیاد کے نزدیک قبضہ سے پہلے زمین بیچنا بھی جائز نہیں

تین چیزیں غلام میں عیب شمار ہونگی جب تک وہ نابالغ ہو پھر جب بالغ ہو گیا تو وہ عیب شمار نہ ہونگے، لیکن اگر بلوغت کے بعد وہ کام کیئے تو پکے عیب شمار ہونگے:

(۱) غلام کا بھاگنا، (۲) چوری کرنا (۳) جنون ہو جانا، اگر بچپن میں ایک دفعہ بھی جنون ہوا تو یہ پکا عیب ہے، [کذافی الأصل]

پنتالیس عیوب ایسے ہیں جنکو ماہرین دلّال (تاجر)، آپس میں عیب شمار کرتے ہیں

جن میں دس ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ہیں:

(۱) الکی: یعنی کوڑھ (۲) نغانغ (بولنے یا آواز کا عیب (۳) زخموں کے نشانات (۴) اور ناخنوں میں پڑنے والے زخموں یا پھوڑوں کے آثار (۵) اور ایک، دو، یا تین داڑھوں/دانتوں کا نہ ہونا مگر یہ کہ وہ ایک ہی جگہ اکھٹی ہوں۔ اگر وہ ایک ہی مقام میں جمع ہوں تو وہ برائت (بیع کی برائت) میں شامل نہیں ہوں گے۔

(٦)اور ناخنوں کا حکم بھی داڑھوں کے حکم جیسا ہے یعنی وہ عیب شمار نہیں ہونگے۔
(۷)(عیب) ظفرہ آنکھ کا پردہ اتر آنا)،(۸)دونوں آنکھوں میں جرب
(خارش/دانہ)(۹)(سلعہ)ابھرا ہوا گوشت، غدود(۱۰)اور کھانسی
یہ سب بیماریاں عیوب ہیں۔

تیس قاضی شریک بن عبداللہ کے نزدیک:

(۱)الصکک: یعنی دونوں ناخنوں کا آپس میں رگڑ کھانا
(۲) الردح: یعنی دونوں ٹانگوں کا (پنڈلیوں) کا پھولا ہوا ہونا۔
(۳) الکوع: یعنی ایڑی کے اوپر کا ابھرا ہوا حصہ پاؤں سے باہر نکلا ہوا ہو خواہ دائیں پاؤں میں ہو یا بائیں میں
(۴)الفدع: پاؤں کے درمیان میں ابھار کا باہر کو نکلا ہوا ہونا[ابھرا ہوا شگاف یا ٹیڑھاپن]
(۵) الزور: یہ کہ پیٹ اور کمر کے درمیان کی ہڈی (صدع) ابھری ہوئی ہو
(٦) الشامات تل سوائے سفید تل کے
(۷) الثالیل: آبلے یا مسے
(۸) الخیلان: سیاہ تل
(۹) القرن: سینگ یا سینگ جیسا ابھار
(۱۰) العفر: زخم یا چوٹ سوائے ایسے زخم کے جن کے کم ہونے کا خوف نہ ہو۔
(۱۱) الزیادة في الاسنان: دانتوں کا تعداد میں زیادہ ہونا، سوائے کسی خوبصورت نوجوان لڑکی میں (کہ وہاں یہ عیب شمار نہیں ہوتا)

(۱۲) الکلف: چہرے کے داغ یا چھائیاں

(۱۳) اللعس: آنکھوں میں سرخی یا نیلاہٹ کی آمیزش (۱۴) المحاجم فی غیر موضعہ، بدن پر پچھنے کے غیر معمولی یا غلط جگہوں پر نشان (۱۵) الشجاج: سر یا چہرے کے زخم (۱۶) التلون في الاسنان (دانتوں کا رنگ بدل جانا (۱۷) الشقاق في اليدين والرجلين (جلد میں پڑنے والی دراڑیں) (۱۸) الحفر فی الاسنان (دانتوں میں گڑھے یا کھڈے۔ یعنی دانتوں کی جڑوں میں بہت زیادہ میل کا جم جانا (۱۹) القوادح فی الفم (وہ خرابیاں (کیڑا) جو منہ کو نقصان پہنچائیں

(۲۰) اختلاف الاضلاع (پسلیوں کا ٹیڑھا پن) (۲۱) اختلاف الاسنان دانتوں کا بے ترتیب ہونا، مگر یہ اس وقت عیب شمار ہوگا جب بہت زیادہ بد شکلی ہو (۲۲) الحضان یعنی ایک پستان کا دوسرے سے بہت زیادہ بڑا ہونا۔ دائیں بائیں کا فرق نمایاں ہو جائے (۲۳) خزم البسوق (ہونٹوں یا ناک میں چھید لگانا ناک چھدوانا وغیرہ

(۲۴) و خياطة الأذنين اذا شقت کانوں کا پھٹ کر پھر سی دیے جانا

(۲۵) الکلف والنمش: کلف اور جھائیاں (۲۶) والشمط (کدم السیوف والقسي) بالوں میں سفیدی (چاندی جیسے بال) اور تلوار یا کمان کے لگنے کے نشانات وآثار جلد... کوڑوں کے تین یا اس سے کم نشانات کا ہونا وأكل الطين مٹی کھانے کی عادت (غیر طبعی عمل)

حفص بن غیاث نے پانچ کا اور اضافہ کیا ہے:

(۱) سارے بال کالے ہوں، لیکن ایک جگہ پر کچھ بال سفید ہوں یہ بھی عیب ہے

(۲) بالوں کو خضاب لگانا (۳) جلد کو نیل یا سرمہ سے کندھوایا ہوا ہو [جس طرح

لوگ نام لکھواتے ہیں، ڈیزائن بنواتے ہیں/جانوروں کی تصویر بنواتے ہیں]
(۴) ناک میں بولتا ہو، (۵) الفاظ صحیح اداءنہ کر سکتا ہو[جیسے س کو ث، پڑھتا ہو یارا کو غین یالام، بولتا ہو]

جب کسی مرد کی رشتہ داریاں مشہور ہوں پھر وہ کچھ دوسری رشتہ داریوں کا اقرار کرے تو یہ اقرار صرف چار لوگوں کیلئے جائز ہے:

(۱) باپ (۲) بیٹا
(۳) مولیٰ، (۴) بیوی

اگر کسی عورت کی رشتہ داریاں مشہور ہوں اب اسکا اقرار صرف تین لوگوں کیلئے جائز ہے:

(۱) باپ (۲) خاوند (۳) مولیٰ، کسی کے بیٹے کا اقرار کرے تو یہ جائز نہیں، کیونکہ بیٹے کا اقرار غیر کی طرف نسب پر محمول ہو گا، تو یہ حمیل کے طرح ہو جائیگا، [حمیل اس بچہ کو کہتے ہیں جو دار الحرب سے اپنی ماں کے ساتھ گرفتار ہو کر آیا ہو] کیونکہ حمیل کیلئے میراث میں حصہ نہیں ہوتا، جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا: حمیل کو بغیر ثبوت (گواہوں کے بغیر) میراث نہ ملے گی، [حضرت عمر کا یہ اثر دارمی، سعید بن منصور، بیہقی میں موجود ہے۔]

دس باتیں ذی رحم محرم کے ساتھ خاص ہیں:

(ا) جو شخص ذی رحم محرم کا مالک بن جائے [خرید کر یا کسی دوسرے طریقہ سے تو وہ فوراً آزاد ہو جاتا ہے خریدنے والے کی نیت یا ارادہ کو دخل نہیں ہے]

(۲) جو (احمق) ذی رحم محرم سے نکاح کرے وہ [نکاح] فاسد ہو جاتا ہے۔

(۳) جب کوئی شخص ذی رحم محرم کو ہدیہ دے تو واپس نہیں لے سکتا۔

(۴) اگر کسی کا مال ذي رحم محرم چرالے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۵) انسان کو ذی رحم محرم کے نفقہ پر مجبور کیا جائیگا، اگرچہ وہ غریب (فقیر) ہو۔

(٦) عورت ہر ذی رحم محرم کے ساتھ سفر کر سکتی ہے۔[اگر وہ ایسا فاسق فاجر ہے کہ اس سے عزت کو خطرہ ہے پھر جائز نہیں ہے]

(۷) مرد ایسی دو عورتوں سے بیک وقت نکاح نہیں کر سکتا جو آپس میں محرم ہوں [خواہ نسبی ہو یا رضاعی]

(۸) دو ذو رحم محرم غلام اگر چھوٹے ہوں تو ان میں تفریق نہیں کروائی جائے گی

(۸) ذی رحم محرم کا اگر سر اور اسکے بال ننگے ہو تو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں، [وغیرھا، ساق، بازو، صدر بشر طیکہ شہوت سے امن ہو]

(۱۰) اگر بیوی کو کوئی محارم یعنی ذی رحم محرم سے تشبیہ دیگا تو ظہار کرنے والا ہو جائیگا،

دس باتیں خاص ہیں والد اور ولد (بیٹے) کے ساتھ:

(ا) کسی کی گواہی جائز نہیں اپنے والد یا بیٹے کے حق میں

(۲) اگر کسی کے مرنے کے بعد تہمت لگائے تو قاذف پر حد نہیں لگے گی۔ مگر کسی کے والد یا بیٹے پر [اگر تہمت لگائی تو حد لگے گی۔]

(۳) قاضی کا فیصلہ تمام ذی رحم محرم پر نافذ ہوگا سوائے، باپ اور بیٹے کے۔

(۴) کافر اور ذمی کو کسی مسلمان ذی رحم محرم کے نفقہ پر مجبور نہ کیا جائیگا، سوائے باپ، اور بیٹے کے [بشرطیکہ بیٹا نابالغ ہو]

(۵) اگر مکاتب ایسے رشتہ دار کو خریدے جو اسکا ذی رحم محرم تھا تو انکو بیچ سکتا ہے سوائے باپ، اور بیٹے کے امام ابو حنیفہ کے نزدیک، لیکن امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، امام حسن بن زیاد، اور امام ابو حنیفہ کا آخری قول، یہی ہے کہ کسی بھی ذی رحم محرم کو نہیں بیچ سکتا۔

(٦) اگر کسی شخص نے کسی دوسرے کو اپنا وکیل بنایا غلام خریدنے کا اور دیگر سامان خریدنے کا، تو اسکے لیے (وکیل) کیلیے جائز ہے کہ موکل کے جس رشتہ دار کو چاہے خریدے سوائے باپ، اور بیٹوں کے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک، لیکن صاحبین اور امام حسن بن زیاد فرماتے ہیں کہ وکیل اسکے (موکل) کے والد اور بیٹوں کو بھی خرید سکتا ہے،

(۷) جب کوئی شخص اپنے رشتہ داروں سے کوئی چیز خریدے تو اسکے لیے جائز ہے کہ اسے نفع لیکر بیچے سوائے اس چیز کے جو والد یا اولاد سے خریدی ہے بشرطیکہ اسکو بیان کرے کہ میں یہ نفع لیکر بیچ رہا ہوں، امام ابو حنیفہ کے نزدیک لیکن امام ابو یوسف، امام زفر، امام حسن بن زیاد فرماتے ہیں کہ والد اور اولاد سے خریدی ہوئی چیز بھی بغیر وضاحت کئے نفع سے بیچ سکتا ہے۔

(۸) مضارب کیلئے جائز ہے کہ مال مضاربت سے جسکو چاہے خریدے

سوائے رب المال کے والد اور اولاد کے امام ابو حنیفہ کے نزدیک
لیکن صاحبین اور امام زفر، امام حسن بن زیاد کے نزدیک انکو بھی خرید سکتا ہے
(۹) اگر بچہ صغیر (نابالغ) ہے تو اسکی طرف سے وکیل کی خرید و فروخت اس کے لیے جائز نہیں اور نہ مضارب کا اس کے لیے خرید و فروخت اسکی طرف سے جائز ہے، اور نہ مرابحۃً۔۔ (اگر بچہ صغیر ہے تو وکیل کا اس سے خرید و فروخت کرنا جائز نہیں اور نہ مضارب کا اس کے لیے بیچنا یا اس سے خرید نا جائز ہے اور نہ ہی مرابحہ کے طور پر وہ چیز بیچنا جائز ہے جو اس نے اپنے نابالغ بیٹے سے خریدی ہو یہاں تک کہ یہ سب کے قول کے مطابق واضح ہو جائے)
(۱۰) ولد صغیر (نابالغ) اولاد سے جو کچھ خریدا ہے اسکو بغیر نفع [اصل قیمت) بتلائے بیچنا جائز نہیں، تمام فقہاء احناف کے نزدیک

ایک شخص نے کسی کو اپنے غلام باندیاں بیچنے کا وکیل بنایا تو وہ جس کو چاہے بیچے سوائے چار لوگوں کے:

(۱) اسکا غلام (خدمت کا) (۲) مکاتب (۳) مدبر (۴) اُم ولد، سب فقہاء احناف کے نزدیک،
اسی طرح مضارب بھی وکیل کے حکم میں ہو گیا۔ اسی طرح خرید کا حکم بھی بیچنے کی طرح ہو گیا۔

پانچ مقامات پر عورتوں کی گواہی قابل قبول نہیں:

(۱) قصاص میں (۲) چوری میں (۳) زنا میں، (۴) تہمت لگانے میں [حد

قذف میں](۵)شراب پینے میں

چھے باتیں زوجین کے ساتھ خاص ہیں:

(۱)خاوند بیوی کے حق میں گواہی نہیں دے سکتا(۲)اور بیوی خاوند کے حق میں گواہی نہیں دے سکتی(۳)خاوند بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا(۴)بیوی خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی،امام ابو حنیفہ کے نزدیک لیکن صاحبین اور امام زفر، فرماتے ہیں بیوی خاوند کو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔

(۵) قاضی اپنی بیوی کے حق میں (خلاف) فیصلہ نہیں کر سکتا،(٦)اگر خاوند بیوی سے کوئی چیز خریدی ہے تو نفع بتلائے بغیر نہیں بیچ سکتا،امام ابو حنیفہ کے نزدیک لیکن صاحبین اور امام زفر وامام حسن بن زیاد کے نزدیک بیچ سکتا،

☆ اگر کوئی شخص کسی کو اپنے غلام یا سامان بیچنے کا وکیل بنائے تو اسکے لیے جائز نہیں ہے کہ یہ چیزیں اپنی بیوی کو بیچے [شبہ تہمت کیوجہ]اسطرح اگر عورت کو وکیل بنایا گیا۔(وہ وکیلہ بنی)تو جائز نہیں کہ اپنے خاوند کو بیچے [بوجہ سابق]اسطرح جب خریدنے کا وکیل بنایا وکیلہ بنی تو خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے نہ خریدے، بوجہ سابق امام ابو حنیفہ کے نزدیک،

لیکن امام ابو یوسف،امام زفر،امام حسن بن زیاد فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے کو بیچ سکتے ہیں،اگر دونوں میں سے کوئی بھی وکیل بنایا گیا ہو۔

جب کوئی غلام میں شریک ہو، ایک اپنا حصہ آزاد کردے تو وہ ضامن ہوگا، سوائے تین مواقع کے:

(۱) ایک شخص غلام ہو، دوسرے نے اسکا نصف اسی کے باپ کو بیچ دیا تو وہ آزاد ہو جائیگا، [لیکن وہ غلام بقیہ قیمت میں شریک کیلئے کما کر دیگا، امام ابو حنیفہ کے نزدیک، لیکن وہ غلام اپنے باپ کے شریک کے حصے کے بدلے میں محنت کر کے ادا کرے گا]، لیکن صاحبین،، وامام حسن بن زیاد کے نزدیک اگر دوسرا شخص مالدار ہے تو ضامن ہوگا، اور اگر وہ غریب ہے تو یہ غلام کما کر [شریک کو] دیگا،

(۲) جب دو لوگوں نے غلام خریدا [وہ دونوں میں سے ایک کا بیٹا تھا] تو وہ آزاد ہو جائیگا، اور باپ کے شریک کو کما کر دیا والد پر کوئی ضمان نہ آئیگا، امام ابو حنیفہ کے نزدیک، لیکن صاحبین وامام زفر، وامام حسن بن زیاد کے نزدیک اگر [باپ] مالدار ہے تو ضامن ہو گا ورنہ وہ خود کما کر باپ کے شریک کو دے گا۔

(۳) اگر دو شخص ایک غلام کے وارث ہوں [جن میں ایک شریک والد تھا] تو وہ آزاد ہو جائیگا، اور وہ شریک کیلئے کما کر دیگا۔ باپ ضامن نہیں ہو گا، امام ابو حنیفہ کے نزدیک،

لیکن صاحبین، امام زفر، امام حسن بن زیاد کے نزدیک اگر باپ مالدار ہے تو ضامن ہو گا ورنہ نہیں۔

غلاموں کی آزادی کے مسائل

دس کلمات ایسے ہیں جب ان میں سے غلام کو ایک بھی کہدیا تو وہ آزاد ہو جائیگا:

آ قا نے جب غلام سے کہا (۱) انت حرٌّ (۲) نفسک حرٌّ (۳) وجھک حرٌّ (۴) رأسک حرٌّ (۵) جسدک حرٌّ (٦) بدنک حرٌّ (۷) فرجک حرٌّ (۸) روحک حرٌّ، (۹) نصف حرٌّ تو وہ آزاد ہو جائیگا۔ [(۱۰) کتاب میں نہیں ہے]

دس کلمات ایسے ہیں اگر ان میں سے کوئی کہا تو غلام آزاد نہیں ہو گا:

جب آ قا نے کہا (۱) انفک حرٌّ (۲) لسانک حرٌّ (۳) اذنک حرٌّ (۴) عنقک حرٌّ (۵) یدک حرٌّ (٦) رجلک حرٌّ (۷) فخذک حرٌّ، (۸) أسنانک حرٌّ (۹) بطنک حرٌّ (۱۰) ظھرک حرٌّ

قصاص کے مسائل

انسان کے جسم میں دس چیزیں ایسی ہیں جن میں کامل دیت ہے۔

(۱) پانچ سر میں ہیں (۲) پانچ (بقیہ) جسم میں،

جو پانچ سر میں ہیں [وہ یہ ہیں]

(۱) ناک (۲) زبان (۳) سر کے بال [بشرطیکہ دوبارہ نہ اگیں] (۴) داڑھی کے بال (بوجہ سابق) (۵) عقل (جب زائل ہو جائے)

جو پانچ جسم میں ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) جان چلی جائے (۲) (ابو اللبن) ذکر اگر کٹ گیا، [کاسانی فرماتے ہیں پوراذکر یا حشفہ دونوں کا حکم برابر ہے کامل دیت ہے] (۳) کمر ٹوٹ گئی (٤) پیشاب اس طرح جاری ہو گیا کہ اب رکنا ممکن نہیں یہی حکم ہے اگر پاخانہ کارکنا ناممکن ہو گیا، (۵) جب جماع کی قوت (کامل طور پر) زائل ہو گئی۔

[کتاب الاصل میں ہے اگر کسی عورت سے بالجبر زناء کیا اور وہ مفوضہ ہو گئی اسکا پیشاب کا امساک ختم ہو گیا، تو دیت کے ساتھ حد بھی لگے گی]

دس چیزوں میں جفت پر کامل دیت اور مفرد پر نصف دیت ہوگی۔

(۱) ابرو (۲) کان (۳) ہونٹ (۴) پاؤں (۵) خصیے (۶) پستان
(۷) جبڑے (۸) (۹) (۱۰) متن میں مذکور نہیں ہیں

انسان میں دس چیزوں پر محدود [ہر ایک کی الگ الگ] دیت ہے

(۱) ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں (نصف عشر)
(۲) آنکھوں کی پلکوں میں مکمل دیت ہے، ہر ایک پلک میں چوتھائی دیت ہے۔
(۳) موضحۃ (زخم) پانچ اونٹ [اسکی تعریف آئندہ آرہی ہے]
(۴) ھاشمۃ [زخم] دس اونٹ [اسکی تعریف آئندہ آرہی ہے]
(۵) منقلہ [زخم] دس اونٹ ہیں [اسکی تعریف آئندہ آرہی ہے]
(۶) آمتۃ [اس زخم کو کہتے ہیں جو سر میں لگے اور دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے] اسمیں تہائی دیت ہے۔
(۷) نافذۃ [زخم] میں دو ثلث دیت ہے
(۸) جائفہ (زخم) میں تہائی دیت ہے
(۹) ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دیت کا دسواں حصہ [دس اونٹ] ہر پورے پر، دسویں کا تہائی [33-3 اونٹ] سوائے انگوٹھے کے، انگوٹھے کے پورے میں دسویں کا آدھا [پانچ اونٹ]

زخم کی دس اقسام ہیں۔

(۱) ناشزہ: اس زخم کو کہتے ہیں جس سے صرف اوپر کی جلد کٹے جسکو چھلکا کہا جاتا ہے

(۲) باضعۃ: وہ زخم ہے جس سے کھال کٹ جائے گوشت ظاہر ہو جائے، وسط گوشت کی رگیں کٹ جائیں، تاآنکہ گوشت گر جائے،

(۳) دامعۃ: ایسا زخم جس سے خون کے مشابہ کچھ نکلے
یہ لفظ دمع العینین سے ماخوذ ہے

(۴) متلاحمہ: جس سے گوشت اور رگیں کٹ جائیں، رگوں کے نیچے گوشت پر سرایت کر جائے،

(۵) سمحاق: جس میں جلد اور گوشت دونوں مکمل کٹ جائیں صرف اسکے اور ہڈی کے درمیان باریک جھلی رہ جائے۔

☆ ان پانچ قسم کے زخموں میں معین دیت نہیں ہے، بلکہ قاضی کا فیصلہ وہ جو دیت متعین کر دے

(۶) موضحۃ: جس میں گوشت ظاہر ہو جائے اسمیں نصف عشر دیت ہے۔[پانچ اونٹ]

(۷) ھاشمۃ: جس میں ہڈی ٹوٹ جائے اسمیں عشر الدیۃ... دس اونٹ

(۸) منقلۃ: جسمیں ہڈی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے۔ اسمیں عشر و نصف دیت ہے [پندرہ اونٹ]

(۹) آمۃ: جسمیں [سر کی ہڈی ٹوٹ جائے صرف اسمیں اور دماغ میں

باریک جھلی باقی رہ جائے (جس نے دماغ کو اکٹھا کیا ہوتا ہے) اسمیں تہائی دیت ہے۔[۳۳۔۳۳ اونٹ]

(۱۰) نافذۃ: جسمیں ہڈی ٹوٹ جائے اور دماغ تک پہنچ جائے، لیکن دماغ پر جو جھلی ہے اسے نہ پھاڑے اور دوسری طرف سے نکل جائے۔

اسمیں دو تہائی دیت ہے [٦٦۔٦٦اونٹ ہیں]۔ کیونکہ یہ دو آمۃ زخموں کے برابر ہے [کیونکہ آر پار ہو گیا]

غلاموں کے نکاح کے مسائل

چار قسم کے لوگ باندی کا نکاح کر سکتے ہیں، غلام کا نکاح نہیں کر سکتے:

(۱) دونوں شریک میں سے ایک شریک باندی کا نکاح کرواسکتا ہے۔ لیکن ایک شریک غلام کا نکاح نہیں کرواسکتا (کیونکہ باندی کا مھر آئے گا، غلام کا مہر دینا پڑے گا)

(۲) باپ بیٹے کی باندی کا نکاح کرواسکتا ہے، لیکن بیٹے کے غلام کا نکاح نہیں کرواسکتا۔

(۳) مکاتب اپنی باندی کا نکاح کرواسکتا ہے، لیکن اپنے غلام کا نکاح نہیں کرواسکتا

(۴) وصي: (جو مال یتیم کا والی بنا ہو) یتیم کی باندی کا نکاح کرا سکتا ہے، لیکن یتیم کے غلام کا نکاح نہیں کرواسکتا۔

تین قسم کے لوگ جو نہ غلام کا نکاح کر سکتے ہیں نہ باندی کا:

(۱) زمین میں دو شریکوں میں سے ایک شخص اپنی مشترکہ باندی کا نکاح نہیں کرا سکتا نہ مشترکہ غلام کا۔

(۲)، (۳) اور مضارب اور عبد ماذون ان دونوں کا نکاح نہیں کروا سکتے

امام ابو حنیفہ کے نزدیک امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبد ماذون کے لیے یہ جائز ہے کہ باندی کا نکاح کرائے نہ کہ غلام کا۔

چار قسم کے لوگ جو غلام کا باندی سے نکاح کروا سکتے ہیں:

(۱) غلام اور باندی کے شرکاء میں سے ایک اس غلام کا اس باندی سے نکاح کر سکتا ہے

(۲) باپ اپنے بیٹے کے غلام کا اپنے بیٹے کی باندی سے نکاح کرا سکتا ہے

(۳) جس کو وصی بنایا جائے وہ یتیم کے غلام کا اسی یتیم کی باندی سے نکاح کرا سکتا ہے۔

(۴) مکاتب اپنے غلام کا اپنی باندی سے نکاح کر سکتا ہے

ہمارے فقہاء ثلاثہ کے نزدیک لیکن امام زفر فرماتے ہیں کہ یہ چاروں قسم کے لوگ غلام کا نکاح باندی سے نہیں کر سکتے

مضاربت میں سات اختیارات:

جب ایک بندہ دوسرے کو مال مضاربت دے اور یہ نہ کہے کہ اپنی مرضی سے جو چاہے کر تو اس کے لیے اسمیں

(۱) تصرف کرنا

(۲) اسے امانت رکھنا

(۳) اس مال کو لے کر سفر کرنا

(۴) نقد اور ادھار بیچنا [جائز ہے]

مگر یہ کہ اسے ان چار چیزوں سے روک دیا گیا ھو

(۵) اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ کسی اور کو اسمیں شریک کرے

(۶) اور اس مال کو بطور مضاربت دے

(۷) اور اسکو کسی اور مال کے ساتھ مخلط ملط کرے

اور اگر اس نے کہا تھا کہ اپنی مرضی سے جو چاہے کر تو اس کے لیے جائز ہے کہ اوپر کے سات طریقوں میں کاروبار کرے۔

لیکن اسکے لیے دو کام جائز نہیں ہیں

(۱) کسی کو قرض دے

(۲) ھنڈی کے طور پر قرض نہ دے

اور اس پر قرض نہ لے مگر یہ کہ وہ متعین اور واضح ہو [یعنی وہ یہ کہ نہ تو قرض پر مضاربت کرے اور نہ اس مال کو اپنے ساتھ ملادے اور نہ ہی قرض کے طور پر لے اور نہ ہی اسکے ذمہ پر کسی کے لیے قرض لینا لازم ہے الا یہ کہ مالک صراحت کے ساتھ یہ شرط لگادے]

خاموش رہنے کے مسائل

پانچ چیزوں میں خاموشی رضا کی علامت ہوتی ہے:

(۱) باکرہ لڑکی جب اس کا نکاح ہو اور وہ جان لے یا پوچھنے پر خاموش رہے تو یہ اس کی رضا ہے

(۲) ایک آدمی گھر خریدے جبکہ اس کا شفعہ کرنے والا [جاننے کے باوجود] خاموش رہے تو یہ اس کی رضا مندی ہے

(۳) آدمی مشرکین کو قید کر کے غلام بناتا ہے ایک شخص کا غلام کافروں کے ہاتھ میں قیدی ہے [پھر وہ] مال غنیمت میں داخل ہو جاتا ہے پھر وہ تقسیم کیا جاتا ہے اور بیچا جاتا ہے اس کے مالک نے مطالبہ نہ کیا تو یہ اس کا سکوت رضا مندی ہے یا یہ کہ وہ اس پر اپنا حق چھوڑ دیتا ہے

(۴) شادی شدہ باندی کو آزاد کیا گیا اور اسے اپنی آزادی کا علم بھی ہوا اور وہ خاموش رہی یہاں تک کہ مجلس سے اٹھ گئی تو اس کا خیار طلب کرنا ختم ہو جاتا ہے۔

(۵) ایک غلام خرید و فروخت کرتا ہے اور اس کے آقا کو اس کا علم ہے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا تو یہ آقا کی خاموشی رضا مندی ہو گی۔ اور وہ ماذون ہو گا ہمارے تینوں فقہاء کے نزدیک

لیکن امام زفر اور ابن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ وہ ماذون نہیں ہو گا یہاں تک کہ آقا زبان سے اجازت دے۔

جب مرد نے بیوی کو اختیار دیا اور اس نے ۵ کلمات میں سے کسی ایک کلمے کو اختیار کر لیا تو وہ اپنے آپ کو اختیار کرنے والی شمار ہو گی:

جب خاوند نے کہا اختاری عورت نے کہا

(۱) اخترت نفسی

(۲) اخترت ابی

(۳) اخترت امی

(۴) اختارت اھلی

(۵) اخترت الازوج

اسکے علاوہ اور کسی چیز کا اسکو اختیار نہ ہو گا

نو چیزوں میں قسم لازم نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک:

(۱) قذف

(۲) زنا

(۳) سرقہ

(۴) شرب الخمر

(۵) نکاح

(٦) رجوع [بعد الطلاق رجعی]

(٧) ایلاء سے رجوع

(٨) نسب

(٩) غلامی

لیکن امام زفر اور صاحبین فرماتے ہیں انسان سوائے۔ حدود کے ہر چیز میں قسم کھا سکتا ہے،

پانچ قسم کے لوگوں کے لیے وصیت جائز نہیں:

(١) وارث [جو وراثت میں پہلے ہی حصہ دار ہے]

(٢) قاتل

(٣) مرتد

(٤) حربی کافر

(٥) وہ شخص جس کے لیے وصیت کی گئی ہے وصیت کرنے والے سے پہلے فوت ہو جائے۔

گواھوں کے بارے میں جرح کے مسائل

لوگ آزاد ھیں سوائے چار چیزوں کے:

(۱) جب گواھی دینے والے نے کسی پر گواھی دی اسکے مد مقابل نے کہا وہ تو غلام ہے

(۲) جب قاضی نے فیصلے کا ارادہ کیا زخمی کرنے والے نے کہا کہ زخمی ھونے والا غلام ہے۔

(۳) ایک آدمی نے دوسرے کو خطاءً قتل کر دیا، قاتل کہتا ہے مقتول غلام ہے عاقلہ پر دیت نہیں ہو گی تا آنکہ گواہ قائم ہو جائیں کہ مقتول غلام ہے۔

(۴) ایک شخص نے کسی کو تہمت لگائی دوسرا آدمی اس پر حد کو طلب کرتا ہے تہمت لگانے والا کہتا ہے کہ جس پر تہمت لگی ہے وہ غلام ہے، پس قاضی حد نہیں لگائے گا تا آنکہ گواھوں سے ثابت ہو جائے کہ وہ آزاد ہے

چار چیزیں ایسی ھیں جنھیں بغیر دیکھے گواھی دی جاسکتی ہے:

(۱) قاضی

(۲) موت

(۳) نسب

(۴) نکاح

چار چیزوں میں انسان معذور نہیں ہوتا:

(۱) شفع

(۲) انسان اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرے اور وہ بچہ جنے

(۳) قسمۃ (تقسیم)

(۴) دو لوگوں کے درمیان مشترکہ باندی سے ایک آدمی وطی کرے اور وہ بچہ جنے

چار چیزوں میں وراثت جاری نہیں ہوتی:

(۱) حد

(۲) شفع

(۳) اجارہ

(۴) خیار

چار چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں:

(۱) کاٹنا اور جرمانہ دینا

(۲) جلاوطنی اور جرمانہ

(۳) حد اور مہر

(۴) خراج اور عشر

چار افراد ایسے ہیں کہ اگر امین (امانت دار) ان کے حوالے (امانت) کر دے تو وہ ضامن نہیں ہوتا:

(۱) اسکا بیٹا جو اس کے عیال (گھر والوں) میں ہو۔

(۲) اسکی بیوی

(۳) اسکا ملازم جو اسکے عیال میں ہو۔

(۴) اسکا غلام جو اس کے ساتھ اسکے مال میں ہو (محافظ)

چار قسم کے گواھوں کی گواھی قبول کی جائیگی اور ان کی عدالت کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا:

(۱) گواہ گواہی دیں کہ فلاں شخص نے قاضی کو مٹی (یعنی رشوت) دی ہے تو قاضی اس شخص کو سزا دے گا اور ان گواھوں سے کچھ نہیں پوچھے گا۔

(۲) دو گواہ گواھی دیں کہ فلاں شخص شہر سے اور اپنے مال سے دور ہے [غائب ہے] تو قاضی اپنے علم کی بنیاد پر اس پر فیصلہ جاری کرے گا اور گواھوں کو کچھ نہیں پوچھے گا۔

(۳) گواہ گواہی دیں کہ فلاں شخص غریب (اجنبی/غیر مقامی) ہے تو قاضی مقدمے میں اسکو شہر والوں پر مقدم کرے گا (یعنی پہلے اسکا مقدمہ سنے گا) اور گواھوں سے کچھ نہیں پوچھے گا۔

(۴) گواہ تزکیہ کریں (تعریف و توثیق کریں) کسی شخص کی قاضی کے سامنے

علانیہ تو قاضی ان کی تزکیہ کو قبول کرے گا، اور ان سے کچھ نہیں پوچھے گا بشرطیکہ قاضی نے پہلے ان سے خفیہ طور پر پوچھ لیا ہو۔

چار چیزوں میں اگر گواہ اپنی گواہی سے رجوع کر لیں تو ضامن نہیں ہوں گے:

(۱) شفع

(۲) نکاح کے گواہ

(۳) کفالت بالنفس

(۴) جان بوجھ کر کسی عضو کے کاٹنے پر گواہی

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں

لیکن امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ھیں وہ دیت کے ضامن ہوں گے جب قصاص میں معافی پر گواھی دے کر رجوع کر لیا۔

تین چیزیں لڑکی میں عیب ہیں اور لڑکے میں عیب نہیں:

(۱) زنا [گناہ اور حد میں برابر ہیں]

(۲) ولد الزنا ھونا

(۳) [پستانوں کا نہ ہونا] (گلے پر داغ یا زخم کا نشان)

تین شرطیں ایسی ہیں جن سے بیع فاسد ہو جاتی ہے:

(۱) اگر خریدار بیچنے والے پر یہ شرط لگائے کہ جو چیز بیچنے والے کے پاس ہے اس سے فائدہ اٹھائے سوائے اس چیز کے جو بیچی گئی ہے۔

(۲) یا بیچنے والا یہ شرط لگائے کہ خریدار اس سے فائدہ اٹھائے گا

(۳) یا یہ شرط لگائے کہ غلام یا لونڈی خریدار کی خدمت کرے، تو یہ بیع فاسد ہو جائے گی۔

چار چیزوں کا خرید نا جائز ہے، قبضہ جائز نہیں:

(۱) کسی نے کسی کو غلام خریدنے کا وکیل بنایا، یا وکیل کا اپنا غلام تجارت کی اجازت رکھتا ہو اور وہ غلام اپنے مالک (وکیل) کے غلاموں میں سے ہی کوئی غلام خرید لے تو خرید نا تو جائز ہے مگر قبضہ جائز نہیں۔ کیوں کہ غلام کا اپنے مالک سے قبضہ لینا درست نہیں ہوتا۔

(۲) ایک آدمی (وصیت کرنے والا) اپنی وراثت میں یہ وصیت کرے کہ فلاں شخص کو میرے غلاموں میں سے ایک غلام کی قیمت کے طور پر ایک ہزار درہم دیئے جائیں پھر جس شخص کے حق میں وصیت کی گئی ہے وہ کسی کو وکیل بنادے کہ وہ اس کے لیے وہ غلام خریدے اور وہ شخص غلام خریدے تو یہ خرید نا تو جائز ہے لیکن قبضہ جائز نہیں۔

(۳) ایک آدمی مر جائے اور ترکہ میں ایک ہزار درہم ہوں اور اس پر ایک ہزار درہم قرض بھی ہو قاضی حکم دے کہ قرض خواہ کے قرض کی ادائیگی کے لیے غلام بیچا جائے۔ اور قرض خواہ کسی شخص کو وکیل بنائے کہ وہ اس کے لیے غلام خرید لے۔ اور وہ شخص غلام خرید لے۔ تو خرید جائز ہے قبضہ جائز نہیں۔

(۴) ایک شخص دوسرے کو ایک ہزار درہم مضاربت (سرمایہ) کے طور پر دے کہ ان سے غلام خریدے۔ پھر مالک (سرمایہ) کسی آدمی کو وکیل بنادے کہ وہ مضارب (تاجر) سے غلام خرید لے اور وہ شخص غلام خرید لے تو خرید ناجائز ہے لیکن قبضہ جائز نہیں۔

چار چیزوں میں قاضی قسم لے گا لیکن مدمقابل سے کچھ نہ پوچھے گا:

(۱) شفیع نے شفعہ کے گھر پر گواہ قائم کردیے قاضی صرف اس سے قسم لے گا کہ قسم اٹھا کہ تو نے شفعہ چھوڑ نہیں دیا تھا، پھر اسی [قسم] پر فیصلہ کر دے گا، مشتری سے پوچھے بغیر۔

(۲) ایک شخص نے غلام خریدا پھر اسمیں عیب نکل آیا، اب وہ اس غلام کو واپس کرنا چاہتا تھا، قاضی مشتری سے قسم اٹھوائے گا کہ کیا تو اسی عیب پر خریدتے وقت راضی نہ تھا؟۔ پھر فیصلہ کر دیگا بائع سے پوچھے بغیر۔

(۳) ایک شخص فوت ہو گیا اسپر قرض ہے، قاضی قرض لینے والے سے قسم اٹھوائے گا کہ کیا تو نے قرض نہیں لیا وصول نہیں کیا، پھر فیصلہ کر دیگا بغیر (میت کے) وارثوں کے پوچھے،

(۴) ایک شخص غائب ہے اسکا مال کسی کے پاس امانت ہے بیوی کے مطالبے پر اس سے قسم اٹھوائے گا کیا تو نے خاوند سے خرچہ وصول نہیں کیا تھا؟ پھر فیصلہ کر دیگا کہ امانت کے مال سے اس کا خرچہ دیا جائے۔

تین چیزیں جن کا عوض کے بدلہ بندہ مالک ہوان کو قبضہ سے پہلے فروخت کر سکتا ہے:

(۱) قتل عمد کی صلح

(۲) مہر

(۳) زمین (ارض)

چار لوگ ان کا آپس میں رباء (سود) نہیں ہوتا:

(۱) غلام اور آقا

(۲) مدبر اور آقا

(۳) ام ولد اور آقا

(۴) مسلم اور کافر کا دار الحرب (کفرستان) میں۔

امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک، امام ابو یوسف مسلم اور کافر کے درمیان دار الحرب میں بھی سود کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

چار چیزوں پر قسم اٹھائی تو حانث ہو جائے گا اگرچہ وہ قبول نہ کی جائے:

(۱) ایک شخص سے قسم اٹھائی کہ وہ کوئی چیز ہبہ نہیں کرے گا پھر ہبہ کر دی لیکن جس کو ہبہ کی اس نے وہ ہبہ قبول نہیں کیا تب بھی (حالف) حانث ہو جائے گا۔

(۲) صدقہ نہ کرنے کی قسم۔۔۔۔۔ الیٰ آخرہٖ

(۳) کوئی چیز عاریۃً نہ دینے کی قسم۔۔۔۔۔ الیٰ آخرہٖ

(۴) قرض نہ دینے کی قسم کھائی۔۔۔۔ الیٰ آخرہٖ

چار کام ایسے ہیں کہ ایک شخص نے دو آدمیوں کو وکیل بنایا لیکن ایک نے کر دیا دوسرے کے بغیر تو جائز ہے:

(۱) دو لوگوں کو طلاق دینے کا وکیل بنایا، ایک نے جاکر اسکو طلاق دے دی تو طلاق جائز ہے بغیر کسی معاوضہ کے معاملے کے

(۲) اسیطرح غلام کو آزاد کرنے کے لیے،

(۳) اگر کسی جھگڑے میں وکیل بنایا گیا اور ایک نے مقدمہ لڑ لیا تو یہ درست ہے

(۴) ایک شخص کے پاس امانت تھی اس نے دو لوگوں کو امانت سپرد کرنے کا وکیل بنایا، لیکن ایک نے سپرد کر دی تو جائز ہے،

وصی کیلئے تین کام جائز ہیں:

(۱) وصی زمین ان میں سے بڑے کو بیچ دے اگر میت پر قرض ہو،

(۲) یا اس کی مرنے والے نے وصیت کی ہو،

(۳) یا وارثوں میں کوئی نابالغ ہو، امام ابو حنیفہ کے نزدیک

لیکن صاحبین فرماتے ہیں، بقدر قرض / بقدر وصیت / حصہ نابالغ بیچے، اسکے علاوہ نہ بیچے،

چار لوگوں کے نفقہ پر مجبور کیا جائیگا اگرچہ وہ کافر یا ذمی ہوں:

(۱) بیوی (۲) اولاد (۳) باپ، (۴) ماں، پوتا بیٹے کے قائم مقام ہے، اور دادا باپ کی جگہ پر ہے، دادا، دادی۔ والدین کے درجہ میں ہے

چھ وجہ ایسی ہیں کہ ان سے طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ مستقبل میں اسکی تصدیق کی جائیگی تب طلاق واقع ہوگی:

(۱) حیض (۲) طہر (۳) مشیئۃ (٤) ارادۃ (۵) محبۃ (٦) رضا، [تفصیل نیچے ذکر کی جارہی ہے]

(۱) جب خاوند نے کہا جب تو حیض والی ہوئی تو تجھے طلاق

(۲) جب تو حیض سے پاک ہوگی تو تجھے طلاق،

(۳) تجھے طلاق ہے جب تو چاہے،

(۴) جب تو محبت کرے گی تجھے طلاق،

(۵) جب تو چاہے گی

(٦) جب تو ارادہ کرے گی

ان چھے چیزوں میں طلاق واقع ہوگی جب وہ مستقبل میں اسکی تصدیق کرے گی

لیکن ماضی کی تصدیق قابل اعتبار نہ ہوگی۔

بارہ چیزیں ایسی ہیں جن کو رھن رکھنا جائز نہیں ہے:

(۱) (مشترکہ چیز)

(۲) ایسا رہن جس پر قبضہ نہ کیا گیا ہو۔

(۳) جان بوجھ کر لگائی گئی وہ چوٹ جس میں قصاص واجب ہو

(۴) قتل عمد

(۵) کفالۃ بالنفس

(۶) شفعہ

(۷) الدرک [بھاگا ہوا غلام یا گم شدہ جانور]

(۸) عاریتاً دی ہوئی چیز

(۹) مال مضاربت

(۱۰) مشترک چیز (اور شرکت)

اور ہر وہ چیز جس کی اصل امانت ہو۔ اگر مرتھن نے ان چیزوں میں سے کسی چیز پر قبضہ کر لیا تو اسے چاھیئے کہ راھن کو واپس کر دے اور اگر اس نے واپس نہ کیا اور بغیر اس کے عمل یا فعل کے وہ چیز ھلاک ھو گئی۔ تو کوئی دوسری چیز اس کے بدلے میں رھن نہیں رکھی جائے گی۔ اس کے حق میں سے کچھ بھی باطل نہیں ھو گا۔

[متن میں دس چیزیں ہی مذکور تھیں]

کھانے والی چیزوں کے مسائل

ذبح میں چار چیزیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہو جاتا ہے:

(۱) غذا کی نالی

(۲) سانس کی نالی

(۳)، (۴) اور دو خون کی رگیں

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر ان چار میں سے تین کٹ جائیں تو بھی ذبح جائز ھو جائے گا۔ لیکن صاحبین فرماتے ھیں کہ ہر ایک میں سے کم سے کم نصف کٹ جائے۔

چار چیزوں سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے:

(۱) دانت جب اپنی جگہ پر ھو

(۲) ناخن جب اپنی جگہ پر ھو۔

(۳) ہڈی

(۴) سینگ

مجوسی کا شکار کھانا جائز نہیں ہے مگر صرف دو چیزوں میں:

(۱) مچھلی

(۲) ٹڈی (مکڑی) (جراد)

☆ ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں کی باندی سے زنا کیا ہے اور میرا گمان یہ تھا کہ وہ میرے لیے حلال ہے تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔

(۱) اسکی بیوی کی باندی میں۔

(۲) اسکے بیٹے کی باندی میں

(۳) اسکے باپ کی باندی میں

(۴) اسکی ماں کی باندی میں

☆ اور اگر وہ کہے کہ پکی بات یہ ہے کہ مجھے یہ معلوم تھا کہ میرے لیے حرام ہے تو ان تمام صورتوں میں اس پر حد لگے گی سوائے

(۱) بیٹے کی باندی میں

(۲) پوتے کی باندی میں

☆ اگر ان باندیوں میں سے کسی باندی نے بچہ جنا تو یہ بچہ اسکو لازم نہیں ہو گا سوائے بیٹے اور پوتے کی باندی کے

چار اشخاص کو حق حاصل ہے کہ وہ حد قذف کا مطالبہ کریں:

(۱) جب دادا فوت ہو جائے (جب اس پر کسی نے تہمت لگائی ہو)۔

(۲) باپ اور دادا جبکہ باپ فوت ہو جائے۔

(۳)، (۴) بیٹا اور پوتا

☆ اگر ان چار لوگوں میں سے [کوئی تہمت لگانے والا ہو]

(۱) کافر (۲) غلام (۳) مکاتب (۴) مدبر، تب بھی اسے حق حاصل ہے کہ وہ حد قذف کا مطالبہ کرے بشرطیکہ جس پر الزام لگایا گیا ہے وہ آزاد اور مسلمان ہو

چار قسم کے لوگوں کی طرف سے بندہ پر صدقۃ الفطر دینا

واجب ہے:

(۱) نابالغ اولاد

(۲) غلام

(۳) مدبر

(۴) ام ولد

آٹھ قسم کی جنایات ایسی ہیں جن میں عاقلہ پر دیت نہیں

ہو گی:

(۱) قتل عمد

(۲) صلح

(۳) اقرار

(۴) غلطی سے قتل کے علاوہ نقصان پہنچانا

(۵) موضحہ (یہ زخم کی ایک قسم ہے جس کی وضاحت پیچھے گزر چکی

(عنوان میں ۸ کا ذکر تھا تفصیل میں صرف ۵ کا ذکر ہے)

مردار کی آٹھ چیزوں سے نفع اٹھانا جائز ہے:

(۱) سینگ

(۲) بال

(۳)اون

(۴) ہڈی

(۵)پر

(۶) کھال جب اسکو دباغت دے لی جائے

(۷) بعض جانوروں کے بالوں کا نام ہے [وبر]

(۸) کھر

یہ آٹھ چیزیں جن سے نفع اٹھانا جائز ہے ان مردار جانوروں کی ھیں جنکا گوشت کھایا جاتا ہے اور جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، سوائے تین چیزوں کے۔

(۱)انسان

(۲) کتا

(۳)خنزیر

☆ عبدالکریم بن مبارک بن محمد کہتے ہیں گزشتہ بات میں جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ کتے کی کھال پاک نہیں ھوتی اسکو ابن کائس نے اختیار کیا ہے اور یہی ایک روایت حسن بن زیاد سے بھی ہے۔ لیکن جمہور احناف کے نزدیک بندے کی کھال کو جب دباغت دے دی جائے تو پاک ہو جاتی ہے یہ روایت امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر سے بھی منقول ہے

[احناف کا مفتی بہ قول کتے کی کھال کے بارے میں ہے کہ وہ بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے]

آٹھ چیزیں جنکا معاملہ قبضہ کے علاوہ جائز نہیں:

(۱) بیع سلم

(۲) عمری

(۳) بیع صرف

(۴) زیور

(۵) ہبہ

(۶) عطیہ

(۷) صدقہ

(۸) رھن

آٹھ مواقع پر عبد ماذون مجور ہو جاتا ہے۔[یعنی اسکی اجازت باطل ہوتی ہیں]:

(۱) جب غلام بھاگ جائے تو وہ مجور ھو جاتا ہے

(۲) جب اھل حرب اس پر غالب آ جائیں

(۳) جب اسکا آقا فوت ہو جائے

(۴) جب وصی نے اجازت دی یتیم کے غلام کے بارے میں جو اسکی پرورش میں تھا پھر وصی مر گیا یا یتیم فوت ہو گیا تو غلام مجور ھو جائے گا۔

(۵) جب آقا غلام کسی کو ہبہ کر دے اور [فریق ثانی اس موھوب پر قبضہ کر لے]

(۶) اور جب اس پر صدقہ کیا جائے۔[مجور ہو جائے گا]

عدت گزارنے والی پانچ قسم کی عورتوں کے لیے زینت اختیار کرنا منع نہیں ہے:

(۱) طلاق رجعی والی (۲) جو نکاح فاسد کی عدت گزار رہی ہے۔
(۳) نابالغ جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئی (۴) ام ولد جب اسکا آقا اسکو آزاد کر دے یا آقا مر جائے اسپر عدت ہے لیکن زیب وزینت سے بچنا لازم نہیں (۵) کافرہ بیوی کو جب مسلمان خاوند طلاق دے دے۔ اسپر عدت ہو گی لیکن زینت سے اجتناب لازم نہیں،

پانچ چیزیں ایسی ہیں جن میں قاضی کا قاضی کو خط لکھنا جائز نہیں ہے:

قصاص (قتل کی حد) (۲) حدّ زنا، (۳) حدّ القذف [تہمت کی حد] (۴) حدّ السرقہ (۱)
(چوری کی حد) (۵) ڈاکوؤں کی حد (۶) شراب پینے کی حد، [عنوان سے ایک عدد تفصیل میں زائد ہے]

دس الفاظ ایسے ہیں ان سے کفالت مکمل ہو جاتی ہے:

(۱) جب کسی نے کہا، میں فلاں (زید / عمر / عثمان / علی] کی جان کا کفیل ہوں
(۲) یا فلان گردن کا (۳) یا فلان کے چہرہ کا (۴) یا فلاں کے سر کا

(۵) یا اسکے جز کا (۶) یا اسکی روح کا (۷) یا اسکے ہاتھ کا (۸) یا اسکے جسم کا (۹) یا اسکے نصف کا (۱۰) یا اسکے بعض [حصہ] کا [تو کفالت درست تصور ہو گی]

چار چیزوں میں نہ کفالت جائز ہے اور نہ ضمانت:

(۱) جان بوجھ کر جنایت کرنا (۲) حد (۳) عاریۃً [مانگویں چیز] (۴) امانت،

☆ جب ایک شخص نے دوسرے پر دعوی کیا کسی چیز کا، (اور وہ دلیل [گواھی] کے ساتھ دعوی کرے) تو قاضی مدعی علیہ سے کفیل لے گا سوائے دو چیزوں کے

(۱) حد (۲) قصاص

امام ابو حنیفہ کے نزدیک، لیکن صاحبین فرماتے ہیں

قصاص میں بھی کفیل لے، اگر وہ گواہ حاضر کر دے تو [تو بہتر] ورنہ اسکو چھوڑ دے

وکالت تمام کاموں میں جائز ہے سوائے دو کاموں کے:

(۱) حدود (۲) قصاص، اگر اسکو گواہ لانے کیلیئے وکیل بنایا تو جائز ہے، جب قصاص یا حد لازم (واجب) ہو گی تو جس پر قصاص یا حد ہے اسکو پیش کیا جائیگا وہ اپنا قصاص یا حد خود اٹھائیں گے، امام ابو حنیفہ وامام محمد کے نزدیک اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں۔ قصاص اور حد کی وکالت جائز نہیں اور نہ ان چیزوں کے گواہ لانے کی وکالت جائز ہے،

بحمد اللہ ترجمہ کتاب الخصال بروز جمعہ بعد نماز فجر 22/08/25 کو شروع ہوا تھا آج 25/8/25 رات 11:50 بجے تکمیل کو پہنچا، فللہ الحمد والشکر علی هذه التوفيق

طالب دعاء

ڈاکٹر عبدالغنی طارق لدھیانوی،

مدیر واستاذ حدیث جامعہ حمیر اللبنات رحیم یار خان

مختصر حالات (مترجم)

از حمیر الدھیانوی

میرے والد، میرے استاد، میرے شیخ، استاذ حدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہٗ

نام و نسب:

مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی بن حاجی محمد رمضان لدھیانوی بن عبدالرحمٰن لدھیانوی بن نبی بخش لدھیانوی (اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے)۔آمین

خاندانی پس منظر:

میرے والد کے آباؤاجداد کا اصلی وطن بستی اٹھور تحصیل جگراں واں ضلع لدھیانہ تھا۔اور آپکی والدہ زینب بنت نور محمد بن روڑا۔آپ کی نانی فضل بی بی بنت وریام بن نہال۔آپ کی پڑنانی آمنہ بی بی بنت ابراھیم بستی شادی والا نور پورہ ضلع فیروزپور کے رہائشی تھے۔ یہ سب اپنے علاقوں میں زراعت پیشہ تھے۔ تقسیم کے بعد پَر دادا کی زمین انڈیا سے جھنگ کے علاقہ میں منتقل ہو گئی، اور ننھیال والوں کی تلمبہ میں اور بہت ساری زمین کاغذات کی نظر ہو گئی جو نہ مل سکیں۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کے آباؤاجداد لدھیانہ سے ہجرت کر کے حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ آکر آباد ہوئے اور پھر چند سال بعد رحیم یار خان کو اپنا مستقل وطن بنایا۔

☆ والدہ کا خاندان ضلع فیروز پور سے ہجرت کر کے تلمبہ تحصیل میاں چنوں موجودہ ضلع خانیوال سابقہ ضلع ملتان میں آکر آباد ہوئے۔

ہمارے دادا حاجی محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکستان بننے سے قبل ۱۹۴۰ء کو ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ اور ہماری دادی پاکستان بننے سے تقریباً ۲ سال قبل ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئیں۔ ہمارے دادا مرحوم نے مڈل کے بعد ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء دو سال تک جامعہ خیر المدارس ملتان میں تعلیم حاصل کی، جن کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا مفتی عبد الستار صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبد الحق جالندھری رحمہ اللہ تھے۔ بعض اعذار کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور درس نظامی مکمل نہ کر سکے۔

۱۹۶۰ء میں طلب معاش کے سلسلہ میں رحیم یار خان منتقل ہوئے۔ تھوڑا عرصہ مختلف مشاغل میں مشغول رہنے کے بعد ایک نیک صالح بزرگ حاجی حمید الرحمٰن صاحب کے واسطہ سے لیور براد ز پاکستان میں ملازمت اختیار کی اور حاجی حمید الرحمٰن صاحب کی ہی محنت سے تبلیغی جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر بہت جلد دس دن اور چار ماہ لگانے کا موقع ملا اور ان ایام میں تمام بزرگوں اور خصوصاً حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کے بیانات اور زیارت سے مشرف ہوئے اور مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ اور حضرت حاجی عبد الوہاب صاحب کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اور اسی دوران حاجی حمید الرحمٰن صاحب کے واسطہ سے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند) سے سلسلہ بیعت قائم کیا جو حضرت

مرحوم کی حیات تک قائم رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد پاکستان کی مشہور خانقاہ دین پور شریف ضلع رحیم یار خان کے سجادہ نشین حضرت مولانا میاں مسعود احمد صاحب مدظلہ بن حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری رحمہ اللہ بن حضرت مولانا عبدالھادی صاحب رحمہ اللہ (فاضل دارالعلوم دیوبند تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ) بن حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے۔

✵ داداجان کی شادی:

ہمارے داداجان کا نکاح مسنون ۱۹۶۳ء کے اواخر میں ہوا۔ چند افراد پر مشتمل قافلہ حویلی بہادر شاہ سے تلمبہ شہر میں وارد ہوا اور نکاح مسنون کے بعد دلہن کو بیاہ کر پہلے حویلی بہادر شاہ پھر چند دنوں کے بعد وہاں سے رحیم یار خان منتقل کیا۔

داداجان کا ذریعہ معاش:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزرا کہ چند سال لیور برادرز میں گزارنے کے بعد استعفیٰ دے کر چار ماہ کے لیے تبلیغ میں تشریف لے گئے۔ واپسی پر تجارت کو اپنا مشغلہ بنایا۔ ۱۹۶۷ء میں ڈاکخانہ بازار میں ایک مختصر آئرن سٹور قائم کیا۔ پھر ۱۹۷۰ء میں شاہی روڈ رحیم یار خان پر بنام محمد یوسف، محمد رمضان آئرن مرچنٹ کے نام سے منتقل ہوا، اور ۱۹۸۱ء میں سرکلر روڈ رحیم یار خان پر بنام بسم اللہ آئرن سٹور اور پھر کچھ عرصہ بعد کراچی آئرن سٹور کے نام سے تجارت کرتے رہے۔

۲۰۱۶ء میں ضعف اور بیماری کی وجہ سے آئرن سٹور کے کام کو خیر باد کہا پھر رحیم یار خان میں یونائیٹڈ موٹر اور سورج آئل مل کے ساتھ شراکت داری پر تادمِ حیات

کام کرتے رہے۔

دادا جان کی وفات اور وصیت:

دادا جان کی وفات 14 جنوری 2022ء شبِ جمعہ رات دو (۲) بجے ہوئی عشاء کی آخری نماز بھی میں بہوش وحواس ادا کی اور بار بار قبلہ سمت لٹانے کا فرماتے رہے ۔وفات سے چند روز قبل چند وصیتیں تحریرًا بھی اور تقریرًا بھی کیں۔

(۱) میری نماز جنازہ تبلیغی مرکز میں پڑھائی جائے۔(جو کہ بروز جمعہ نماز جمعہ کے فورًا بعد دادا جان کی چاہت کے مطابق ادا کی گئی)۔

(۲) میرا جنازہ میرا بیٹا پڑھائے (ہمارے والد حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی نے حسبِ وصیت ہمارے دادا جان کا جنازہ پڑھایا)۔

(۳) میرے مال میں سے ایک تہائی رحیم یار خان جدید تبلیغی مرکز کی تعمیر میں خرچ کیا جائے۔ جس کی مالیت تقریباً بیس لاکھ پانچ ہزار بنتی تھی جو کہ حسب ضرورت خرچ کی جارہی ہے۔اللہ تعالیٰ دادا جان کے لیے ان کی اس وصیت کو اور ان کی اولاد دَر اولاد کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔(آمین)

والد گرامی کی پیدائش اور تعلیم:

میرے والد گرامی ۱۹۶۵ء کے آخری نصف میں تلمبہ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال میں پیدا ہوئے۔ میرے والد کی پر نانی نے عثمان غنی نام تجویز کیا لیکن میرے پر دادا عبد الرحمٰن صاحب نے عثمان غنی کی بجائے عبد الغنی نام تجویز کیا اور یہی کاغذات میں لکھوایا گیا۔

☆ والد گرامی نے رحیم یار خان کی درجہ حفظ کی مشہور درس گاہ مدرسہ تجوید القرآن ماڈل ٹاؤن (المعروف مدرسہ ڈاکٹر اختر) میں تعلیم قرآن کریم کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے استاد قاری محمد اطہر صاحب سے نورانی قاعدہ اور اڑھائی پارے حفظ کیے۔ ان کے مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے بعد حضرت قاری عمر فاروق عباسی صاحب رحمہ اللہ سے سورۃ الصفّ حفظ کی۔

اسی دوران دادا جان نے اپنے گھر کے قریب رحمان کالونی میں اھل محلہ کے مشورہ سے ایک حفظ کا مدرسہ قائم کیا جس کے انتظامی امور دادا جان خود دیکھتے تھے اور مدرسہ کی مسجد کی اذان بھی والد صاحب کے دادا کے ذمہ تھی۔ اگرچہ وہ اس خدمت کے ساتھ آر سی اے کاٹن فیکٹری (RCA Catton factory) میں ملازمت بھی کرتے تھے۔

پھر مدرسہ تجوید القرآن سے محلہ کی مسجد اور مدرسہ میں قاری مختار احمد صاحب سے کئی پارے حفظ کیے اور ایک بار پھر مدرسہ تجوید القرآن میں حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت مولانا قاری محمد اسلم صاحب اور ان کے بعد حضرت مولانا قاری محمد صدیق صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ بالآخر اختتام قرآن امانت کالونی رحیم یار خان کے ایک نومولود مدرسہ میں سابقہ استاد حضرت قاری مختار احمد صاحب سے کیا۔

اختتام قرآن اور انعام:

میرے دادا مرحوم نے اختتام قرآن مجید کی خوشی میں میرے والد گرامی

مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی صاحب کو ایک سائیکل بطور انعام ہدیہ کیا۔ جس کا تفصیلی ذکر میرے والد کی (آپ بیتی: جلد اوّل) میں موجود ہے۔

حفظ کے بعد گردانِ قرآن مجید:

رحیم یار خان کی سب سے پہلی اور قدیمی درس گاہ مدرسہ جامعہ قادریہ میں داخلہ لے کر حضرت مولانا قاری عظیم بخش حفظہ اللہ سے مسلسل کئی ماہ لگا کر قرآن کریم کو پختہ کیا اور پھر رمضان المبارک میں اپنے محلہ کی مسجد میں تراویح میں پورا قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل کی۔

درس نظامی کی تعلیم کا آغاز:

مدرسہ جامعہ قادریہ میں درس نظامی میں داخلہ لے کر پہلے ہی سال فارسی کتب کی تعلیم حاصل کی۔ جس میں:

(اوّل) کریما سعدی (ثانی) نام حق (ثالث) بدائع منظوم

(رابع) پند نامہ للشیخ عطار رحمہ اللہ (خامس) قاضی ثناءاللہ رحمہ اللہ کی مالابد منہ

(سادس) گلستان سعدی

یہ کتب جن اساتذہ سے پڑھی ان کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی المعروف پیر صاحب رحمہ اللہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان

(۲) مدیر ادارہ حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب نقشبندی رحمہ اللہ

(۳) ناظم ادارہ حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن صاحب سراجی حفظہ اللہ

(۴) حضرت مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخلہ:

پاکستان کی مشہور دینی درس گاہ جسے ثانی دیوبند کہا جاتا تھا۔ دادا جان نے اعلی تعلیم کے لیے وہاں داخلہ دلوایا ہے، سال اوّل درجہ اولیٰ، سال ثانی درجہ ثانیہ کی کتب پڑھیں۔ جن میں سے علم النحواور ھدایۃ النحو مولانا عبدالغفور صاحب رحمہ اللہ سے، اور علم الصرف اور علم الصیغہ حضرت مولانا رشید احمد رشیدی صاحب سے اور مختصر قدوری فاضل مظاہر العلوم تلمیذ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا مختار احمد صاحب سے پڑھی۔ کچھ دیگر اسباق دیگر اساتذہ کرام جن میں حضرت مولانا مطیع الرحمٰن بن شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری رحمہ اللہ سے حضرت مولانا قاری محمود صاحب جھنگوی مدظلہ سے بھی استفادہ کیا۔

نیز مدیر ادارہ فاضل دیوبند حضرت مولانا حبیب اللہ رشیدی بن مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب کے بیانات اور مجاہدانہ کارناموں سے بھی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اور انہی دو سالوں میں رائیونڈ سے آنے والے دورہ حدیث کے طلباء کی محنت سے تبلیغی جماعت میں ۲۴ گھنٹے کی ترتیب پر جانے کا موقع بھی بار بار ملا۔ پھر جامعہ رشیدیہ کے اچانک حالات کے خراب ہونے کی وجہ سے جامعہ رشیدیہ کو الوداع کہا۔

جامعہ مخزن العلوم خانپور میں داخلہ:

درجہ ثالثہ کیلئے جامعہ مخزن العلوم خانپور کا انتخاب کیا گیا۔ جہاں

(۱) حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب سے شرح تہذیب

(۲) حضرت مولانا محمد قاسم دین پوری رحمہ اللہ سے کافیہ اور ترجمہ قرآن مجید و کنز الدقائق

(۳) حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب سے اُصول الشاشی

(۴) حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درخواستی فاضل دیوبند سے نفحۃ العرب پڑھی۔ دیگر اساتذہ کرام سے بھی استفادہ کا موقع ملا۔ حافظ الحدیث والقرآن، قطب وقت، ولی کامل مرشد العلماء حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب رحمہ اللہ کی روز روز زیارت اور ہر جمعہ کے دن بیان سے جان و دل منور کرتے رہے۔

☆ جامعہ مخزن العلوم میں جمعیت طلباء اسلام جو جمعیت علماء اسلام کی ایک فرع ہے، اس میں کام کرنے کا موقع ملا، لاہور شیرانوالہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی مسجد اور مدرسہ میں سالانہ اجلاسوں میں شرکت کا موقع ملا، اور تحصیل خانپور کے ناظم نشرواشاعت مقرر ہوئے، مدارس کے سالانہ جلسوں میں شرکت اور بیانات کے مواقع بھی میسر آئے۔

جامعہ قادریہ رحیم یار خان میں داخلہ:

نئے تعلیمی سال میں ایک دفعہ پھر جامعہ میں سابقہ اساتذہ کی زیر سرپرستی داخلہ لیا اور بقیہ کتب:

(۱) شرح الوقایہ (۲) ھدایہ (۳) شرح جامی
(۴) شرح ابن عقیل (۵) مشکٰوۃ (۶) نورالانوار
(۷) مقامات حریری (۸) تفسیر جلالین

اور موقوف علیہ کی تمام کتب اسی ادارے میں پڑھیں۔اساتذہ کرام میں:

(۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی صاحب رحمہ اللہ آف موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان

(۲) حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن سراجی مدظلہٗ

(۳) حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب لودھروی رحمہ اللہ

جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ:

دورہ حدیث کے لیے اساتذہ کرام کے مشورہ سے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ کا امتحان دے کر امتحان پاس کر کے داخلہ لیا۔ جہاں بڑے بڑے جبال علم سے سال بھر استفادہ کا موقع ملا۔

(۱) شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے الجامع الصحیح للامام بخاری اوّل اور ثانی مکمل پڑھی۔

(۲) جامع المعقول والمنقول استاد حدیث و تفسیر کتب کثیرہ و عجیبہ کے مؤلف حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی البازی رحمہ اللہ سے الجامع الترمذی جلد اوّل والثانی، شمائل ترمذی مکمل پڑھی۔السنن النسائی، السنن لابن ماجہ والموطا لامام مالک والموطا لامام محمد میں سے بعض اجزاء پڑھے۔

(۳) افہام و تفہیم کے بادشاہ تلمیذ حضرت تھانوی رحمہ اللہ و حضرت مدنی رحمہ اللہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ بن مفتی محمد حسن رحمہ اللہ سے شرح معانی الآثار للطحاوی کا کچھ حصہ پڑھا۔

(۴) ولی کامل، صوفی باصفا، سلسلہ تھانوی کے پیرو مرشد حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن لابی داؤد جلد اوّل وثانی مکمل پڑھی۔

(۵) جامع الصفات، خطیبِ ادیب حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی بن مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ سے الجامع الصحیح للامام مسلم کا ابتدائی حصہ پڑھا اور ۱۹۸۶ء میں فراغت پائی۔

سالانہ امتحان اور اس کا نتیجہ:

سال کے اختتام پر جامعہ اشرفیہ لاہور کا سالانہ امتحان ہوا، جس میں والد محترم نے اچھے نمبر حاصل کیے۔

جامعہ کا سالانہ نتیجہ (سال ۱۴۰۶ ہجری، الموافق ۱۹۸۶ء)

رقم	مادہ	رقم المحصّلہ
۱	الجامع الصحیح للبخاری	25
۲	الجامع الصحیح للمسلم	۹۹
۳	الجامع للترمذی	۹۵
۴	السنن لابی داؤد	۱۰۰
5	شرح معانی الآثار	95
6	السنن للنسائی	99

7	السنن لابن ماجہ	95
8	الشمائل للترمذی	100
9	مؤطا لامام مالک	65
10	المؤطا لامام محمد	65
مجموع		۸۷۰
درجہ		جیّد جداً

اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان ۱۴۰۶ ہجری ، الموافق ۱۹۸۶ء میں شرکت کی اور درجہ جیّد میں پاس ہوئے۔

وفاق المدارس کا سالانہ نتیجہ:

رقم	مادہ	رقم المحصّلہ
۱	الجامع الصحیح للبخاری	۴۳
۲	الجامع الصحیح للمسلم	۴۰
۳	الجامع للترمذی	۴۳
۴	السنن لابی داؤد	۷۰
۵	السننان مع الشمائل	۴۷
6	المؤطا مع الطحاوی	58
مجموع		۳۰۱
درجہ		جیّد

جامعہ نصرۃ العلوم (گوجرانوالہ) میں داخلہ:

جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورہ حدیث کا امتحان دیتے ہی والد محترم دورہ تفسیر کیلئے گوجرانوالہ جا پہنچے، اپنے وقت اور اپنی صدی کے عظیم محدث و مفسر تمام باطل کے رد میں علمی کتب کثیرہ تصنیف کرنے والے امام اہل سنت تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ سے مکمل دورہ تفسیر پڑھا، اور ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۶ ہجری کو سند فراغت لیکر واپس وطن روانہ ہوئے۔

رحیم یار خان اسٹیشن پر استقبال:

اہل رحیم یار خان ہیں ہمارے دادا مرحوم اور رحیم یار خان شہر تبلیغی مرکز کے امیر صوفی بشیر احمد صاحب و دیگر اہل مرکز نے استقبال کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

دورہ صرف کیلئے بحر العلوم توحید آباد میں داخلہ:

دورہ صرف مدرسہ عربیہ بحر العلوم، توحید آباد، رحیم آباد، صادق آباد تحصیل کے ایک گاؤں میں داخلہ لیکر پورے چالیس روز دال کھا کر دورہ صرف پڑھا، میرے والد محترم فرماتے ہیں پڑھائی بھی خوب تھی، پڑھائی کا ماحول بھی خوب تھا، استاد محترم مولانا نصر اللہ خان صاحب رحمہ اللہ میں اولیاء اللہ والی تمام صفات دیکھائی دیتی تھیں، اہتمام نماز، ذکر واذکار، تلاوت، سادگی، توکل علی اللہ، حسن اخلاق، اکرام ضیوف، لیکن استاد محرم کے عقائد درست نہ تھے عقیدتاً وہ مماتی تھے۔ مولانا محمد یوسف مماتی دارالعلوم عثمانیہ (رحیم یار خان) والوں کے ہم درس

تھے۔ اور یہ دونوں ایک بڑے مماتی مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب بدر العلوم والے کے شاگرد تھے۔ اور مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب نے اپنا سابقہ صحیح عقیدہ بلاوجہ چھوڑ کر اہل سنت کے خلاف مماتیت کا عقیدہ بلا دلیل قبول کیا، اپنے ساتھ انہوں نے دوسروں کی آخرت بھی خراب کی۔

اندرون ملک ایک سال کا سفر:

۱۹۸۶ء بائیس رمضان المبارک کو گھر پہنچے، عید کے فوراً تبلیغی جماعت والوں نے سال کیلئے پھر چلہ کیلئے تیار کرنا شروع کر دیا، دادا جان کی چاہت بھی یہی تھی کہ میرا بیٹا سال لگالے۔ چلہ کیلئے جانا ہوا تو سال لگا کر واپسی ہوئی، اس سفر میں ملک کے کونے کونے تک جانے کا موقع ملا، عجم کے بعد یہیں عرب ضیوف کے ساتھ بھی اسفار کا موقع ملا، جس کی وجہ سے عربی بولنے میں والد صاحب کو اچھی مہارت حاصل ہو گئی، بلکہ اگر کبھی خطبہ دیں تو آواز اور انداز سے یوں لگتا ہے جیسے کوئی شیخ خطبہ دے رہا ہے۔

والد صاحب کی شادی خانہ آبادی:

۱۹۸۷ء رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع پر حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نے نکاح پڑھایا، اور پھر سترہ نومبر بروز جمعہ کو ایک خوش نصیب دلہن ایک خوش نصیب دلہا کے گھر رخصت ہو کر آئی دین و متین کے تمام شعبوں میں ان کی معاون بنی۔

جامعہ قادریہ میں تدریس:

اگرچہ میرے دادا جان حاجی محمد رمضان صاحب رحمہ اللہ کا کاروبار لوہے کا تھا ،آئرن سٹور جس پر ،T-R، گاڈر، سریا، زرعی آلات دستیاب ہوتے تھے لیکن دادا جان نے حکماً یہ فرمایا کہ صبح سے دن بارہ بجے تک اسباق پڑھائیں تاکہ جو پڑھا ہے یاد رہے اور لوگوں کو اس کا فائدہ پہنچے ،اس لیے ۱۹۸۷ء نومبر سے لے کر تقریباً ۲۰۰۰ء تک جامعہ قادریہ میں مختلف اسباق کی تدریس کی۔

عربی فاضل کا امتحان:

والد صاحب نے جامعہ قادریہ کے ایام تدریس میں استاد محترم حضرت خواجہ پیر صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے چند طلباء و علماء نے عربی فاضل کا امتحان دیا اور مسلسل امتحانات دلوایا جاتا تھا، والد صاحب نے بھی ۱۹۹۰ءہیں بہاولپور بورڈ سے امتحان پاس کیا۔

نتیجہ عربی فاضل:

پرچہ اوّل	۴۲
پرچہ ثانی	۵۲
پرچہ ثالث	۴۱
پرچہ رابع	41

پرچہ خامس	46
پرچہ سادس	71
مجموع الدرجات	293

میٹرک کا امتحان:

والد صاحب فرماتے تھے کہ ہمارے استاد محترم صاحبزادہ حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ طلباء کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کی ترغیب بلکہ حکماً تعلیم دلواتے تھے، چنانچہ والد صاحب مدظلہٗ نے ۱۹۹۱ء میں بہاولپور بورڈ سے میٹرک کا ایمان پاس کیا۔

نتیجہ میٹرک:

اُردو	۸۵
اسلامیات	۵۱
پاک سٹڈی	۵۰
جنرل میتھ	٦٦
جنرل سائنس	۵۱
اسلامک سٹڈیز	۸۰
عربی	۵٦
مجموع الدرجات	439

ایم اے اسلامیات کا امتحان:

والد محترم نے اپنے استاد محترم کی ترغیب پر ایام تدریس میں بلوچستان یونیورسٹی سے ۱۹۹۶ء میں ایم۔اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔

نتیجہ ایم اے اسلامیات:

۱	۶۰	۲	۶۶
۳	۴۱	۴	۵۱
۵	۴۱	۶	۴۵
۷	۴۵	۸	۸۵
۹	۴۷	مجموع الدرجات	۴۸۱

والد صاحب نے ایک عرصہ بعد ۲۰۱۷ء میں وفاق المدارس کی سند کی بنیاد پر B.A امتحان اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے پاس کیا۔ جسمیں چند مضامین تھے۔

۱	۶۳
۲	۱۳۲
۳	۷۰
مجموع الدرجات	۲۵۵

لیکر پاس ہوئے کیونکہ صرف تین مضامین لازمی تھے۔

ایم۔اے عربی کا امتحان:

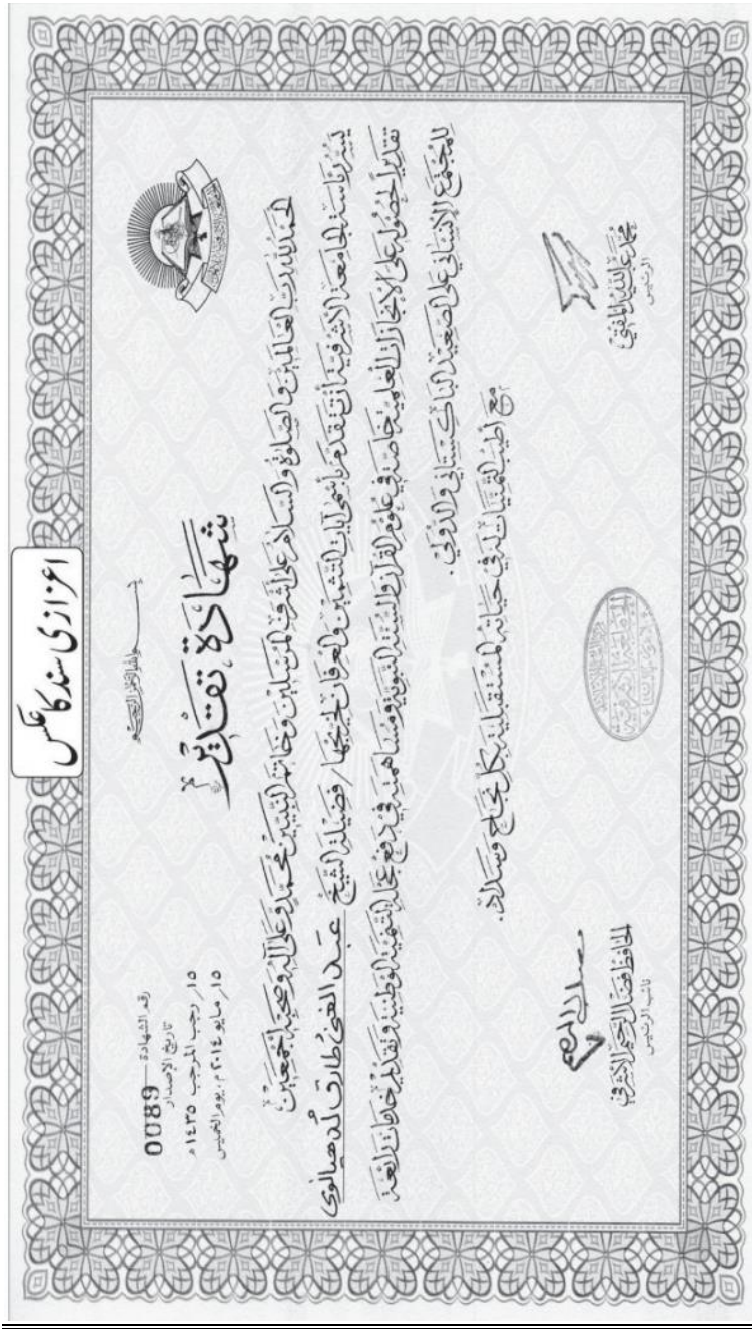
والد صاحب نے ۲۰۱۹ء میں اپنے شوق و رغبت سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور (اسلامیہ یونیورسٹی) میں داخلہ لیکر ایم۔اے عربی کا امتحان دیا، پھر رفع درجات کیلئے دوبارہ امتحان دیا۔

جامعہ اشرفیہ لاہور سے اعزازی سند:

جامعہ اشرفیہ لاہور نے ۱۵ مئی ۲۰۱۴ء بموافق ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۵ ہجری کو ۱۹۴۷ء سے ۲۰۱۴ء تک فضلاء میں سے چند فضلاء کو ان کی حسن کارکردگی مثلاً تصانیف، P.HD، ایم فل، یا دیگر شعبہ جات میں ترقی کرنے پر بُلا کر فضلاء کو اعزازی سند سے نوازا، ان فضلاء کی تعداد تقریباً ۱۵۰ کے قریب تھی۔

جن میں میرے والد گرامی حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی دامت بر کاتہم کو بھی ان کی کثرت تصانیف کیوجہ سے اعزازی سند اور دیگر انعامات سے نوازا گیا والد محترم کی تصانیف کی تعداد ستر سے متجاوز ہے، جن کا ذکر تصانیف کے عنوان کے تحت ذکر کروں گی، اس مجلس میں مفتی اعظم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت بر کاتہم اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور گورنر پنجاب مہمان خصوصی تھے۔

✲ ✲ ✲



اعزازی سند کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رقم الشهادة 0089
تاريخ الإصدار
١٥/ رجب المرجب ١٤٣٥هـ
١٥/ مايو ٢٠١٤م، يوم الخميس

شهادة تقدير

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على أشرف المرسلين وخاتم النبيين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

يسر رئاسة الجامعة الأشرفية أن تتقدم بأسمى آيات التثمين والعرفان لخريجها / فضيلة الشيخ عبد الغنى طارق لدهيالوى

تقديراً لحصوله على الإنجازات العلمية خاصة في علوم القرآن والسنة النبوية ومساهمته في دفع عجلة التنمية الوطنية وتقديم خدمات رائعة

للمجتمع الإنساني على الصعيد الباكستاني والدولي.

مع أطيب التمنيات له في حياته المستقبلية بكل نجاح وسداد.

الحافظ فضل الرحيم الأشرفي
نائب الرئيس

الجامعة الأشرفية

محمد عبيد الله المفتي
الرئيس

والد محترم کے اسفار:

حفظ قرآن مجید کے بعد دوران تعلیم اور تعلیم کے بعد مسلسل والد صاحب کے آج تک اندرون ملک اور بیرون ملک کثرت سے اسفار کئے۔ زندگی کا ایک معتدبہ حصہ اسفار میں گزر گیا۔ اندرون ملک جن شہروں اور قصبات کے سفر کیے ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہاں صرف چند غیر ملکی اسفار کا تذکرہ کروں گی۔

غیر ملکی اسفار:

(۱) والد محترم کا پہلا سفر ۱۹۸۸ء میں مصر کا ہوا جو تقریباً ۶ ماہ پر محیط تھا۔

(۲) دوسرا سفر ۱۹۸۹ء سوڈان کا ہوا۔ جو تقریباً ۲۳ دن پر مشتمل تھا۔

(۳) تیسرا سفر ۱۹۹۳ء میں یمن کا ہوا جو تقریباً ۱ سال کے زائد عرصہ پر محیط تھا۔

(۴) ۱۹۹۳ء میں ابوظہبی کا سفر ہوا، جو قلیل وقت پر مشتمل تھا۔

(۵) ۱۹۹۷ء میں والد صاحب بنگلہ دیش تشریف لے گئے۔ ان کا یہ سفر تقریباً ۴۵ دن پر محیط تھا۔

(۶) پانچواں سفر ۲۰۰۳ء میں ساؤتھ افریقہ کا ہوا۔ جو تقریبا ۵۵ دن پر محیط تھا۔

(۷) ۲۰۰۳ء میں بوٹسوانہ کا ہوا۔ جو چند دن پر مشتمل تھا۔

(۸) ۲۰۰۴ء میں دوبارہ ساؤتھ افریقہ کا سفر کیا جو تقریباً ۴۰ دن پر پر محیط تھا۔ جس میں مولانا احسان اللہ ہزاروی صاحب جو کراچی سے جمعیت علماء اسلام کی سیٹ پر MPA (ایم۔ پی۔ اے) بنے وہ شریکِ سفر رہے۔

(۹) اٹھواں سفر ۲۰۰۷ء میں دبئ، شارجہ، العین، اُمّ قوین کا ہوا۔ جو ۹ دنوں پر مشتمل تھا۔

(۱۰) ۲۰۰۹ء میں دوسری بار چند رفقاء کے ساتھ دوبارہ مصر جانا ہوا، یہ سفر تقریباً ۵ دن پر مشتمل تھا۔

(۱۱) ۲۰۰۹ء میں تیسری بار ایک دفعہ پھر مصر اور قاہرہ کا سفر ہوا جو بہت کم وقت پر مشتمل تھا۔

(۱۲) ۲۰۰۰ء میں افغانستان کا سفر کیا جو چند ایام پر مشتمل تھا۔

(۱۳) ۲۰۱۰ء میں سری لنکا کا سفر ہوا جو بہت تھوڑے دنوں کا تھا۔

(۱۴) ۲۰۱۰ء میں دوبارہ سری لنکا کا سفر درپیش آیا وہ بھی چند ایام پر محیط تھا۔

(۱۵) ۲۰۱۸ء میں ازبکستان، بخارا، ترمذ، سمر قند، تاشقند کا سفر کیا جو پورے آٹھ دن پر مشتمل تھا۔

(۱۶) ۲۰۱۸ء میں ایک سفر استنبول/ترکی کا ہوا جو تقریباً ایک ہفتہ پر مشتمل تھا

❋ ❋ ❋

اسفار حرمین شریفین

والد محترم کو دیگر اسفار سے زیادہ محبوب ترین سفر حرمین شریفین کا ہوتا تھا اور ہوتا ہے۔ جس کیلئے وہ ہر چھوٹے بڑے، غریب و امیر، اپنے اور غیر سے ہر وقت دعاء کی درخواست کرتے رہتے رہے ہیں حتیٰ کہ بعض مرتبہ ایک ایک دن میں کئی کئی دفعہ اپنی والدہ، والد صاحب) اپنی زوجہ یعنی ہماری ماں، اور خود ہم سے یعنی تمام اولاد سے حرم شریف کی حاضری کی دعاء کا کہتے رہتے ہیں۔

شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو بہت دفعہ اپنے گھر اور نبی کریم ﷺ کے در بلوایا، اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ سے امید ہے بلکہ قوی امید ہے کبھی بھی میرے والد محترم کو اپنے گھر کی حاضری سے محروم نہ فرمائیں گے۔

☆ اہل ایمان کے شوق اور ذوق کی خاطر چند اسفار حرم شریف کا ذکر کر دیتی ہوں و گرنہ یہ اسفار ان شاء اللہ موت تک جاری و ساری رہیں گے، اللہ تعالیٰ جاری رکھے کبھی بھی محروم نہ فرمائے۔

(۱) حرمین شریفین کا پہلا سفر ۱۹۸۹ء میں حج کا نصیب ہوا۔

(۲) حرمین شریفین کا دوسرا سفر ۱۹۹۴ء برائے حج مقدر ہوا۔

(۳) حرمین شریفین کا تیسرا سفر ۱۹۹۷ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۴) حرمین شریفین کا چوتھا سفر ۲۰۰۰ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۵) حرمین شریفین کا پانچواں سفر ۲۰۰۸ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۶) حرمین شریفین کا چھٹا سفر ۲۰۰۹ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۷) حرمین شریفین کا ساتواں سفر ۲۰۱۰ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۸) حرمین شریفین کا آٹھواں سفر ۲۰۱۱ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۹) حرمین شریفین کا نواں سفر ۲۰۱۲ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۱۰) حرمین شریفین کا دسواں سفر ۲۰۱۳ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۱۱) حرمین شریفین کا گیارھواں سفر ۲۰۱۴ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۱۲) حرمین شریفین کا بارھواں سفر ۲۰۱۴ء برائے حج مقدر ہوا۔

(۱۳) حرمین شریفین کا تیرھواں سفر ۲۰۱۵ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۱۴) حرمین شریفین کا چودھواں سفر ۲۰۱۵ء برائے حج مقدر ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ۲۰۱۴ء اور ۲۰۱۵ء میں دو دو سفر نصیب فرمائے۔

(۱۵) حرمین شریفین کا پندرھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۶) حرمین شریفین کا سولہواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۷) حرمین شریفین کا سترھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۸) حرمین شریفین کا اٹھارھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۹) حرمین شریفین کا انیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۲۰) حرمین شریفین کا بیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والد گرامی کو رب جلیل نے ۲۰۱۶ء میں چھ سفر نصیب فرمائے۔(اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ)

(۲۱) حرمین شریفین کا اکیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۲) حرمین شریفین کا بائیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۳) حرمین شریفین کا تئیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۴) حرمین شریفین کا چوبیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۵)　حرمین شریفین کا پچیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۲۶)　حرمین شریفین کا چھبیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۷) حرمین شریفین کا ستائیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

۲۰۱۷ء میں بھی والد محترم پر رب ذوالجلال کا کرم ہوا، والد محترم کو سات (۷) سفر نصیب ہوئے۔

(۲۸)　حرمین شریفین کا اٹھائیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۹)　حرمین شریفین کا انتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۳۰)　حرمین شریفین کا تیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۳۱)　حرمین شریفین کا اکتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۳۲)　حرمین شریفین کا بتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۳۳) حرمین شریفین کا تینتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

۲۰۱۸ء میں رب کے فضل و کرم سے میرے والد گرامی کو چھ (۶) سفر نصیب ہوئے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، ان اسفار میں مزید اضافہ فرمائے۔

(۳۴) حرمین شریفین کا چونتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۵) حرمین شریفین کا پینتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۶)　حرمین شریفین کا چھتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۷) حرمین شریفین کا سینتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۸) حرمین شریفین کا اڑتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے حج مقدر فرمایا۔

(۳۹)　حرمین شریفین کا انتالیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۰)　حرمین شریفین کا چالیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

خالق ارض وسماء نے ۲۰۱۹ء میں بھی سات (۷) سفر مقدر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے، مزید اضافہ فرمائے۔

(۴۱) حرمین شریفین کا اکتالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۲) حرمین شریفین کا بیالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۳) حرمین شریفین کا تنتالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

اس سال کرونا کیوجہ حج معطل کر دیا گیا تھا۔

(۴۴) حرمین شریفین کا چوالیسواں سفر ۲۰۲۱ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۵) حرمین شریفین کلپنتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۶) حرمین شریفین کا چھیالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۷) حرمین شریفین کا سنتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۸) حرمین شریفین کا اڑتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۹) حرمین شریفین کا انچاسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۰) حرمین شریفین کا پچاسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۵۱) حرمین شریفین کا اکاونواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۲) حرمین شریفین کا باونواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۳) حرمین شریفین کا ترپنواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۴) حرمین شریفین کا چونواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۵) حرمین شریفین کا پچپنواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۶) حرمین شریفین کا چھپنواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

والد محترم کو ۲۰۲۲ء میں اللہ تعالیٰ نے بارہ (۱۲) اسفار حرم کے نصیب فرمائے۔

(۵۷) حرمین شریفین کا ستاونواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۵۸) حرمین شریفین کا اٹھاونواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۹) حرمین شریفین کا انسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۰) حرمین شریفین کا ساٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۱) حرمین شریفین کا اکسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۲) حرمین شریفین کا باسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۶۳) حرمین شریفین کا تریسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۶۴) حرمین شریفین کا چونسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۵) حرمین شریفین کا پینسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۶) حرمین شریفین کا چھیاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۷) حرمین شریفین کا ستاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

سال ۲۰۲۳ء میں رب تعالیٰ کے فضل سے حرم شریف کے گیارہ (۱۱) اسفار نصیب ہوئے۔

(۶۸) ۲۰۲۴/۰۱/۳۰ء حرمین شریفین کا اڑسٹھواں سفر ۲۰۲۴ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

تالیفات و تصانیف:

والد محترم نے تدریس، تبلیغ، مناظرہ، اسفار کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے تصنیفی میدان میں بھی خوب کام کیا ہے۔ بقول حضرت والد صاحب کے کہ درجہ خامسہ اور سادسہ میں شوق مناظرہ کے ساتھ ساتھ تصنیف کا

ذوق بھی پیدا ہو گیا تھا۔ انہی دو سالوں میں دو رسالے تصنیف کیے۔

(۱) اعلیٰ حضرت کے کارنامے

(۲) الدلائل القوية في اثبات حياة النبويةﷺ

پھر اس کے بعد مسلسل تدریس، اسفار، تصانیف کا مشغلہ رہا جو کہ آج بوقت تحریر ۲۰۲۳/۱۲/۲۶ء تک جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ تمام خیر کے کاموں کو موت تک کرتے رہنے کی توفیق، ہمت، جذبہ، شوق و ذوق نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت والد محترم کی تصانیف کا تذکرہ مختصراً انداز میں نقل کر رہی ہوں تفصیلات والد صاحب کی آپ بیتی جلد اوّل، ثانی، ثالث، رابع اور جلد خامس زیر ترتیب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

مطبوعہ تصانیف:

(۱) انوار السنن شرح الجامع السنن الترمذی [ناشر: زم زم پبلشرز کراچی]

(۲) بنیادی فقہی احکام (ترجمہ تسہیل الضروری: دو جلد) [ناشر: ادارۃ القرآن کراچی]

(۳) بستان الصالحين (عربی) [ناشر: مطبع البركاتی شارع ستين، مكة المكرمه]

(۴) رسول اکرم ﷺ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبہ الامۃ رحیم یار خان]

(۵) صالحینؒ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبہ الامۃ

رحیم یار خان]

(۶) رسول اکرم ﷺ کی مسکراہٹیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبہ الامۃ رحیم یار خان]

(۷) صحابہ کرامؓ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبہ الامۃ رحیم یار خان]

(۸) اصلی زاد الداعی (عربی، اردو) [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۹) دس گناہگار عورتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۱۰) گیارہ گناہگار جماعتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

یہ کتاب فارسی ترجمہ کے ساتھ ایران سے بھی کئی بار طبع ہوئی۔

(۱۱) تنبیہ المسلمین (ترجمہ) منبہات ابن حجر رحمہ اللہ [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبہ الامۃ، رحیم یار خان]

(۱۲) شادی کی پہلی دس راتیں [ناشر: ہندوپاک کے مکتبات]

(۱۳) متفقہ فیصلہ [ناشر: مرکز اہل سنت و دیگر]

(۱۴) محبت کا پہلا جھٹکا [ناشر: مکتبۃ الامۃ، رحیم یار خان]

(۱۵) خطبات صفدر ۲ جلد [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، و دار الکتاب لاہور]

(۱۶) تباہی کے ستر راستے (ترجمہ) الکبائر للذہبی رحمہ اللہ [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۱۷) سرتاج محدثین (ترجمہ) الخیرات الحسان لابن حجر مکی رحمہ اللہ [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبۃ الامۃ]

(۱۸) شان ابی حنیفہ رحمہ اللہ (ترجمہ) تبیض الصحیفہ للسیوطی

رحمہ اللہ[ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور ومکتبۃ الامۃ]

(۱۹) امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ (ترجمہ) المواہب الشریفہ للشیخ بلند شہری رحمہ اللہ[ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور ومکتبۃ الامۃ]

(۲۰) جنت اور اسکے حسین مناظر (ترجمہ) صفۃ الجنّۃ لابی نعیم رحمہ اللہ[ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۱) منتخب کنز العمال[ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۲) مسائل عشر[ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۳) صالحین کا انداز سخاوت (ترجمہ) الجود والکرم[ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۴) اعمال صالحہ پر کیا ملے گا؟ (ترجمہ) الترغیب فی فضائل الاعمال والثواب ذالک[ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۵) آپ بیتی جلد اوّل/ثانی[ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۶) فضائل کا نچوڑ (ترجمہ) لباب الحدیث للسیوطی رحمہ اللہ[مکتبہ مکیہ لاہور]

غیر مطبوع کمپوز شدہ:

(۱) دموع الصحابہ رضی اللہ عنہم (عربی)

(۲) دموع مصطفیٰ ﷺ (عربی)

(۳) تبسمات رسول ﷺ (عربی)

(۴) حکم المسح علی الجور بین (عربی)

(۵) آرائیں علماء کی دینی وسیاسی خدمات
(۶) اعلیٰ حضرت کے کارنامے
(۷) الدلائل القوية في اثبات حياة النبويہ ﷺ
(۸) بھوک کے فوائد (ترجمہ) الجوع لابن ابی الدنیا رحمہ اللہ
(۹) جہنم کے ھولناک مناظر (ترجمہ) صفة النار لابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰) بستان السلوک (ترجمہ) تحفة الملوک
(۱۱) بقیع میں مدفون صحابہ رضی اللہ عنہم (ترجمہ) الاصابة
(۱۲) نور الایمان فی خلاصة القرآن
(۱۳) آپ بیتی جلد ۳
(۱۴) آپ بیتی جلد ۴
(۱۵) الاستعداد لیوم الحساب (عربی)
(۱۶) کلام خدا بزبان مصطفی ﷺ (ترجمہ) الاحادیث القدسیہ
(۱۷) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

مسوّدات غیر کمپوز شدہ:

(۱) فتح الاسرار شرح معانی الآثار، للحطاوی رحمہ
(۲) کاروان مدنی رحمہ اللہ
(۳) تذکرہ علماء رحیم یار خان
(۴) فتاویٰ لدھیانوی

(۵) حُسنِ اخلاق (ترجمہ) مکارم الاخلاق للعلامہ الخرائطی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) مرنے کے بعد کیا ہو گا؟ (ترجمہ) البعث والنشور للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) تربیت خواتین (ترجمہ) ادب النساء

(۸) تنویر الایمان فی دروس القرآن/۳جلد

(۹) انوار الایمان فی تفسیر القرآن/جلد اوّل

(۱۰) اکابر کا ذوقِ حج وعمرہ

(۱۱) اکابر کا ذوقِ نکاح

(۱۲) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

(۱۳) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

(۱۴) مختصر سیرت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱۵) مختصر سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۱۶) مختصر سیرت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

(۱۷) مختصر سیرت حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۱۸) مختصر سیرت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما

(۱۹) مختصر سیرت حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما

(۲۰) مختصر سیرت حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

(۲۱) مختصر سیرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

دیگر علماء سے لکھوائی کتب:

والد محترم کی عادت میں سے ایک بہت عمدہ عادت یہ ہے کہ جس کارِ خیر میں خود مشغول ہوتے ہیں اپنے دوستوں و احباب کو بھی ان کاموں کے کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، مثلاً تبلیغ میں وقت لگانے کی، کثرت سے حج و عمرہ کرنے کی، تصنیف و تالیف کی، اجازت حدیث والد محترم کی ترغیب و تحریض سے جو کتب لکھی گئیں وہ یہ ہیں:

(۱) عطاء الباری شرح بخاری لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۲) عطاء المنعم شرح مسلم لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۳) صراط مستقیم کورس لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ [مکتبہ حمیراء و مکتبہ اُمۃ]

(۴) فقاہت ابی حنیفہ، لمولانا خدا بخش صاحب [مکتبہ حمیراء و مکتبہ اُمۃ]

(۵) چہل حدیث: حصہ اوّل، ثانی، ثالث لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ [مکتبہ حمیراء]

اجازات احادیث:

والد محترم حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی حفظہ اللہ کی اکابر کی زیارت اور ان سے اجازت حدیث لینے کا بہت شوق تھا اور ہے جس کا اندازہ ان کی آپ بیتی پڑھنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ جس کے لیے وہ طویل سفر سے بھی گھبراتے نہیں ہیں

اساتذہ حدیث:

جن اکابر و مشائخ حدیث سے والد محترم صاحب مدظلہٗ نے کتب احادیث

مستقل اور باالاستیعاب پڑھیں پہلے ان کا ذکر پھر مجیزین کی فہرست نقل کروں گی:

(۱) محدث و مفسر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن محدث و مفسر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے..........الجامع الصحیح (للامام البخاری رحمہ اللہ) اوّل وثانی مکمل پڑھی۔

(۲) خطیب و ادیب مفسر قرآن حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی رحمہ اللہ بن حضرت مولانا مفتی محمد حسن امر تسری رحمہ اللہ بانی جامعہ اشرفیہ سے......... الجامع الصحیح (للامام مسلم رحمہ اللہ) پڑھی۔

(۳) العالم الجلیل المحقق المحدث المفسر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی رحمہ اللہ سے......الجامع (للامام الترمذی رحمہ اللہ) کامل مکمل پڑھی۔

(۴) ہ الشمائل (للامام الترمذی رحمہ اللہ) مکمل ثالث الذکر سے پڑھی۔

(۵) السنن (للامام النسائی رحمہ اللہ)

(۶) السنن (لابن ماجہ رحمہ اللہ)

(۷) المؤطاء (للام مالک رحمہ اللہ)

(۸) المؤطاء (للامام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ)

مذکورہ چار کتب کے بعض الاجزاء، ابواب، روایات، ثالث الذکر شیخ سے سماعت کیے۔

(۹) عالم باعمل، صوفی باصفا، محدث، حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن (للامام ابی داؤد رحمہ اللہ) مکمل پڑھی۔

(۱۰) العالم الفطین، العلامۃ الفہامہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ صاحب بن حضرت مولانا مفتی حسن امرتسری رحمہ اللہ (بانی جامعہ اشرفیہ) سے شرح معانی الآثار (للامام الطحاوی المصری رحمہ اللہ) پڑھی۔

✲ ✲ ✲

فہرست اسماءالمجیزین من علماء باکستان

(۱) الشیخ المحدث المفسرمحمدسرفرازخان صفدررحمہ اللہ[گوجرانوالہ]

(۲)الشیخ فضل الرحیم بن مفتی محمد حسن امر تسری رحمہ اللہ [لاہور]

(۳) الشیخ در محمدرحمہ اللہ [مخدوم عالی لودھراں]

(۴) الشیخ عبد الرزاق[شجاع آباد]

(۵) الشیخ خان محمد[جلال پور پیر والا]

(۶) الشیخ محب النبی[لاہور]

(۷) الشیخ سیف الرحمٰن المہند ثم المکی[لاہور]

(۸) الشیخ محمد عثمان کاندھلوی [لاہور]

(۹) الشیخ محمد طارق جمیل[تلمبہ]

(۱۰) الشیخ محمد نواز[حنفیہ قادریہ ، ملتان]

(۱۱) الشیخ محمد عابد[خیر المدارس ، ملتان]

(۱۲) الشیخ عبد الرؤف ہالیجوی[بنوری ٹاؤن،کراچی]

(۱۳) الشیخ شفیق الرحمٰن کشمیری[بنوری ٹاؤن،کراچی]

(۱۴) الشیخ اسعد زکریا[بنوری ٹاؤن،کراچی]

(١٥) الشیخ محمد ادریس سومرو[کنڈیارو ، السند]
(١٦) الشیخ عبد الباقی[کنڈیارو ، السند]
(١٧) الشیخ عبد الرؤف ربانی[رحیم یار خان]
(١٨) الشیخ محمد فاروق حیدری[رحیم یار خان]
(١٩) الشیخ جان محمد را جپر[کلفٹن ، کراچی]
(٢٠) الشیخ صالح محمد[مفتاح العلوم، حیدر آباد]
(٢١) الشیخ عبد الرحمٰن زور جمالی[عمر کوٹ ، السند]
(٢٢) الشیخ جلال الدین جمالی[نواب شاہ ، السند]
(٢٣) الشیخ محمدسلیم اللہ خان[کراچی]
(٢٤) الشیخ مفتی اکبر علی الصوفی[کراچی]
(٢٥) الشیخ مطلع الانوار[چار سدہ ، پشاور]
(٢٦) الشیخ دکتور عبد الحلیم نعمانی چشتی [کراچی]
(٢٧)الشیخ علاء الدین[ڈیرہ اسماعیل خان]
(٢٨) الشیخ محمد مجاہدخان [نوشہرہ ،پشاور]
(٢٩) الشیخ دکتور خالد محمود[بریطانیہ]
(٣٠) الشیخ محمد نافع[جھنگ]
(٣١) الشیخ خان محمد[کندیاں ، میانوالی]
(٣٢) الشیخ جاوید اقبال[یزمان ، بہا و لپور]

(۳۳)الشیخ محمدادریس انصاری[صادق آباد،رحیم یارخان]
(۳۴)الشیخ محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]
(۳۵)الشیخ خلیل اللہ بن محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]
(۳۶) الشیخ دکتور فخر الدین الغلانی[رحیم یار خان]
(۳۷)الشیخ مفتی محمد تقی عثمانی[کراچی]
(۳۸)الشیخ محمد یاسین پسروری[پسرور]
(۳۹) الشیخ المقری اللہ داد[کراچی]
(۴۰) الشیخ عبد الوھاب[سکھر ، سندھ]
(۴۱) الشیخ مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی[خانپور، رحیم یار خان]
(۴۲)الشیخ مفتی رضاء الحق[جنوبی افریقہ]
(۴۳)الشیخ عبد الرحمٰن (المعروف تھا نہ بابا جی)[تخت بھائی مردان]
(۴۴)الشیخ سیّد سَیْد (المعروف شوڈا کو بابا جی) [شیر پاؤ، چار سدہ]
(۴۵)الشیخ محمد معتمد باللہ(المعروف جان باباجی) [شیر پاؤ، چارسدہ]

(۴۶) الشیخ محمد ادریس[اکوڑہ خٹک ، سرحد]
(۴۷)الشیخ فضل محمو د(شبقدر،نیو میتھرہ)[چارسدہ]
(۴۸)الشیخ عبد الحلیم (المعروف دیر باباجی)[اکوڑہ خٹک]
(۴۹) الشیخ محمد سعید ہاشمی افغانی ثم المدنی[مدینہ منورہ]
(۵۰) الشیخ مفتی شیر محمد علوی[لاہور]
(۵۱) الشیخ ندیم احمد القاسمی (فاضل دیوبند)[فیصل آباد]
(۵۲) الشیخ مفتی فضل احمد قادری[ملتان]
(۵۳)الشیخ مفتی محمد عمر فاروق[ملتان]
(۵۴)الشیخ مفتی غلام مصطفیٰ[اوکاڑہ]
(۵۵)الشیخ محمد احسان الحق[رائے ونڈ ، لاہور]
(۵۶) الشیخ السید مفتی جاوید حسین شاہ[فیصل آباد]
(۵۷)الشیخ السید عبد الرشید رشیدی[اوکاڑہ ، دیپالپور]
(۵۸)الشیخ منیر احمد جالندھری[ملتان]
(۵۹) الشیخ فضل الرحمٰن دھرم کوٹی[خانقاہ ، بہاولپور]
(۶۰) الشیخ منظور احمد نعمانی[ظاہر پیر ، رحیم یار خان]
(۶۱) الشیخ المقری محمود[خیر المدارس ، ملتان]
(۶۲) الشیخ ظہور احمد علوی[اسلام آباد]

(۶۳) الشیخ حافظ عبد الرزاق[خانقاہ دامان با باجی ، پشاور]
(۶۴) الشیخ معاذ الرحمٰن بن محمد آصف [رحیم یار خان]
(۶۵) الشیخ محمد عطاء المنعم[رحیم یار خان]
(۶۶) الشیخ عبد الرشید اویسی[رحیم یار خان]
(۶۷)الشیخ عبد الہادی[جتوئی]
(۶۸) الشیخ عبد القیوم نیازی (احیاء العلوم)[لاہور]
(۶۹) الشیخ مفتی محمد عبد اللہ بن مفتی عبد الستار[ملتان]
(۷۰)الشیخ محمد عزت اللہ بن پیر محمد[مستونگ ، قلات]
(۷۱) الشیخ سیف اللہ[سرائے نورنگ]
(۷۲)الشیخ قاضی عبد الرشید[راولپنڈی]
(۷۳)الشیخ منیراحمد منور[باب العلوم کہروڑ پکا]
(۷۴)الشیخ مفتی سعید اللہ شاہ[پشاور]
(۷۵)الشیخ مفتی محمد قاسم بن الشیخ بجلی گھر[پشاور]
(۷۶)الشیخ المقری محمد حنیف جالندھری[ملتان]
(۷۷)الشیخ ظفر احمد (بنوری ٹاؤن)[کراچی]
(۷۸)الشیخ ہدایت اللہ کسّووال[ساہیوال]
(۷۹) الشیخ خدا بخش حقانی (چوک منڈا)[لیّہ]

(۸۰)الشیخ لطف اللہ حقانی[پشاور]

(۸۱) الشیخ ارشد الحسینی قاضی[اٹک]

(۸۲)الشیخ عبدالقادر السندی[خیر پوری]

(۸۳)الشیخ السیدچراغ الدین شاہ[راولپنڈی]

(۸۴)الشیخ انوار الحق [حقانیہ ،اکوڑہ خٹک]

(۸۵)الشیخ ، المقری محمود احمد (خیر المدارس)[ملتان]

(۸۶) الشیخ عبید اللہ خضداری[خضدار ، بلوچستان]

(۸۷)الشیخ نور البشر نور الحق[کراچی]

(۸۸)الشیخ حبیب الرحمٰن بن روشن دین[رحیم یار خان]

(۸۹) الشیخ مفتی محمد حسن[جامعہ مدنیہ لاہور]

(۹۰) الشیخ محمد سہیل احسان[رحیم یار خان]

اسماء المجیزین من خارج الباکستان

(۱) الشیخ المقری محمد سالم بن المقری محمد طیب [دارالعلوم ،دیوبند،انڈیا]

(۲) الشیخ عزیز الحق [ڈھاکہ ، بنغلہ دیش]

(۳) الشیخ محمد عاشق الٰہی البرنی رحمہ اللہ[مدینۃ المنورہ]

(۴) الشیخ محمد امین سراج (تلمیذ علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ) [ترکیا ، استنبول]

(۵) الشیخ محمد مکی حجازی [مدرس الحرم المکی]

(۶) الشیخ عبد القادر الکتانی[فاس ، المغرب مراکش]

(۷) الشیخ عبد الرحمٰن الکتانی (وکالتًا)[فاس المراکش ، المغرب]

(۸) الشیخ کلیم اللہ الصدیقی[ھند]

(۹) الشیخ عبد الرحمٰن الکوثر البرنی[بحرین]

(۱۰) الشیخ دکتور نظام بن محمد صالح یعقوبی[بحرین]

(۱۱) الشیخ دکتور عبد القیوم السندی[مکۃ المکرمہ]

(۱۲) الشیخ دکتور محمد اکرم الندوی الھندی[بریطانیہ]

(۱۳) الشیخ دکتور ما جد الشیجاوی الحسینی[عراق]

(۱۴) الشیخ مفتی ظہور احمد الحسینی[حضروثم البریطانی]

(۱۵) الشیخ علی بن حسن بن یحییٰ الشرفی الحازمی[مکۃ المکرمہ]

(۱۶) الشیخ دکتور یوسف عبد الرحمٰن المرعشلی[بیروت ، لبنان]

(۱۷) الشیخ صفوان بن عدنان داؤدی (حدیث واحد) [السوری + مدینۃ المنورہ]

(١٨) الشيخ دكتور حمزة الكتانى[المغرب الفاس]
(١٩) الشيخ زكريا احمد الطالب المكى[مكة المكرمہ]
(٢٠) الشيخ محمد على يمانى المكى[مكة المكرمہ]
(٢١) الشيخ دكتور محمد نعيم المدنى[مدينة المنوره]
(٢٢) الشيخ خالد تركستانى[]
(٢٣) الشيخ دكتور حامد اكرم المدنى[مدينة المنوره]
(٢٤) الشيخ دكتور سعيد عنايت الله[باكستان ثم المكى]
(٢٥) الشيخ محمد ابراہيم الديولہ[هند]
(٢٦) الشيخ اسعد محمود المكى[مكة المكرمہ]
(٢٧)الشيخ محمد شميم قاسمى[هند]
(٢٨) الشيخ فضل الرحمٰن الہاشمي الافعانى[مدينة المنوره]
(٢٩) الشيخ امتياز بن آدم الهندى[زمبيا، افريقہ]
(٣٠) الشيخ عبد الغنى بروچى[هند]
(٣١) الشيخ احمد محمود البناء(اجازه فى القراءة) [قاہره، مصر]
(٣٢) الشيخ عماد القحطانى[]
(٣٣)الشيخ عبد الرزاق الكلملائى البنغالى[بنغلہ ديش]
(٣٤)الشيخ الدكتور ابو حذيفہ نريمان صابر الشوائى[]
(٣٥)الشيخ وليد بن ادريس المنيس[]

(۳۶) الشیخ احمد الحبشی []

(۳۷)الشیخ محمد الحبشی[]

(۳۸)الشیخ الدکتور حسام الدین بن سلیم (الحسنی الحمصی الکیلانی) [حمص ، سوریہ]

(۳۹) الشیخ عبدالغفور المعمر السندی المکی[مکۃالمکرمہ]

(۴۰) الشیخ السید محمد اصغر شاہ[مدینۃ المنورہ]

(۴۱) الشیخ محمد عمر زیاد تکلۃ (الشامی مقیم بریطانیہ) [بریطانیہ]

(۴۲) الشیخ مصطفیٰ قدیمی[یمن]

(۴۳)الشیخ ابو اللیث خیر آبادی الھندی[مالیزیا]

(۴۴)الشیخ سیف الدین[ترکیا]

(۴۵)الشیخ عمر حسن فلاتہ المدینی[مدینۃ /سعودیہ]

(۴۶) الشیخ المقری فار وق احمد (مدرس حرم نبوی) [مدینہ منورہ]

(۴۷)الشیخ رحمت اللہ (جموں کشمیر)[انڈیا]

(۴۸)الشیخ مفتی محمد ساجد(سہارنپوری)[انڈیا]

(۴۹) الشیخ محمد قربان(سہارنپوری)[انڈیا]

(۵۰) الشیخ سیدثمامۃ حسن مظاہری (سہارنپور)[انڈیا]

(۵۱) الشیخ عبد اللہ التوم[]

(۵۲) الشیخ منصور بنوت[لبنان]

(۵۳)الشیخ الدکتور عبد الرحمٰن صالح دیب [الریاض، سعودیہ]

(۵۴)الشیخ عمر سعود الحدوش[]

(۵۵)الشیخ الدکتور عماد بن محمد بن نائف الحبابی القحطانی العراقی[عراق]

(۵۶) الشیخ عبد الحکیم الانیس[]

(۵۷)الشیخ عبد الرحمٰن بن محمد سعید سراج المھندس (اجازۃ المدّ) [مدینۃ المنورہ ، سعودیہ]

(۵۸)الشیخ محمد اسلم عن علی بن حسن بن مہدی بن سنان المغربی الیمانی [مکۃ المکرمہ ھھندی مسجد]

(۵۹) الشیخ عبد الوحید ملک[مدینۃ المنورہ]

(۶۰)الشیخ حامد حسن[مظفر نگر، انڈیا]

اسماء المجیزات المشائخۃ

(۱) الشیخۃ سمیہ عبد الغنی[رحیم یار خان]

(۲) الشیخۃ اسماء عبد الغنی[رحیم یار خان]

(۳) الشیخۃ لبیبہ عبد الغنی[رحیم یار خان]

(۴) الشیخۃ حبیبہ عبد الغنی[رحیم یار خان]

(۵) الشیخۃ رمثہ عبد الغنی[رحیم یار خان]

(۶) الشیخۃ طاہرہ عبد الغنی[رحیم یار خان]

(۷) الشیخۃ عفیفہ عبد الغنی[رحیم یار خان]

(۸) الشیخۃ حمیرا عبد الغنی[رحیم یار خان]

(۹) الشیخۃ زہرہ بنت معراج(زوجہ صاحبہ مترجم) [رحیم یار خان]

✵ ✵ ✵

اصلاحی تعلق:

(۱) والد محترم نے تعلیم کے بعد اپنی اصلاح کی خاطر تبلیغی جماعت سے تعلق قائم کیا، اس سلسلہ میں ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء ہیں اندرون ملک ایک سال لگایا۔ پھر مستقل رحیم یار خان تبلیغی مرکز سے وابستہ ہو گئے۔ اور اب تک مسلسل اندون و بیرون کے اسفار کرتے رہتے ہیں۔

(۲) والد محترم نے ہمارے دادا، اور پردادا کے پیر و مرشد حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ (کندیاں، میانوالی) سے سلسلہ بیعت میں شریک ہوئے، حضرت کی وفات تک اصلاحی تعلق قائم رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد تجدید بیعت حضرت مولانا میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہٗ سے کی۔ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ سے بھی تعلق رہا۔

مشائخ مناظرہ:

علم مناظرہ اکابر مشائخ کی صحبت میں رہ کر حاصل کیا:

(۱) ردّ روافض کیلئے مناظر اسلام فاتح رافضیت حضرت مولانا محمد عبد الستار تونسوی صاحب رحمہ اللہ (تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ) سے حاصل کیا، اور زندگی بھر ان کے بیانات سے مستفید ہوتے رہے۔

(۲) مناظر اسلام وکیل احناف حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ سے چار سال تک مسلسل استفادہ کیا، اور چار سال تک رحیم یار خان میں حضرت رحمہ اللہ کی میزبانی کا شرف بھی حاصل رہا، اور حضرت

اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ نے والد محترم کی کتاب سرتاج محدثین پر ایک طویل مقدمہ بھی لکھا تھا۔

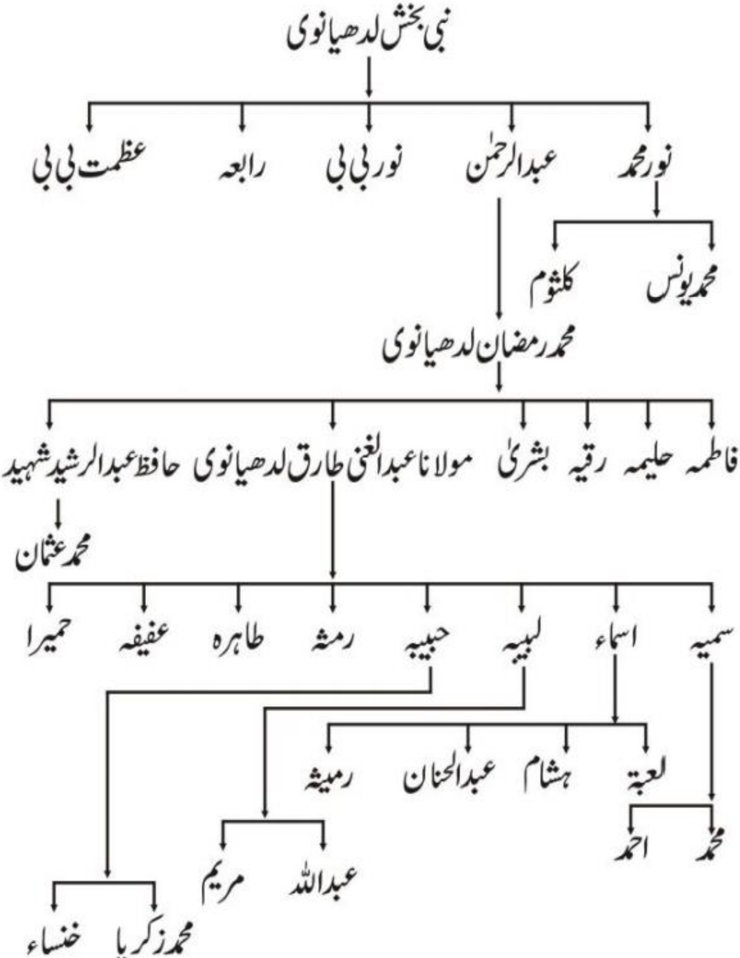
سیاسی تعلق:

والد محترم کے بتلانے کے مطابق تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شرکت رہی، اور زمانہ طالب علمی میں جمعیت طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے کام کیا، شعبہ نشر واشاعت کی ذمہ داری بھی رہی۔ اور پھر جمعیت علماء اسلام سے وابستگی اور دلی محبت رہی، رحیم یار خان مجلس عمومی کے رکن بھی رہے، لیکن والد صاحب مدظلہ کی زیادہ توجہ تبلیغی جماعت، تدریس، اور تصنیف کی طرف رہی۔

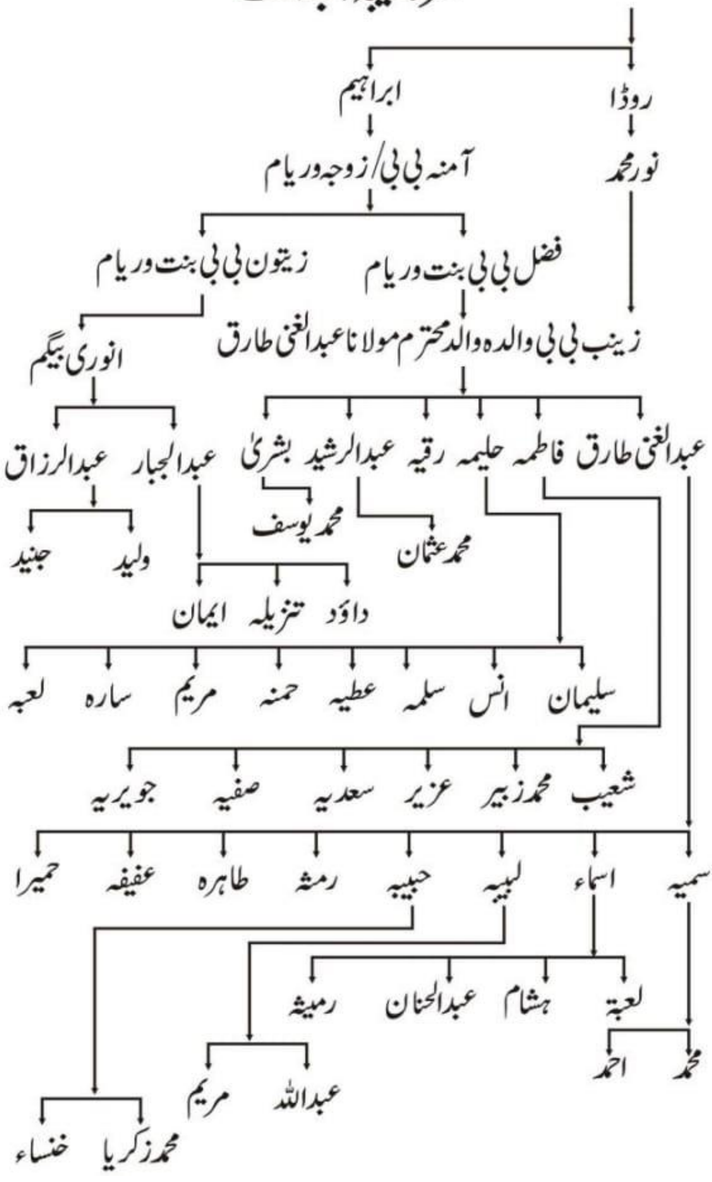
تکالیف وقید وبند:

بقول والد محترم کے ابتدائی احوال کمزور ہونے کیوجہ سے ہر ہفتہ صرف ایک روپیہ ملتا تھا، بعض مرتبہ ساہیوال کبھی لاہور سے سفر شروع کر کے رحیم یار خان تک کھانے کی نوبت نہ آتی تھی، بعض دفعہ ساہیوال سے رحیم یار خان تک کھڑے یا ریل گاڑی کے پائیدان پر بیٹھ کر سفر کی نوبت بھی آتی تھی۔ بعض علاقوں میں اہل محلہ نے مارا بھی، مسجد سے نکالا بھی، سامان بھی پھینک دیا، کتب چھین لیں، یمن کے سفر کے دوران پورے سترہ دن صنعاء جیل میں گزارنے پڑے۔

شجرہ طیبہ/ اجداد



شجرہ طیبہ / جدّات



تعارف مؤلف

نام: مولانا ڈاکٹر عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

ولادت: 18-10-1964

مقام ولادت: تلمبہ / میاں چنوں

تعلیم: جامعہ قادریہ رحیم یارخان، جامعہ مخزن العلوم خانپور، جامعہ رشیدیہ ساھیوال
تفسیر، نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

فراغت: جامعہ اشرفیہ لاہور

تدریس: جامعہ قادریہ / جامعہ خدیجۃ الکبریٰ، جامعہ حمیرا للبنات

منصب: مدیر جامعہ حمیرا للبنات، ورئیس مجلس تحقیقات علمیہ رحیم یارخان

اسفار: مصر، سوڈان، یمن، ابوظہبی، دبئی، ساؤتھ افریقہ، بوٹ سوانہ، بنگلہ دیش، سری لنکا، ترکیا، ازبکستان، بحرین، قطر، کینیا

اسفار حرم: اللہ کے فضل وکرم سے حرمین شریفین کے بے شمار سفر

خلافت:
- حضرت خواجہ عین اللہ المظہری الافغانی القریشی
- حضرت حافظ نور محمد ابن محمد یٰسین نقشبندی، انڈیا
- پیر طریقت حضرت مولانا افتخار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ، انڈیا
- حضرت اقدس مولانا محمد یامین قاسمی مدظلہ، انڈیا
- حضرت اقدس مولانا ظریف احمد قاسمی ندوی مدنی مدظلہ، انڈیا

تصانیف: 120 تصانیف وتراجم، خلاصۃ القرآن، انوار السنن،
آپ بیتی چہار جلد، بستان السلوک، اصابہ، منتخب کنز العمال
حکم المسح علی الجوربین، فقہی احکام، سیرت صحابہ وسیرت رسول اکرم ﷺ